done

100 yrs old Grns

بتوفیق خدای سخن آفرین تجلی بخش مضامین نو رنگین

نتیجہ طبع گرامی عفیفہ ریاعی خوش کلامی افصح الفصحا ابلغ البلغا استاد شعرا جناب میر وزیر علی متخلص صبا ؎ مہ آسمان جہان سخن ❊ زمین سخن آسمان سخن ❊ گل سرسبد گلشن سخن ہو مسمی بہ

غنچۂ آرزو

۱۲۸۲

حسب فرمائش [illegible] منبع اوصاف حمیدہ شاعر ہمہ دان دبیر رنگین بیان حسن شیمہ فیض فصاحت [illegible] ریاعت رونق انجمن سخن مرزا آغا حسن متخلص بہ آغا تلمیذ جناب میر وزیر علی صبا

در مطبع محمدی باہتمام محمد یعقوب رفیق طبع یافت

شمار غزلیات ۱ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — تعداد اشعار ۱۳

آبرو کی جو صفاتِ فقرا سی پیدا
صورتِ وصل ہوئی ذاتِ خدا سی پیدا

نفسِ امّارہ سی کیون زیر ہوا جاتا ہی
زور کر روح مین تقلیلِ غذا سی پیدا

اور ہی حال زمانی کا نظر آئیگا
آگہی کر تو ذرا فقر و فنا سی پیدا

گوشِ دل سی نہ سنا قافلی مین یوسف نی
تھی زلیخا کی صدا بانگِ درا سی پیدا

چار دن کی لئی کیا کیا ہوا دنیا مین
خاک سی آب سی آتش سی ہوا سی پیدا

رتبہ دیر و حرم گبر و مسلمان سمجھی
منزلت اپنی نہ کی ذہن رسا سی پیدا

اوٹھہ گیا دیدۂ دل سی جو دوئی کا پردا
ایک ہی نور ... ارض و سما سی پیدا

آئینہ بنکی رخِ یار کا جلوہ دیکھا
خوب صورت ہوئی اس دل کی صفا سی پیدا

کھل گئی عمرِ دو روزہ کی حقیقت جسدم
ایک سا حال کیا شاہ و گدا سی پیدا

الفت کعبۂ مقصود نی صورت پکڑی
شکلِ محراب ہوئی دستِ دعا سی پیدا

ای جنون جذب کا عالم جو کبھی دکھلائین
جلوۂ یار ہو ہر چاکِ قبا سی پیدا

فکر دنیائی دنی سی نہ یہہ عالم ہوتا
پیشتر ہم نہ ہوئی ارض و سما سی پیدا

۲ ای صبا دیکھہ کی جلوہ چمن عالم کا
حالت وجد ہی ہر موج ہوا سی پیدا ۱۹

نہایت جوش پر دریا ہی اپنی طبع موزون کا
جہامین شور ہی طوفان آورد مضمون کا

نہ ہوتا ای جنون گر پاس ہمکو روح مجنون کا
پتا ملتا نہ دامن کیطرح دامان ہامون کا

امید و بیم مین احوال دل ہر دم دگرگون ہے
کبھی پیرو ہی موسی کا کبھی بندہ ہے قارون کا

صفائی ہو گئی شب کو بت خورشید طلعت سے
خدا کی فضل سی کیا معرکہ مارا ہی گردون کا

نہ کیون کیفیت اشراق ہم مستونکو حاصل ہو
ہر اک خم اپنی میخانی مین سینہ ہی فلاطون کا

خرابہ جب مرا داغ جنون لاتا ہی صحرا مین
بگولی ڈھونڈہتی پہرتی ہین سایہ بید مجنون کا

ہوائی دہر ہم مستونسی ان وزرون مخالف ہے
خدا حافظ ہی ساقی کشتی صہبائے گلگون کا

مین شاعر ہون مرا ایجان اس پر دم نکلتا ہے
بہت اعلی ہی یہہ مصرع تمہاری قد موزون کا

شب تار لحد ہی روز روشن اپنی نظرون مین
بڑا اندہیر ہی سودا ہوا ہی زلف شبگون کا

حقیقت مین لہو اوڑ کر پڑا دامان قاتل پر
قضا نی لکھہ دیا شنجرف سی محضر مری خون کا

فقیر مست ہین ہر وقت کیفیت مین رہتی ہین
کبھی طرہ ہی سبزی کا کبھی گہولا ہی افیون کا

ملایا خاک مین گردون نی کس کس نام آور کو
نشان ملتا نہین ہے قبر جمشید و فریدون کا

ہمارا سوز دل کیونکر نہ روشن ہو زمانی پر
کہ خورشید فلک تارا ہی اپنی بخت وارون کا

صفا حاصل ہوئی ہی لفت دندان جانان سی
بغل مین دل نہین قطرہ ہی آب در مکنون کا

بلند و پست عالم ایک ہی چشم حقیقت مین
حصیر فقر ہم پایہ بنا تخت فریدون کا

رہیگی گر یونہین ہر روز بیتابی مری دل کی
بدل جائیگا عالم چاردہ مین ربع مسکون کا

دل سودا زدہ اپنا نہ چھوٹیگا نہ چھوٹیگا
ہر اک حلقہ ہی کالا جہلخانہ زلف شبگون کا

لبِ معجز نما ایجان دانتونسی حیاتی ہین — مسیحا دیکھکر گشتہ تری آنکھونکی فسون کا

۳ — ۱۳

صبا حیران ہین ہم اک بُت خود بین کی ہاتھونسی
مکدر آئنہ رہتا ہی اپنی طبعِ مفتون کا

ای صبا جذب یہ جسدم دلِ ناشاد آیا — اپنی آغوش مین اوڑکر وہ پریزاد آیا
محوِ ابرو کے لئی خنجرِ فولاد آیا — ذبح کرنا بہی نہ مجھکو مری جلاد آیا
سرکشی پر جو وہ سروِ ستم ایجاد آیا — پاس آ ریکی گہٹتا ہوا شمشاد آیا
چشمِ موسی ہمہ تن بنگیا مین حیرت سی — دیکھا اک بت کا وہ عالم کہ خدا یاد آیا
دمِ آغازِ جنون طوق گلوگیر ہوا — غل مچانی بہی نہ پائی تہی کہ حداد آیا
کٹ گئی ماری خجالت کی جوانانِ چمن — بارہ پر قد جو ترا او ستم ایجاد آیا
عاشقون سی نہ رہا کوئی زمانہ خالی — کبہی وامق کبہی مجنون کبہی فرہاد آیا
دلمین اک درد اوٹہا آنکھونمین آنسو بہر آئی — بیٹہی بیٹہی ہمین کیا جانی کیا یاد آیا
روئی غربت مین ہجومِ گلِ صحرائی پر — چمنِ مجمعِ یارانِ وطن یاد آیا
مژہ یار سے کے نشتر نی کیا سودائی — خونِ فاسد کیطرح جوش مین فصاد آیا
بنگیا خالِ جبین کوکبِ بختِ یوسف — کس ترقی پہ ترا حسنِ خداداد آیا
عارضِ صاف کا کہینچا نہ گیا جب نقشہ — آئنہ لیکی تری سامنی بہزاد آیا

۴ — ۱۴

بیت ہستی کی صبا ہوگئی معنی روشن
خواجہ آتش سا زمانی مین جو اُستاد آیا

توسنِ طبع کو کرتا ہون مین کوڑا کیا کیا — ایک اک گام پہ اینٹہتا ہی یہہ گہوڑا کیا کیا
اہلِ دولت سی کوئی نزع مین آتا پوچھی — ساتھہ کیا کیا لیا اسوقت مین چھوڑا کیا کیا
سوزشِ دل سی ہی اُف اُف شبِ تنہائی مین — ہای رہ رہکی تپکتا ہی یہہ پھوڑا کیا کیا

پیچ و تاب دل عاشق کی نہ صورت پکڑی
زلف کو یار نی درہم برہم کی مروڑا کیا کیا

کیسا کیسا نہ کیا آکی خزان نی برباد
زر گل کا ہوا باغ مین توڑا کیا کیا

مر گئی پر نہ دیا اونکو کفن گردون نے
زندگی مین جو پہنتی رہی جوڑا کیا کیا

کیون نہ ہو جائین نہ مانی مین ہزارون دریا
ہمنی رو رو کی ہی دامن کو نچوڑا کیا کیا

طاقت فقر سی ہم نفس پہ غالب آتی
لنگر اس دشمن شہ زور کا توڑا کیا کیا

سیکدہ مین جو مجہی لیگئی قسمت بی یار
خشت خم سی سر شوریدہ کو پہوڑا کیا کیا

شرم سی سر نہ اوٹہایا تری رخ کی آگی
باغ مین گل کو صبا نی بہی جہنجہوڑا کیا کیا

حال رونیکا جو لکہتا ہون تو وہ کہتی ہین
چشم تر آب پہ طوفان ہی جوڑا کیا کیا

دل کو برماتا ہوا صاف جگر سی گذرا
ایک تیر نگہہ یار نی توڑا کیا کیا

حلق زاہد کا جو رفری مین بہت خشک ہوا
دامن تر مرا لی لیگئی نچوڑا کیا کیا

بارہا روح سکندر کو دئی ہین صدمی
آئنی سی بہی ہی منہ یار نی موڑا کیا کیا

ہاتہہ عناب لب سیب ذقن تک پہنچا
ہمنی میوہ چمن حسن سی توڑا کیا کیا

اوسکی چہلی کو انگوٹہی سی نہ بدلا ہمنی
ہاتہہ رکہہ رکہہ کی سلیمان نی مروڑا کیا کیا

۴ ہی جلودار صبا خاک مجہہ آوارہ کی ۲۳
آج کف لائیگا اوس ترک کا گہوڑا کیا کیا

آیا جو موسم گل تو یہہ حساب ہوگا
ہم ہونگی یار ہوگا جام شراب ہوگا

نالونسی اپنی اکدن وہ انقلاب ہوگا
دم بہر مین آسمان کا عالم خراب ہوگا

دکہلائینگی تجہی ہم داغ جگر کا عالم
منہ اس طرف کبہی تو آئی نقاب ہوگا

ای زاہد ریائی دیکہی نماز تیری
نیت اگر یہی ہی تو کیا ثواب ہوگا

وہ رند خلق ہو نمین گر ڈوب کر مرونگا
مردہ مرا وبال دوش حباب ہوگا

وہ مست ہین ایدہر تو رکہتی نہین ہین ساغر
مغرب سی ہان نمایان جب آفتاب ہوگا

ای زرد ریخ تجہپر جو لوگ جان دینگی
رہ رہکی تربتون مین اونپر عذاب ہوگا

خون سیاوش اکدن دکہلائیگا خرابی
اس ظلم کا عوض ای افراسیاب ہوگا

تو نقد دل کو لیکر نکرا تو ہی ٹہر جا
روز حساب میری تیری حساب ہوگا

اللہ ری اونکا غصہ اتنا نہین سمجہتی
کیونکر کوئی جئیگا جب یون عتاب ہوگا

داغ جگر کو لیکر جائینگی ہم جو ای دل
جنت مین حوریونکو رہنا عذاب ہوگا

کیا سیر ہوگی وہ مہ لایا اگر حرارہ
چہرہ جو تمتمایا تو آفتاب ہوگا

وہ رند ہو نہین زاہد آئی وہی حشر کا دن
اوس روز بہی یہہ بندہ مست شراب ہوگا

برسات ہی او بہارین ساقی برق وش کو
چہایا ہوا چمن پر کیا سحاب ہوگا

ای مہروش تو کیونکر پردہ مین چہپ سکیگا
ابر تنک کی صورت منہہ پر نقاب ہوگا

ای چرخ پیر اتنو یہہ حال ہی ستم کا
کیا ہوگا جن دنون مین تیرا شباب ہوگا

ای غنچہ تمہارا پانیان قدم مین لونگا
زاہد کا گر عمامہ رہن شراب ہوگا

دہوئیگا اپنی تلوی وہ بت جو سنگ پاسی
شیرین کا بیستون پر نقشہ خراب ہوگا

زلفونکا عشق کیونکر اوسنسی بیان کرونگا
حال دل پریشان گونگی کا خواب ہوگا

سرگشتگی مین میرا کیا ساتہہ دی سکیگا
ای آسمان ٹہرجا ناحق خراب ہوگا

فرقت مین ضبط نالہ ہمسی نہ ہو سکیگا
قابو مین دل نہوگا جب اضطراب ہوگا

لکہی کی کیا خبر تہی یہہ کون جانتا تہا
لیلی کی ساتہہ ٹرہ کر مجنون خراب ہوگا

٦

ایمان تم صبا کا اوس وقت دیکہہ لینا
آنکہون مین دم لبون پر یا بوتراب ہوگا

١٤

اونکی رفتار سی دل کا عجب احوال ہوا
رندہ گیا پسگیا مٹی ہوا پامال ہوا

وحشت وحشت کا علاقہ مجھے مسال ہوا
داغ سودا صفت نیر اقبال ہوا

اس بکھیڑی سی الہی کہین چھٹکارا ہو
عشق گیسو ہوا جان کا جنجال ہوا

نظر لطف نہ کی تونی مری رونی پر
طفل اشک ای مہ خوبی نہ خوش اقبال ہوا

ہین وہ صوفی جو کبھی نالہ ناقوس سنا
وجد کرنی لگی ہم دل کا عجب حال ہوا

پڑگیا اپنے مری پیچ مین لانیکا وبال
کیا پریشان تری گیسوؤنکا حال ہوا

دولت فقر ہوای منعمو اور سے کچھلے ہو
فخر کیا ہی جو دوشالہ ہوا رومال ہوا

اپنی قسمت کا نوشتہ جو دکھایا ہمنی
حشر کی روز غلط نامۂ اعمال ہوا

آسمان نی مجھی محروم شہادت رکھا
تیغ قاتل کی لئی بخت سیہ ڈہال ہوا

لوگ کہنی لگی کندن پہ چڑہا ہی مینا
سبزہ خط سی وہ خوش رنگ تراگال ہوا

تیغ حسن ای گل تر ہوگئی خون آلودہ
مجھپہ غصّی مین ترا منہ جو بہت لال ہوا

طائر دل کی لئی آپ نی صیادی کے
رشتۂ دام بلا زلف کا ہر بال ہوا

لامکان تک کہین ٹہرا نہ مرا پائی خیال
مزرع سبز فلک بیچ مین پامال ہوا

ای صبا آپ رعایت نکرین لفظونکی
زر گل پایا جو گلچین نی تو کیا مال ہوا

15

آپ کو یار نی عشاق سی اتنا کھینچا
حشر تک وعدۂ دیدار نی عرصا کھینچا

جب کا ورٹ ہوئی آتیمین تہ ہم رندون نے
دست ساقی طرف گردن مینا کھینچا

جذب دل سی ابھی عاشق کی تم آگاہ نہین
آہ کھینچو گی جو بین لے کبھی نالا کھینچا

نکلا اید اسی مین سر رشتۂ اجل کی ہاتہون
پاؤن کا دم صفت خار کف پا کھینچا

دست بردار نہو ناتہا تمہین عاشق سی
ہاتہہ بیمار سی ای رشک مسیحا کھینچا

کھینچی تصویر مصور نی جو مجھ گریان کی
چشم تر آب کا نقشہ لب دریا کھینچا

واہ کیا زور نزاکت ہی تری ای ساقی / بط می تو نی اوٹھائی ہی کہ چرسا کھینچا
کشتۂ زلف کو تشہیر کیا قاتل نے / باندھ کر پاؤن مین رسّی مرالاشا کھینچا
مانگ کر یار سی بوسہ مین پڑا جھگڑی مین / تھوڑسیی بات نی بھی طول بہت سا کھینچا
وصل مقصود جو تھا یار کمان ابرو سی / اثر تیر دعا کی لیی چلّا کھینچا
کسقدر بزم مین اغیار سی ملکر بیٹھے / کیا شکنجی مین مجھی آپ نی بی جا کھینچا
جذب الفت نی نہ دکھلائی کچھہ اپنی تاثیر / ہاتھہ سی دامن یوسف جو زلیخا کھینچا
حرف ایمان پر آیا ہو وصل صنم / خط قسمت نہ مٹا ماتھی پہ قشقا کھینچا
بوسۂ سبزۂ خط دیکی گنہگار کیا / تو نی کانٹو مین مجھی ای گل رعنا کھینچا

۸ ای صبا پاؤن نہ اوٹھتی تھی چمن سی اپنی / دست وحشت نی ہمین جانب صحرا کھینچا ۱۷

عدو بھی جان بت بیباک نکلا / بڑا قاتل بڑا سفّاک نکلا
صنوبر قد کشی مین خاک نکلا / وہ سرو قد چمن کی ناک نکلا
فرشتونکو کیا مات آدمی نے / قیامت کا یہ مشت خاک نکلا
اوڑادی قید مذہب دل سی ہمنی / قفس سی طائر ادراک نکلا
محبت سی کھلا حال زمانہ / یہ دل لوح طلسم خاک نکلا
نکل آئی فلک کی دور سی روح / بھنور سی خوب یہہ تیراک نکلا
وہ پژمردہ تھا فصل گل جو آتے / چمن سی صورت خاشاک نکلا
شکار افگن مین دل کو جانتا تھا / غزال بستۂ فتراک نکلا
مری ہم آرزو اونکی بر آتے / ہمارا حوصلہ کیا خاک نکلا
جنون مین باغ عالم کو جو دیکھا / عجب صحرائی وحشت ناک نکلا

نکلتی ہی بدن سی جسطرح رُوح / تری گہر سی مین یون غمناک نکلا
تمہاری قد سی کچہہ کم سرو ٹہرا / صنوبر تو بہت کاواک نکلا
ہماری سادہ لوحی کام آئے / حساب روز محشر پاک نکلا
ترارہ بہرتی ہی پہنچا عدم مین / سمند عمر کیا چالاک نکلا
بہری لڑکون نی دامن پتہرون سی / جہان تیرا گریبان چاک نکلا
مٹایا دور ساقی محتسب نے / عدو جمشید کا ضحاک نکلا

۹ صبا ہم حشر کو مجرم جو نکلی / شفاعت کو شہ لولاک نکلا ۲۴

خود پرستی کا جو سودا ہو گیا / آپ مین اپنا تماشا ہو گیا
داغ غم دل سی ہویدا ہو گیا / مشرق خورشید ذرّا ہو گیا
دیکہکر اوس بت کو سکتا ہو گیا / مین بہت محو تماشا ہو گیا
جب مجہی اپنی حقیقت کہل گئے / جُز سی کُل قطرہ سی دریا ہو گیا
کہو گیا ایسا طریق عشق مین / خود نہین معلوم مین کیا ہو گیا
دی دیا دل یار کو مٹہی کے مول / مفت اس یوسف کا سودا ہو گیا
ٹاٹ کا ٹکڑا لباس فقر مین / قاقم و سنجاب و دیبا ہو گیا
دین و دنیا کا بکہیڑا چہوڑ کر / دونو عالم مین مین یکتا ہو گیا
طوطی خط کی سبب گیسوئی یار / شہپر پرواز عنقا ہو گیا
ای صنم تیری نگہہ کی تیر سے / شرع مین زاہد کی رخنا ہو گیا
اپنی یوسف کی مین شوق دید مین / مردم چشم زلیخا ہو گیا
رونق بزم بتان بندہ ہوا / داغ دل شمع کلیسا ہو گیا

دید کی قابل مری حیرت ہوئی
یار بہی محو تماشا ہو گیا

چاندنی کی سیر اور غیرونکی ساتہہ
ای قمر یہہ کیا طریقا ہو گیا

تنزلت دل کو جو کعبی کی سی ملی
سنگ اسود داغ سودا ہو گیا

جان شیرین ہمنی کس سختی سی دیی
نیمچہ قاتل کا دونا ہو گیا

دیکہکر شب کو رخ پر نور یار
شمع کا شعلہ پتنگا ہو گیا

کہینچ کر تصویر روئی یار کے
اور ہی مانی کا نقشا ہو گیا

لی اوڑا تجہکو ترا حسن شباب
ابتو عالم ہی نرالا ہو گیا

روتی روتی چشم نابینا ہوئی
یہہ کنوان ٹوٹا تو اندہا ہو گیا

ضعف کی بڑہنی سی ہمکو ای جنون
خانہ زنجیر صحرا ہو گیا

جائی عبرت ہی جہان بی ثبات
دیکہتی ہی دیکہتی کیا ہو گیا

کیون چڑہا منہہ پر مین تیغ یاس کے
مفت مین خون تمنا ہو گیا

۱۰ ای صبا یہہ بہی لکہا تقدیر کا ۸
ہمسی اور اونسی محیلکا ہو گیا

شعر مین یار کو ہمنی جو جہلا وا باندہا
زلف کو موج رم آہوئی صحرا باندہا

عشق گیسو مین یہہ مضمون جنون ز اباندہا
دل کو معنز سر آمادہ سودا باندہا

ہمنی تار نظر دیدہ وحدت بین سی
کلیہ یہہ ہی کہ شیرازہ اجزا باندہا

مجہہ سی لاغر کو بنایا ہدف تیر نگاہ
یار نی بال سی باریک نشانا باندہا

حسن نی چاند کا ہالی مین دیکہایا عالم
خوبرویون نی تری گرد جو حلقا باندہا

جامۂ یار کی پائی نہ صبا نی خوشبو
بقچہ غنچہ و گل باغ مین کہولا باندہا

طائر عقل کو معذور رکہا زاہد نی
پر پرواز مین تسبیح کا ڈورا باندہا

١١ اې صبا قلعۂ ہستی سی جو دم گھبرایا
بڑھ کی دو چار قدم موت کا آگا باندھا ١٢

یہہ ہی نشان عشق کدورت مآل کا
تربت ہماری ڈھیر ہی گرد ملال کا

شاکی ہون گردش فلک بد خصال کا
آئی شب فراق گیا دن وصال کا

ہی بی ثبات دور مئے پرتگال کا
جام بلور ہاتھہ پہ شعلہ ہی زلال کا

عاشق ہزارون یون تو ہوئی صاد چشم کی
چہرہ مگر بحال رہا خال خال کا

جمشید اپنی وقت کا ہون مین فقیر مست
جام جہان نما ہی پیالہ سفال کا

کولہو مین گردش نگہہ یار سی پہا
تل تیل ہوکی بہگیا چشم غزال کا

آتی ہی کسکو نیند مری آنکھین کہل گئین
سنکر فسانہ یار کی حسن و جمال کا

مجہہ مست کی ہین حال پہ کیا کیا عنایتین
ساقی کا مین غلام ہون بندہ کلال کا

شبنم جو گر لی ہی تو اوٹھاتا ہی آفتاب
پرسان نہین وہ عاشق گریان کی حال کا

میری فروتنی مجہی معراج ہوگئی
حاصل ہوا زوال مین رتبہ ہلال کا

طوبی کی مرتبی سی دو بالا ہو مرتبہ
سایہ پڑی جو سرو پہ اوس نونہال کا

ہوکر اسیر باغ عدم سی ہم آئی ہین
رشتہ نہین حیات کا ڈورا ہی جال کا

پیغام وصل پر وہ مری بوٹیان اوڑا ئین
دانتو نسی دین جواب زبان سوال کا

١٣ شانی کیطرحسی دل صد چاک اې صبا
بند ہوا ہی اونکی گیسوونکی بال بال کا ١٤

عشق کا غم نہ گیا حسن کا غمزا نہ گیا
میرا رونا نہ گیا آپ کا ہنسنا نہ گیا

ہوئی تشخیص مری دلکی نہ عیسی سی بہی
عرش تک چرخ چہارم سی مسیحا نہ گیا

دمیان تہا ہمکو وہ بہیجین گی سفر سی تحفی
چار اونگل کا بہی پرزا کبہی لکہا نہ گیا

کوئی جاتان مین رکھی ضعف نی ثابت قدمی
مثل نقش کف پا بیٹھہ کی اوٹھا نہ گیا

ہم وہ می کش ہین کہ دم اپنا خفا ہونی لگا
ہاتھہ ساقی کا جو تا گردن مینا نہ گیا

چھوڑکر مجھکو تڑپتا وہ سدہارا گھر کو
حال میرا مری بیرحم سی دیکھا نہ گیا

اوس شہ حسن کی ہین تابع فرمان معشوق
حکم محفل کا ہوا شمع کو پروانہ گیا

صحبت می نہ رہی عشرت وصلت نہ رہی
پاس سی یار گیا ہاتھہ سی پیمانہ گیا

مثل دیوانہ بہت شاہد آبی کف لائی
وہ پری سیر کو جس دن لب دریا نہ گیا

ہو گیا رشک سی اپنا دل حیران صد چاک
روبرو اونکی جو آئینہ گیا شانہ گیا

کچھہ بہی ای دل ہی اثر عشق قد بالا ہین
کوئی نالہ طرف عالم بالا نہ گیا

خاکساری مین ہمیشہ مین رہا سرگشتہ
کون سی جا صفت خاک کف پا نہ گیا

لاغری نی مجھی سایہ جو بنایا تو گیا
چڑہ کی دیوار پہ گھر مین تری اوترا نہ گیا

۱۳

ای صبا گوشۂ زندان مین مکدر مین ہا
خاک اوڑ آنا طرف دامن صحرا نہ گیا

۱۵

توڑکر سینہ ہمارا دل مضطر توڑا
نگہہ یار نی برچھی کی برابر توڑا

یار نی آکی مری لاش پہ زیور توڑا
باندہا تار آنسوؤنکا رشتۂ گوہر توڑا

زر سی مطلب نہین مجھہ مست کو ای اہل قول
دیکھہ لی رکھہ کی بط می سی کی برابر توڑا

کہکشان مانگ ہی سہرا چاند ہی خال اختر ہین
ہالہ ہی تیری گلی مین مہ انور توڑا

سر زمین کوچۂ جانان کی چھوڑائی مجھسی
آسمان غم کا فلک نی مری سر پر توڑا

سر کشی نفس کی موقوف ہوئی فرقت مین
ضعف نی زور کیا دیو کا لنگر توڑا

نہ پڑہا یار نی احوال شکستہ میرا
خط کی پرزی کئی بازو بھی کبوتر توڑا

راس آئی مجھی گو بی کانٹا نہ ہما
لائی شفاک پیالی کی برابر توڑا

دیکھنی والونکی محفل مین نہ کیون دل ٹوٹین
رقص مین بھی جو وہ رقاص ستمگر توڑا

سر رہ یار مین ہم دیکھی سبک دوش ہوئی
کونچی کٹوا کی بڑا پاؤن کا لنگر توڑا

نشہ مین وہ لب میگون جو ہمین یاد آئی
خشت خم سی لب جام مئی احمر توڑا

محتسب آنہ تعلی پہ گرا گر می کو
جام توڑا کہ فلک سی کوئی اختر توڑا

چشم تر مین کبھی ہوگی نہ کمی اشکون کی
موتیون کا نہین ڈالیگا سمندر توڑا

خوف کی جا ہی نہ چھیڑو دل سوزان کو مری
آگ پھیلی جو کسینی کہین اخگر توڑا

۱۴
ای صبا وہ در مقصد ترا بر لائیگی
پر جبریل نی جنکی لئی گوہر توڑا
۱۳

قلقل شیشہ ہی بلبل کی صدا سی پیدا
نشہ ہوتا ہی گلستانکی ہوا سی پیدا

گرد غم کا ہی سبب حرص و ہوا سی پیدا
آندھیان ہوتی ہین تحریک ہوا سی پیدا

سرخ پوشاک اوتار اپنی گلی سی قاتل
خون ہوتا ہی مزار شہدا سی پیدا

بار الفت کا سنبھالا نہین جاتا ہی مجھسی
سر گرانی ہی مری لغزش پا سی پیدا

دہن ناز کا مضمون نکالا ہمنی
واہ کیا بات ہوئی فکر رسا سی پیدا

عارض یار مین منہہ صاف نظر آتا ہی
صورت آئنہ ہی جوش صفا سی پیدا

سنبل باغ جہان سی ہون پریشان جو مین
سلسلہ ہو جو تری زلف رسا سی پیدا

شرمگین آنکھونکی بوسی لئی گستاخی سی
گدگدی دل مین ہوئی اونکی حیا سی پیدا

پھر وہی ولولی ہون پھر وہی گلگشت چمن
پھر وہی جوش ہو تاثیر ہوا سی پیدا

رنگ خون شہدا کا نہ چھپا ای قاتل
کی لگاوٹ تری ہاتھونکی حنا سی پیدا

لو مبارک ہو تماشائی چمن بلبل کو
آمد فصل بہاری ہی ہوا سی پیدا

کوئی قاتل مین ہمین شوق شہادت لایا
للہ الحمد ہوئی راہ قضا سی پیدا

۱۵ ای صبا ہجر مین گلگشت سی دم رکتا ہی
خفقان کیون نہو بلبل کی صدا سی پیدا ۱۸

گھر سی وحشت مین جو مین چاک گریبان نکلا — کوہ فرہاد سی مجنون سی بیابان نکلا
ملک الموت نی دی ہنسکی مبارکبادی — دم ہمارا تری زانو پہ جو ای جان نکلا
شکل ملبوس ہوئی جامہ دری مین خارج — تا بدامن مری ہاتھونسی گریبان نکلا
چشم سفاک مین سرمیکا نہین ہی دنبالہ — عاشقون پر ہی نشان صف مژگان نکلا
الفت کوچہ جانان نی کیا خانہ خراب — برہمن دیر سی کعبی سی مسلمان نکلا
دیو غم روز جدائی کا نہ سر سی اوترا — سایہ کی طرح مری گھر سی پری خوان نکلا
میری اشعار سی مضمون رخ یار کھلا — بی احادیث نہین مطلب قرآن نکلا
روز و شب فرقت جانان مین بسر کی ہمنی — تجھسی کچھ کام نہ ای گردش دوران نکلا
آستین ہر گھڑی چڑھتی ہی مری دامن پر — دست وحشت بھی بڑا رستم دستان نکلا
قابل دید ہی ای گل دل پر داغ اپنا — آئنہ جوہرون سی کیا چمنستان نکلا
ڈھیر ہو لونکی چڑھی عاشقونکی قبرون پر — جانب گور غریبان جو وہ خندان نکلا
جوش وحشت مین ہی ہم جامہ دریدنکی دلیل — برہنہ کتم عدم سی ہر اک انسان نکلا
حال سوز تب فرقت کا ہوا جب روشن — شمع سان رشتہ جان رشتہ سوزان نکلا
دیدہ غور مین اعلی ہوئی اونی ادنی — ایک اک مور بھی رتبی مین سلیمان نکلا
خلق کیون دولت دنیا پہ اڑی مرتی ہی — گنج کس روز تہ گنج شہیدان نکلا
قول معصوم ہی انسانکی اجل حافظ ہی — دشمن جان جسی سمجھی تہی نگہبان نکلا
خندہ بی محل انسان کا ہی باعث نقص — بدنما ہی جو لبون سی رہی دندان نکلا
بحث نالہ رہی مرغان چمن سی کیا کیا — ای صبا پر نہ بخار دل نالان نکلا

عازم دشت جنون ہو کی مین گہر سی اوٹہا
پہر بہار آئی قدم پہر نئی سر سی اوٹہا

عمر بہر دل نہ مرا یار کے گہر سی اوٹہا
بیٹہا دیوار کی نیچی جو مین در سی اوٹہا

جوش گل باد بہاری کی اثر سی اوٹہا
بار صد بار مرا اک شاخ شجر سی اوٹہا

گیسو اونکی جو رخ رشک قمر سی اوٹہا
پردہ ظلمت شب روی سحر سی اوٹہا

سبب رحمت حق ہو گیا مین تر دامن
ابر چہایا جو دہوان نار سقر سی اوٹہا

ہمنشین ملک عدم کو گئی سیلی کیطرح
جا کی پہنچا وہین جو یار اید ہر سی اوٹہا

ہو گیا عالم بالا سی بہی بالا پانی
جبکہ طوفان مری دیدۂ تر سی اوٹہا

کوہ غم چرخ ستمگر نی مری سر مارا
بار جب گاو زمین کی نہ کمر سی اوٹہا

عشق گیسو نی نچہوڑا دل پر داغ اپنا
بیٹہہ کر سانپ نہ گنجینۂ زر سی اوٹہا

جاتی ہی وصل کی شب کی مجہی سر شام ہوا
درد سر نالۂ مرغان سحر سی اوٹہا

پڑ گئی دہوم زمانی مین قیامت آئی
فتنہ ایسا مری نالون کی اثر سی اوٹہا

ہجر ساقی مین جو یاد آئی مجہی بادہ کشی
ابر کی طرح دہوان داغ جگر سی اوٹہا

۱۷

گریۂ الفت دندان مین صبا ڈوب گیا
آج طوفان نیا آب گہر سی اوٹہا

۱۲

ہجگر کہان مین اونکی نظر سی نکل گیا
اک تیر تہا کہ صاف جگر سی نکل گیا

خود رفتگی ہی چشم حقیقت جو وا ہوئی
دروازہ کہل گیا تو مین گہر سی نکل گیا

محو جمال رہگئی ہم کچہ خبر نہین
آیا کدہر سی یار کدہر سی نکل گیا

کیا ہوا ہوا ہی سیری رونیکو دیکہکر
دامان ابر دیدۂ تر سی نکل گیا

رونی سی ہجر یار مین تسکین ہو گئی
دل کا بخار دیدۂ تر سی نکل گیا

آخر کیا اخیر شب وصل نی مجہی
دم پہلی بانگ مرغ سحر سی نکل گیا

اشکون نی مجھکو آتش غم سی نجات دی
مانند دود نار سقر سی نکل گیا

دکھلایا ناتوانی نی گھر یار کا مجھی
مثل نگاہ روزن در سی نکل گیا

ساقی کی چشم مست نی ایسی ہوس اوڑائی
شعلہ سا ایک آتش تر سی نکل گیا

جوبن سی ڈھل چلی ہین کہان اب لٹک کی چال
وہ پیچ اونکی موی کمر سی نکل گیا

اوس گل کی داغ عشق نی ایسا کیا گداز
گھل گھل کی مغز شمع کی سر سی نکل گیا

١٨ ١٠
مشکل ہی ای صبا پہ کرو جبر اختیار
ہی خیر دل جو عشق کی شر سی نکل گیا

سرکش کوئی ہو کر کبھی برپا نہین ہوتا
انجام بری کام کا اچھا نہین ہوتا

ستر دہن یار ہویدا نہین ہوتا
وہ عقدہ لاحل ہی کہ جو وا نہین ہوتا

ساقی تری سب دیکھہ لی تعظیم و تواضع
خم جام کی آگی سر مینا نہین ہوتا

ہی دید کی قابل مری اشکونکی روانی
بہادون کا یہہ میلا لب دریا نہین ہوتا

معدوم ہوئی جاتی ہین ہم فکر کی مارے
مضمون کمر یار کا پیدا نہین ہوتا

گردش سی زمانہ کبھی خالی نہین رہتا
کس دن تہہ و بالا یہہ ہنڈولا نہین ہوتا

کس طرح سی ہم جان فدا کرتی ہین تم پر
یہہ دل نہین ہوتا یہہ کلیجا نہین ہوتا

ناصح سی یہہ کہتی ہین تری لف کی وحشی
بی مغز وہ خود ہی جسی سودا نہین ہوتا

نادان ہین جو کہتی ہین امید کسی سے
جز ذات خدا کوئی کسیکا نہین ہوتا

١٩ ١٣
ہوتی ہین صبا سینی مین ٹکڑی مری دل کی
پہلو مین جو وہ چاند کا ٹکڑا نہین ہوتا

بزم قاتل سی نہ بیٹھونگا مین زنہار جدا
شمع سان سر مری گردن سی ہو سو بار جدا

رخ دلدار سی ہو گیسوئی دلدار جدا
روز روشن ہو جدا اور شب تار جدا

دشت وحشت مین مری ساتھہ سی لیا کہیت لگی
پاؤن پڑ پڑ کی ہوئی آبلو نسی خار جدا

کیونکر ای حور پری سی مین تجھی نسبت دون
چشمۂ نور جدا ہی کرۂ نار جدا

مار رہزن ہی کوئی کوئی کمند عیار
پیچ کرتا ہی تری زلف کا ہر تار جدا

دیکھی آج وہ تشریف کہان فرماتین
ہمسی وعدہ ہی جدا غیر سی اقرار جدا

وائت مدت سی مرا ناوک قاتل پر تہا
دہن زخم سی کیا ہو لب سوفار جدا

گرد کلفت جو پڑی گوشۂ غربت کو نچہوڑ
میان سی رنگ مین ہوتی نہین تلوار جدا

مجھکو ڈر ہی نہ کہین چاند گہن مین آجائی
زلف شبگون رخ روشن سی رکھہ ای یار جدا

ساتھہ چہوڑون مین تمہارا یہہ نہین ممکن ہے
غیر مانگو کہین ہوتی ہین وفادار جدا

حال دل کیا مین کہون پاس ہی رسوائی کا
ایک دم یار سی ہوتی نہین اغیار جدا

دور سی ابروی قاتل کا اشارہ ہی مجھی
پاس سی چاہتی دیوانی کی تلوار جدا

۲۰ جان کی ساتھہ صبا عشق بتون کا رکہو ۱۴
مثل شہ رگ کی گلی سی نہو زنار جدا

غیر سی ہنستا ہی جانان میرا
دیو سی خوش ہی سلیمان میرا

کون ہو جامہ دری کا مانع
ہاتہہ میرا ہی گریبان میرا

پائی جانان مین لگا ہون حنا
ہاتہہ ہی پنجۂ مرجان میرا

خط کی سودی مین ہوا ہون لاغر
خانۂ مور ہی زندان میرا

کیا بنایا ہی بتون نی مجھکو
نام رکہتا ہی مسلمان میرا

فیض باران کرم سے تیرے
دہو گیا نامۂ عصیان میرا

ہر بگولی پہ ہی مجنون کا گمان
کیا جنون زا ہی بیابان میرا

ہڈیان کیون وہن گور مین جائین
میہمان ہو سگ جانان میرا

آئینہ بھی ہی ترا محو جمال / صاف ہی دیدۂ حیران میرا
صید ہی آہوئی مضمون اسکا / کلک ہی شیر نیستان میرا
ابتو صاحب کی ہوئی خاطر جمع / سن چکی حال پریشان میرا
گل مقصود کا سودا ہی سبھی / صحن گلشن ہی بیابان میرا
سحر وصل کی مانگون جو دعا / بھور کردی شب ہجران میرا

٢١ بوسہ دیکر وہ صبا کہتی ہین / یاد رکھیگا یہہ احسان میرا ١٢

اشک افتادہ نظر آتی ہین ساری دریا / سیل گریہ نی یہہ نظرونسی اوتاری دریا
دیکھہ لین گرمی اشکونکی شراری دریا / خشک برسات مین ہون خوف کی ماری دریا
دو نو چشمونسی مری اشک بہا کرتی ہین / موج زن رہتا ہی دریا کی کناری دریا
رغبت اوس ترک کو مچھلی کی کبابونسی نہین / آتش شوق سی شیخی نہ بگھاری دریا
کام اشکونکی روانی سی نہ نکلا آخر / جستجوئی در مقصود مین ہاری دریا
جسکو عزت دی اوسی پھر نہ کری بی عزت / کلہ سر نہ حبابونکی اوتاری دریا
ساتھہ غیرونکی وہان تم تو نہانی کو گئی / روئی یہان ہم غم فرقت مین تمہاری دریا
حاصل گوہر مقصود ہی رونی سی سبھی / دیدۂ ترکی بدولت ہی اجاری دریا
آنکھہ سی مجھکو بلاتا نہین وہ قلزم حسن / چشم گرداب سی کرتا ہی اشاری دریا
بار الفت کو جو لی سر پہ تو نکلی نہ کسک / تا قیامت کمر کوہ جو دہاری دریا
جب مین روتا ہون نظر آتا ہی پانی پانی / دم گریہ مری آنکھونکی ہین تاری دریا

٢٢ فرقت یار مین کیا سیر کرین دریا کی / ای صبا دیدۂ گریان ہین ہماری دریا ١٠

شام سی حال عجب تا بسحر ہمنی کیا — کس خرابی سی شب غم کو بسر ہمنی کیا

ناتوانی مین جو زور روکی دم اپنا توڑا — سمجھی ہم قلعۂ فولاد کو سر ہمنی کیا

بیستون پر کبھی ٹھہری کبھی ہامونکو گئی — کونسی جا نہین وحشت مین گذر ہمنی کیا

پوچھکر بادہ کشی مین لب گلگون اونکی — پنبۂ شیشۂ می کو گل تر ہمنے کیا

ہر کیطرح سی تہرا گئی گلہائے چمن — صبحدم نالہ جو ای مرغ سحر ہمنی کیا

خردسالی ہی مین بازیچۂ ہستی سی چلے — اشک کیطرحسی طفلی مین سفر ہمنی کیا

پردۂ دل مین ہوا چادر مہ کا عالم — جب تصور ترا ای رشک قمر ہمنی کیا

طپش عشق سی گہر دلمین کیا اوس بت کے — آگ کیطرحسی پتھر مین گذر ہمنی کیا

شیشۂ می کی لئی شیشۂ دل کو توڑا — چور ساغر کی لئی کاسۂ سر ہمنی کیا

۲۳ ای صبا دیکھکی اغیار کا جی چھوٹ گیا — تیغ سفاک سی جسدم نہ حذر ہمنی کیا ۱۲

خوبرویونسی دل صفا نہ ہوا — آئنہ صورت آشنا نہ ہوا

وہ پری مجھہ فقیر کا نہ ہوا — نقش جب نقش بوریا نہ ہوا

قبل تخصیص چاہئی تعمیم — بعد یوسف ترا زمانہ ہوا

بوسۂ خال پا کی سیر ہوئی — ہمکو خرمن یہہ ایک دانہ ہوا

کس طرحسی ہوبی جسونکو فروغ — اسپ چوبی چراغ پا نہ ہوا

دہن زخم بی زبان رہا — شکر قاتل کا کچھہ ادا نہ ہوا

شب ہجر آئی روز وصل گیا — منقلب عیش کا زمانہ ہوا

خوض ہی تیرہ حسن مین بیجا — فکر کیا ہے دہن ہوا نہ ہوا

ان بتون سی سوای نقصان کے — خاک بہی ہمکو فائدہ نہ ہوا

اونکا تیر نگہہ قیامت ہے — سامنی جو ہوا نشانہ ہوا
رہگئی حسن وعشق مین اک لاگ — آج تک قصہ فیصلا نہ ہوا

٢٤ — ٩

مرگیا مین خیال مین جن کے
دہیان میرا اونہین ذرا نہ ہوا

ہجر مین تڑپا ہون مین صورت بسمل کیا کیا — دیکھنی کو تری لوٹا ہی مرا دل کیا کیا
داغ لالی کو چمن مین دئی کیسی کیسی — شمع کو اوسنی جلایا سر محفل کیا کیا
وعدہ وصل نی تسکین دی کیسی کیسی — درد فرقت مین رہی ہم متحمل کیا کیا
عشق کو عاشقون نی دلمین کہا کس کس طرح — جن کو شیشی مین اوتارا کئی عامل کیا کیا
ہجر سی جان بچی وصل بہی دس بیس ہوا — میری اللہ نی حل کی مری مشکل کیا کیا
غمکدہ بزم طرب ہوگی تری اوٹہنی سی — کف افسوس ملینگی یہ جلاجل کیا کیا
نقش پا جو ہی مرا ہی وہ لہو کا چشمہ — خون رولاتی ہی مجہی دوری منزل کیا کیا
چاندنی رات مین چڑہتی ہین جب وہ کوٹہی پر — داغ کہاتا ہی فلک پر مہ کامل کیا کیا

٢٥ — ١١

ای صبا جامہ دری دیکھنی کو مجنون کی
چاک لیلی نی کیا پردہ محمل کیا کیا

دکہای رندون کو نیرنگی شراب گہٹا — پی گزک کری طاوس کو کباب گہٹا
گہہ آئنہ ہوا گہہ دیئی پر آب گہٹا — کبہی تڑہا کبہی دریای اضطراب گہٹا
عزیز آئی نہ رونی کو میری تربت پر — بہا کی اشک ہوئی داخل ثواب گہٹا
نہین ہی حاجیونکو میکشی کی کیفیت — گئی حرم کو تو ہوگی بہت خراب گہٹا
سقر ہی باغ جہان گز آتشین ہی برق — فراق مین ہی مری جان کو عذاب گہٹا
تمہاری زلف نہ گرداب ناف تک پہنچی — ہوئی نہ چشمہ حیوان سی فیض یاب گہٹا

زوال حسن نی سودائی زلف کو کھویا
ہوائی سرد ہی باد سموم کا جھونکا
فراق یار مین بیکار سب ہین ای ساقی
کسی کا منہہ تہ زلف سیاہ یاد آیا

بڑہا خط آپ کا تو رخ مشکتاب گھٹا
جو خاک آب تو آئنہ ہی ہی بی شراب گھٹا
پیالہ شیشہ گزک میکدہ شراب گھٹا
کبھی جو آگئی بالائی آفتاب گھٹا

(٢٦)
تری کمر کی لچک پر تڑپتی ہی بجلی
ہوائی زلف مین کہاتی ہی پیچ و تاب گھٹا
(١٨)

نہ چھوڑیگا جو سونا بدل کی کروٹ کا
کلام آگیا ساقی سی جب رکاوٹ کا
ہوا ہین شیفتہ گیسوئی یار کی لٹ کا
شہید عشق کی مٹی بہت خراب ہوئی
بغیر یار مین گلگشت مین ہلاک ہوا
چمن مین دیکھہ کی تمکو بہت اکڑتا ہی
کبھی نہ معرکۂ عشق مین نہ ساتھہ دیا
یہہ ناز مین ہین کہ پیچھی وہ زلف چھوڑتی ہین
بغیر یار ہی پینا حرام ای ساقی
ہماری دشمنی کو مار سیاہ بنتی ہے
منا سکینگی نہ ہرگز مری فرشتی بھی
پڑیگا سامنا رخ کا تری جو اے گلرو
پڑی ہین عشق کی کہڑاگ مین ہم ای مطرب
شراب عیش کدورت مآل ہوتی ہے

تو سر ہی بندیکا اور پایہ ہی چھپرکھٹ کا
زمین پہ ہاتھہ سی جام شراب ہی ٹپکا
اوٹہایا پیچ برابر گیا بڑا جھٹکا
نہ نکلی کام امردہ ہوا نہ مرگھٹ کا
زقل پڑی کوئی غنچہ جو باغ مین چٹکا
لگاؤ سرو پر ای جان ہاتھہ بالیٹ کا
ہمارا سایہ رہا ہمسی تیر بھر ہٹکا
کمر مین باندھتی ہین پہلے کھینچ کر ٹھٹکا
لنڈھا دی یار کی ٹھوکر شراب کا مٹکا
تمہاری زلف کا ادنی یہہ ایک ہی لٹکا
مین خوب جانتا ہون حال آپ کی ہٹ کا
بنی گا خرمن گل ڈھیر کوڑی کرکٹ کا
کسی خیال ہی دھرپت ترانہ ترٹ کا
اخیر دور مین چلتا ہی جام تلچھٹ کا

ملایا خاک مین کیا اپنی نفس سرکش کو اوٹھا کی ہمنی فلک کو زمین پہ دی پٹکا
عروس گل پہ ستی کا گمان ہوتا ہی فراق یار مین سنبل دھوان ہی مرگھٹ کا
شراب صاف مبارک زلال نوشونکو فقیر مست ہو نہین مستحق ہون تلچھٹ کا

۲۷ ۱۶

بغیر یار کی رلوایا باغ مین مجھکو اہ
چراغ گل مری آنکھونمین ای صبا کھٹکا

جلوہ ہی ہر اک رنگ مین ای یار تمہارا اک نور ہی کیا مختلف آثار تمہارا
ہوتا نہ یہہ بندہ جو خریدار تمہارا رونق نہ پکڑتا کبھی بازار تمہارا
دل ہو مری قابو مین جو ای یار تمہارا سایہ بھی نہ دیکھین کبھی اغیار تمہارا
کس پاس سی کہتا ہونمین اونسی تم رخصت لو جاؤ تم اللہ نگہدار تمہارا
تلوار کو جب دیکھتا ہی سر پہ چمکتی جلاد پہ ہنستا ہی گنہگار تمہارا
طعمہ جو دیا تمنی مری طائر دل کا شہباز نظر ہوگیا طیار تمہارا
ای شمع سامان سواری پہ نہ بھولو اوڑ جائیگا اک روز ہوادار تمہارا
ہوتی ہی نہین شربت دیدار سی سیری پیاسا ہی بہت تشنہ دیدار تمہارا
ای پردہ نشین تم مری آنکھونمین چھپی ہو نظرون مین ہی ہر روزن دیوار تمہارا
تم قتل کروگی جو مجھی تیغ نگہہ سے منہہ دیکھتی رہ جائیگی تلوار تمہارا
ہو مد نظر تیر نگہہ کا جو لگانا تودہ بنی ہر ایک کماندار تمہارا
بوسی لب شیرین کی عنایت نہین ہوتی پرہیز مین مرجائیگا بیمار تمہارا
بہراتا ہی دل کو رخ رنگین کا خط سبز سرسبز ہمیشہ رہی گلزار تمہارا
مغرور بہت حسن پہ تہی خط نکل آیا اللہ نی توڑا بت پندار تمہارا
وصل ایکطرف ایک بھی بوسہ نہین ملتا کیا یاد کریگا کوئی ای یار تمہارا

۲۸ فریاد بتون کی جو صبا حشر کو کرتی ۱۸
اللہ بہی ہوتا نہ طرفدار تمہارا

یار گل اندام سی پہلو جو خالی ہو گیا
سو کہہ کر مین تشکل تصویر نہالی ہو گیا

جب سی عیش وصل مضمون خیالی ہو گیا
نالہ موزون یہان مصراع حالی ہو گیا

قتل فرقت مین مین رند لاابالی ہو گیا
منہہ سروہی کا لب جام سفالی ہو گیا

جان دیگر جنگ ہفتاد و دو ملت سی چھٹی
فتح پائی قلعہ ہستی جو خالی ہو گیا

رقص جب کرنی لگی ہم مست دورہ باندہ کر
شیشہ می شمع فانوس خیالی ہو گیا

دی مری اشعار نی زینت تجھی ای کان حسن
گوشوارہ ہر در مضمون عالی ہو گیا

ہو گیا مین قتل اونکا نام لیکر پیار سے
مجھکو سیفی یار کا اسم جمالی ہو گیا

چرخ مینائی نی ستونسی تنگ ظرفی جو کی
ٹھیکرا جام شراب پرتگالی ہو گیا

قتل مجھکو یار نی حسن تواضع سی کیا
قامت خم گشتہ شمشیر ہلالی ہو گیا

شکل ماہ چاردہ روشن گری حاصل ہوئی
داغ دل کا باعث صاحب کمالی ہو گیا

سیکڑون غمزی جو اک ساغر کی دینی مین گئی
عاشق ساقی مین رند لاابالی ہو گیا

فصل گل مین ہاتھہ سی جاتا رہا اپنا مزاج
جوش سودا باعث بی اعتدالی ہو گیا

ہجر مین کیفیت گلزار مجھکو سم ہوئی
جام ہر لالی کا افیون کی پیالی ہو گیا

لی دیا مینی جو اونکی چاند سی منہہ پر گلال
تیغ خون آشام ابروئی ہلالی ہو گیا

کی جو اوس گل نی ہماری باغ دیوانگی کی سیر
مصرع تر اپنا ہر اک خشک ڈالی ہو گیا

ہر طرف غم کر دیا دکھلا کی اونی صاد چشم
چہرہ عشاق کو حکم سجالی ہو گیا

کھوئی دور چرخ نی کیفیت روز وصال
ایک دم مین ساغر لبریز خالی ہو گیا

معتقد ہون ای صبا مین اوس ولی اللہ کا
شیر جسکی معجزی سی شیر قالی ہو گیا

ہوای یار مین کیا دل کو اضطراب رہا
چکور چاند کی خاطر بہت خراب رہا

تپ فراق مین یہہ حال اضطراب رہا
کہ ضعف سی صفتِ موجہ سراب رہا

ہمیشہ کوشش دنیا مین اضطراب رہا
بہت خراب دل خانمان خراب رہا

ہوئی تہی جس سی چکاچوند چشم موسی کو
ہماری آنکہ کا تارا وہ آفتاب رہا

نہ برشگال مین جب تک شراب بلوائی
بلا کی طرح سی سر پر مری سحاب رہا

ہم اپنی حال پہ روتی ہین اب ضعیفی مین
خوشا وہ عہد کہ طفلی رہی شباب رہا

نہ مستفیض ہوئی آب تیغ قاتل سی
ہمیشہ باڑہ پہ دریای اضطراب رہا

فروغ داغ محبت سی کہہ نہ پائیگا
عبث جہان مین جلنی کو آفتاب رہا

رہا دماغ مین گیسوئی یار کا سودا
برنگ خواب پریشان مرا شباب رہا

وہ بادہ نوش تہی پیری مین بہی نہ توبہ کی
شراب خم مین رہی شیشی مین خضاب رہا

ملائی خاک مین کیون اونکی منزلت تونی
یہہ وہ مکان ہی جو عرش کا جواب رہا

ہر اک مقام پہ نشو و نما ہی دل کی
چمن مین پہول رہا بحر مین حباب رہا

خط آگیا نہ رہا عشق مصحف رخ یار
نہ وہ کتاب رہی اور نہ وہ حساب رہا

ہمیشہ قلزم ہستی مین صورتین بدلین
کبہی تو موج رہا اور کبہی حباب رہا

یہہ وہ فلک ہی کہ جسکی سبب سی عالم مین
نہ ایک حال پہ دو روز ماہتاب رہا

خوشی وہ کون سی دی جسکی بعد غم نہ دیا
ہمیشہ سر پہ فلک بر سر حساب رہا

ق

عجب طرح کی حوادث ہین بحر ہستی مین
ہر اک کا حال یہان مثل نقش آب رہا

کمند لیکی وہین موج ہوگئی موجود
جہان ذرا سر اوٹہای ہوی حباب رہا

برنگ موج ہوا ای صبا ہوس ہی خلق
رہی جہان مین جبدم تک اضطراب رہا

کیون اونکی چال دیکھی جو یہہ حال ہوگیا / مین آپ اپنی ہاتھہ سی پامال ہوگیا

کچھہ قیس سی بھی بڑہ کی مرا حال ہوگیا / کس قہر کا جنون مجھی امسال ہوگیا

مین بدنصیب غیر خوش اقبال ہوگیا / یہہ آپ کی مزاج کا کیا حال ہوگیا

مژدہ سنا ازل کو جو بلبل کی عشق کا / ماری خوشی کی چہرۂ گل لال ہوگیا

دریا بہا مری عرق انفعال کا / کاغذ کی ناؤ نامۂ اعمال ہوگیا

ہم بیکسی خرام پہ تو یار نی کہا / پاپوش سی اگر کوئی پامال ہوگیا

آنکھون کی نیچی پہر گئی تصویر زلف یار / جب تار آنسوؤنکا بندھا جال ہوگیا

پیری مین اپنا نقش عدو اور ستم ہوا / بوڑھی بنا جو سانپ کہن سال ہوگیا

ساقی تری کرم سی ترقی مری ہوئی / جام شراب نیر اقبال ہوگیا

اللہ ری تیری ای بت کافر صفای تن / زنار صاف آئنی کا بال ہوگیا

مجھسی فضول خرچ کی ہتھی جو چڑھ گیا / دو دن مین آسمان بھی کنگال ہوگیا

لی لیگی ہمکو پیار سی آغوش مین زمین / کیا غم عدو جو چرخ بد افعال ہوگیا

٣١

روئی جو یاد گیسوی جانان مین ای صبا
دامان ابر بھیگ کی رومال ہوگیا

١٦

بنی ہی تری زلف سایا ہمارا / نیا رنگ لایا ہی سودا ہمارا

پڑہی یار غیرون مین نام ہمارا / یہہ قسمت ہماری یہہ لکھا ہمارا

فقیرانہ معبود کی ہی عبادت / یہی بوریا ہے مصلّا ہمارا

ہوا اسکی گلبانگ سی ہمکو ظاہر / اوڑایا ہی بلبل نے نالا ہمارا

نیا سوانگ لائی ہین عشق صنم مین / ذرا کوئی دیکھے تماشا ہمارا

نکل جائیگی سب کجی آسمان کے / کبھی تو پھریگا زمانا ہمارا

وہ میکش ہی ساقی کی الفت نی مارا ق
تہ خم ہوا دفن لاشا ہمارا

دلایا گیا فاتحہ جام مے پر
ہوا میکدہ مین پیالا ہمارا

شب ہجر مین عرش تک ہل رہا ہے
بہت دور جاتا ہے نالا ہمارا

ہوئی صورت آئنہ جب صفائی
ہوا خود وہ محو تماشا ہمارا

تری ہاتھہ سی واشد دل نہوگے
کہلیگا نہ تجہسے معما ہمارا

فقیر اک سہی قد کا ہمکو جو پایا
ہوا سرو آزاد چیلا ہمارا

کدورت نہین اپنی طبع روان مین
بہت صاف بہتا ہی دریا ہمارا

نہ کی منصفی دہر مین ان بتون نے
رہا روز محشر پہ قصا ہمارا

سنیگا نہ وہ بت رقیبونکی نالے
رہیگا سدا بول بالا ہمارا

٣٢

صبا چشم پر آب بادل نہین ہے
نہ جائیگا برباد رونا ہمارا

١٧

واعظ کی مین ضرور ڈرانی سی ڈر گیا
جام شراب لاتی ہی ساقی کدہر گیا

سو بار مجہپہ ہجر مین محشر گذر گیا
ابتک نہ آیا خوب مرا نامہ بر گیا

عیسی کا دم تری لب جان بخش بر گیا
بی موت خضر سبزۂ عارض پہ مر گیا

بلبل کہان بہار کہان باغبان کہان
وہ دن گذر گئی وہ زمانہ گذر گیا

تیری شب چہاردہم کی بناو سے
دو دن مین ماہتاب کا منہہ اوتر گیا

ابرو سی ایک طفل حسین نی کیا ہلاک
کہایا وہ تیغ کہ جگر تک اوتر گیا

جہوٹونکا بادشاہ کہون ای صنم تجہی
یہہ حال ہی کہ بات کہی اور مکر گیا

تازہ دماغ جان گلہ فقیر سی ہوا
سامان کیا گیا کہ ترا درد سر گیا

ایسی ہوا چلی مری آہونکی رات کو
سب آسمان پہ خرمن انجم بکہر گیا

الیسی کفن کی قطع پسند آگئی ہمین
کی صبح جاگ کر تری زیور کی عشق مین
صورت ہماری دیدۂ حیران کی دیکہہ کر
محضر ہماری خون کا ہوگا یہہ حشر کو
اچہا ہوا جو ہوگئی وحدت پرست ہم
کعبی کی سمت سجدہ کیا دل کو چہوڑ کر
مثل حباب بحر جہان مین نہ دم لیا

دل سی ہماری جامۂ ہستی اوتر گیا
سونا تمام رات کا ای سیمبر گیا
آئینہ صاف اونکی نظر سی اوتر گیا
اچہا ہوا لہو تری دامن مین بہر گیا
فتنہ گیا فساد گیا شور و شر گیا
تو کس طرف تہا دہیان ہمارا کدہر گیا
اک موج تہا کہ مین ادہر آیا ادہر گیا

۳۳

پھر سیر لالہ زار کو ہم ای صبا چلی
آئی بہار داغ جنون پہر اوبہر گیا

۱۶

دیر و حرم مین معتقد و معتبر ہوا
بی یار بوی گل سی مجھی درد سر ہوا
بندہ کسی کی یاد مین جب چشم تر ہوا
پیدا ہوئی ہین ہم تو عرفان کی واسطے
جنس وفا کی بو نہین بازار دہر مین
وہ بحر حسن جب مری رونی پہ ہنس پڑا
بعد از فنا پتا دہن یار کا ملا
آغاز عشق ہی مین ہمین موت آگئی
ہم رند دخت رز کو نہ چہوڑینگی ساقیا
اندہا کیا مجھی شب مہتاب ہجر نی
آگاہ خاک بہی نہوا اوسکی حال سے

کیا کیا تری طرف سی مری دل مین گہر ہوا
نالی سی عندلیب کی ٹکڑی جگر ہوا
گردون کی ڈوبنی کا فرشتون کو ڈر ہوا
اس آفتاب کی لئی ذرہ قمر ہوا
بیوقت اپنا اس گذری مین گذر ہوا
اشکونکا تار موجۂ آب گہر ہوا
کیا ساز وار ملک عدم کا سفر ہوا
آگاہ بہی نہ حال سی وہ بی خبر ہوا
ہونی دی یار خیر جو قاضی سی شر ہوا
آنکہونکا نور پنبۂ داغ قمر ہوا
جب تک نہ اپنی حال سی مین بی خبر ہوا

نوع دیگر کرونگا مین نقشہ جہان کا
ابکی عدم کی سمت سی آنا اگر ہوا

زاہد ہی تہی رہی جو سدا قیل و قال مین
مستون مین کوئی بہی نہ کسی سی خبر ہوا

ہالی کیطرح آگی نہ عشاق گرد تہی
عالم ہی ابتو اور ترا ای قمر ہوا

سیر چمن سی خوب جلی ہم فراق مین
ہر گل برنگ شعلہ نار سقر ہوا

۳۴ دیکہا جو شوق جنس شہادت مین ای صبا
قاتل کے ساتہہ ساتہہ مین سر بیچ کر ہوا ۱۹

وار ہر دم جو یہہ نہین تیغ جفا کا ہوگا
یہہ تو کہتی کوئی مرجائیگا تو کیا ہوگا

کون ہوگا جو نہ محو رخ زیبا ہوگا
سیر کو آپ جو نکلین گی تماشا ہوگا

خوف عقبی نہ اگر ای سگ دنیا ہوگا
یہہ تو دنیا ہی تو عقبی مین برا کیا ہوگا

عشق کی ہاتھہ ہی افسردگی غم مین فروغ
بجھہ گیا دل تو چراغ ید بیضا ہوگا

الفت زلف مین سودا جو ہمارا چمکا
اختر بخت چراغ شب یلدا ہوگا

کشتی مے کیطرف دیکہہ رہا ہی ساقی
لہر آئی ہی تو خیمہ لب دریا ہوگا

بیقراری شب غم مین بچین کی کیونکر
کوئی دم بہر کو جو سنبہلی تو سنبہالا ہوگا

وہ بہی دن ہوگا کہ پہلو مین تو ہوگا وہ نگار
ہاتہہ مین بادہ گلگون کا پیالا ہوگا

بدمزاجی دل بیمار کے لاحول ولا
روگ لایا تو بہت دق وہ مسیحا ہوگا

گرد غم صیقل دل کی لئی ہوگی اکسیر
خاک مین ملکی یہہ آئینہ مصفا ہوگا

یار بی ڈہب رخ ادہر ناوک مژگان کا ہے
دیکہتی دیکہتی غربال کلیجا ہوگا

ہجر ساقی مین ترقی جو ہوئی رونے کی
ابر گردون پہ برنگ کف دریا ہوگا

موسم گل مین ہر اک رنگ نیا لائیگا
خفقان یار کو ہوگا مجہے سودا ہوگا

بی طریقی جو ہوئی کعبہ مقصد کی تلاش
دیدہ غول ہر اک آبلہ پا ہوگا

ای جنون بن گئین پاؤنکی رگین زنجیرین
مین وہ لاغر ہون کہ مجنون بھی توانا ہوگا

جم گیا رنگ جو ساقی کا بہار گل مین
در پہ میخانی کی زاہد کا مصلا ہوگا

دسترس ہوگا جو ای بت نہ تری قدمون تک
ہاتہہ ہوگا مرا اور عرش کا پایا ہوگا

دیکھہ پچتائیگا تو کیون مجھی تڑپاتا ہے
آفت آئیگی زمانہ تہ و بالا ہوگا

۲۵

باغ عالم مین جو آہو نکا یہی عالم ہی
ای صبا اور ہی کچہہ رنگ ہوا کا ہوگا

۱۷

بزم جہان سی عیش بہار اوٹہالیا
کیا قہر ہی ہمین نہ خدایا اوٹہالیا

عقبی کی سمت سی جو دل اپنا اوٹہالیا
کیا لطف تو نی ای سگ دنیا اوٹہالیا

وہ مست ہین کہ مار لیا آسمان کو
جب ہاتہہ مین شراب کا شیشا اوٹہالیا

میری جنونکا حال جو لیلی سنے کہدیا
مجنون نی دشت سی عمل اپنا اوٹہالیا

آمد سنی جو باغ مین اوس بادہ خوار کے
گل نی پیالہ سرو نی مینا اوٹہالیا

روز ازل کہلا جو کتب خانہ بہار
سوسن نی وس ورق کا رسالا اوٹہالیا

اہتو وفا کہین بھی نہین ہی جہان مین
وہ حرف اس ورق سی خدایا اوٹہالیا

کوہ الم کو دیکھیی اور تجہکو دیکھیے
کیا بار تو نی ای دل شیدا اوٹہالیا

برباد جہوڑا جو ہوا مجہہ غریب کا
اپنا بہی آسمان نی خیما اوٹہالیا

اب بہی کہو کہ خاک کشش عشق مین نہین
کیون بزم غیر سی نہین کیسا اوٹہالیا

حلقہ بلا کمند کا عیار ہو گیا
جب آدمی نی ہاتہہ مین کونٹہا اوٹہالیا

خاک اوس صنم کی کوچی کی اکسیر ہو گئی
کیا کیا برہمنون نی شوالا اوٹہالیا

وہ رند ہین ازل کو جو ہر شی نظر پڑے
ہمنی جہپٹ کی ساغر صہبا اوٹہالیا

خونباری فراق سی گلپوش ہو گئے
کپڑون نی رنگ خون جگر کا اوٹہالیا

اللہ ری مری جگر و دل کا حوصلہ
دونونی ملکی عشق کا صدما اوٹہا لیا

وہ اشکبار تہی نہ دبی آسمان سی
کشتی کا بوجہ صورت دریا اوٹہا لیا

۳۶

دیو فلک کی دانت صبا نی بٹہا دئی
کیسا شب فراق کا صدما اوٹہا لیا

۱۸

ہی اپنی داغ پر اونکی نقاب کا پہاہا
نمونہ ہی کلہ آفتاب کا پہاہا

ہمارا زخم جگر دیکہنی دی قاتل کو
نکالی بیچ سی رخنہ حجاب کا پہاہا

خدا کیواسطی جام شراب لا ساقی
جگر کی داغ پہ رکہہ آفتاب کا پہاہا

وہ گہاو ہین مری آنکہین کہ بارہا جن پہ
رُوئی کا پہوہا بنا ہی سحاب کا پہاہا

جو حشر ہو تو جہنم کا داغ کہونے کو
ضرور ہی مری فرد حساب کا پہاہا

یہہ منصفی ہی جو بگڑا کتان کا ہاتہہ لگی
بنائین داغ دل ماہتاب کا پہاہا

بتون کی داغ محبت سی وہ سیہ دل تہا
ہوا مری لئی آیہ عذاب کا پہاہا

یہہ ہی مری دل روشن کا زخم ای جراح
کرینگا صوف ہوا ور آفتاب کا پہاہا

یقین ہی داغ جہالت کا اس سے مٹ جائے
ہماری ہاتہہ لگا ہی کتاب کا پہاہا

مجہہ اشکبار کا داغ اور علاج ای جراح
ابہی دکہائیگا ترنا حباب کا پہاہا

خیال حلقۂ زلف پری ہی سودیمین
جنونکی داغ پہ ہی مشکناب کا پہاہا

یہہ حال داغ جگر حشر کو بیان ہوگا
رہی گواہ مری اضطراب کا پہاہا

وہ اشکبار ہون پہوڑا جو دل کا رستا ہی
پہوٹا بنتا ہی چشم پرآب کا پہاہا

عجب مرض کی دوا ہی پری ترا خساکے
یہی ہی داغ جنون شباب کا پہاہا

ہم اپنی داغ جگر کا اگر علاج کرین
مسیح لائی ابہی آفتاب کا پہاہا

وہ رند ہون نہین جہائی جو لی تو دل نی کہا
ہوا یسی زخم پہ جام شراب کا پہاہا

دیا ہی دوری ساقی نی داغ ای جراح / بنا شراب کا مرہم کباب کا پھاہا

۳۷ صبا کی داغ جگر نی یہہ گل کہلایا ہی
کہ بنگیا ہی کٹورا گلاب کا پھاہا ۱۷

آئی ای گلعذار کیا کہنا / خوب آئی بہار کیا کہنا
مہندی ملکر ہے چوٹ مرجان پر / ہاتھہ لانا نگار کیا کہنا
مجہسی عاشق سے کے اور یون نفرین / واہ شاباش یار کیا کہنا
برق بہی در کنار رہ جائے / ہان دل بیقرار کیا کہنا
لاکہہ بار امتحان عشق کیا / نہ کہا ایک بار کیا کہنا
بحث گریہ مین ابر بول گیا / دیدۂ اشکبار کیا کہنا
مین تو روتا ہون آپ ہنستے ہین / یہی ہوتا ہے یار کیا کہنا
سختی عشق جہیل لی ای دل / واہ رے بردبار کیا کہنا
مرگئی ہم مگر نہ رحم آیا / وہی تیور ہین یار کیا کہنا
خار خار غم دل پر درد / چیخ کر ای ہزار کیا کہنا
کہہ تو للکار لین رقیبون کو / بات رکہہ لی نگار کیا کہنا
جوشش الفت مین اور ضبط ای دل / جبر پر اختیار کیا کہنا
یون تو جو گل ہی خوب ہی لیکن / تیرا ای گلعذار کیا کہنا

۳۸ ای صبا دعوی انا الحق ہے
خوب شوخی ہو یار کیا کہنا ۱۸

نزع مین ہین نہ ادہر آئیگا / ابہی کچہہ رس نہین ڈر جائیگا
آج وعدی پہ ضرور آئیگا / سہو کو کام نہ فرمائیگا

تالی عاشق کی جو سُن پائیگا
ہوش اوڑ جائینگی گھبرائیگا

یار اسدم نہ اگر آئیگا
ڈھونڈہیگا تو نہ پھر پائیگا

سیر ہر روز چمن کی کیسے
کچھہ نہ کچھہ رنگ نکھر لائیگا

ساتھہ چھوڑینگی نہ سائیکی طرح
ہم بہی جائین گی جدہر جائیگا

بی تکلف ہی ملاقات کا لطف
کبھی تکلیف نہ فرمائیگا

کچھہ جو ہنستی تو وہ فرماتی ہین
کہین روتے ہوئی گھر جائیگا

چشم حسرت سی جو دیکھینگی ہم
انکھہ جھک جائیگی شرمائیگا

چھو نہ جائی مری آہون کی ہوا
پہول کیطرح سے کمہلائیگا

دیکھہ کر سبزہ خط آئینی مین
زلف کی طرح سی لہرائیگا

آج اندہیری ہی گر وصل نہو
رات آئی ہی کہان جائیگا

آپ کو غیر بہت دیکھتی ہین
ایک دن دیکھئی پچتائیگا

بیقراری دل عاشق پر
دل تڑپ جائیگا ہل جائیگا

لیلی زلف کو دیکھین بڑہ کر
ہمکو مجنون تو نہ ٹھہرائیگا

حال دل راہ مین سُن لیجئی گا
منہہ اوٹھائی نہ چلی جائیگا

نزع مین صلح کی باتین کیسے
ملک الموت سے لڑوائیگا

٣٩ ای صبا کوئی ہو کعبہ ہو کہ دیر
دل جدہر جائی ادہر جائیگا ٦٣

قبر پر بعد فنا آئیگا
بی محل پاؤن نہ پہیلائیگا

لاکھہ ہو وصل کا وعدہ لیکن
وقت پر صاف نکل جائیگا

جائین دم بہر کو تو فرماتی ہین
چھاونی تو نہ کہین چھائیگا

سر ہوئی اسکی لمع سی آب
زلفِ مشکین سی خطا پائیگا

نکرین آپ وفا ہمکو کیا
بیوفا آپ ہی کہلائیگا

اوٹھہ گیا دل سی دوئی کا پردا
چھپ کی اب آپ کہان جائیگا

کہکشان صاف بنی گا رستہ
آپ توسن کو جو چمکائیگا

رنگ لائیگی نزاکت بڑھ کر
پہول کے بار سی پٹ جائیگا

کیا کرین وصف وہین ڈرتی ہین
منہہ مین جو آئیگا فرمائیگا

زلف کو ہاتھہ لگائینگی جو ہم
بڑیان پاؤن مین پہنائیگا

دیکھین رغبت سی تو کہتا ہی وہ شوخ
کوئی حلوا ہی کہ کہا جائیگا

کیا کیا عشق نی کیون حضرتِ دل
ہم نہ کہتی تہی کہ پچتائیگا

آپ چلتی تو ہین اٹھکہیلیون سی
کوئی آفت نہ کہین لائیگا

٤٠ ای صبا عشقِ پریویان مین
آدمیت سی گذر جائیگا ١٨

بڑہایا آبروئی دل سی وہ رتبہ تصور کا
خمِ گردون بنا ہر بلبلا بحرِ تفکر کا

خرامِ ناز کا جلوہ ہوا باعث تحیر کا
بنا ہر نقشِ پای یار آئینہ مہ و خور کا

یہہ ممکن ہی نہین ہی صورتِ مقصد ہویدا ہو
لگایا جب مکانِ دل مین آئینہ تصور کا

تلاشِ کعبۂ مقصد مین کیا کیا ٹہوکرین کہائین
گری دو دو قدم پر ہم ارادہ باندہ کر سر کا

دعا بہی اب تو عاشق کی نہین مقبول ہوتی ہی
ٹہو الله اکبر حال یہہ پہنچا تکبر کا

کہلا پردہ نکچھہ ای دل حبابِ زندگانی کا
گریبان بنگیا گرداب دریائی تفکر کا

بڑی بیدرد ہو جھنجھلا کے روتی یہ عاشق کی
تمہارا کیا بگاڑا تہا جو طفلِ اشک کو گہر کا

کیا وہ زار ہمکو اشتیاقِ دیدِ جانان نی
تنِ لاغر بنا موئی مژہ چشمِ تصور کا

سکندر وشی سی رہنا چاہئی ہی باغ عالم مین
برنگ بوی گل اکدن سفر درپیش ہی ہر کا

سیہ بختونکی ابر غم مین یون آنسو ٹپکتی ہین
شب تاریک مین جیسی کہ عالم ہو تقاطر کا

اگر منظور ہی دیو فلک سی کشتیان لڑنا
جوانو زال دنیا سی رہی موقع تنفر کا

سر محفل بٹھا کر چاہنی والون کو رلوایا
نیا گانا نکالا آپ نی بی تال و بی سر کا

بگولی کیطرح ہر دم جگر سی آہ اوٹھتی ہی
کہین کیا خاک ہم احوال اس دل کی تکدر کا

ہماری پستی طالع ہمین یہان تک رولائیگی
پی گا و زمین گرداب ہوگا ہر نشان گہر کا

ہوای وصل و آب اشک و سوز ہجر و گرد غم
یہہ ہی اک ایک جز ہم عاشقونکی چار عنصر کا

دیا ہی ہمنی اپنی نقد دل پر اختیار اونکو
تغلب کا تصرف کا تبدل کا تغیر کا

نہ رستم ہی نہ برزو ہی نہ خسرو ہی نہ بہمن ہے
کیا تیغ اجل نی خاتمہ کس کس بہادر کا

۱۶
یقین ہی زندہ در گور ای صبا ہو جائنگی ہمتو
یہی عالم اگر حیدری رہا دل کی تکدر کا
۱۷

دل صاف ہوا آئینہ رو نظر آیا
سب کچھہ نظر آیا جو ہمین تو نظر آیا

افعی بلا یار کا گیسو نظر آیا
آنکھون مین جگایا ہوا جادو نظر آیا

گلشن مین نہ جب ساقی دلجو نظر آیا
سرو لب جو آہ لب جو نظر آیا

حورونکی طرف لاکھہ ہو زاہد کی توجہہ
کھل جائنگی آنکھین جو کبھی تو نظر آیا

چکر ائینگی افلاک بہت ہم نفرا سے
جب دم اثر نعرہ یاہو نظر آیا

اب دامن نظارہ ہی اور خار مژہ ہی
ای وحشت دل بی وہ پریرو نظر آیا

سودای محبت مین طبیعت کو جو تولا
تیر نگہہ یار ترازو نظر آیا

اک خال سیہ بہی تری آنکھونکی قرین ہی
اچھی رہی ترکون مین بہی ہندو نظر آیا

کس حسن سی رندونکا جما رنگ چمن مین
ہر کاسہ می خال لب جو نظر آیا

مرجائینگی گھبرا کی تری زلف کی وحشت
سو وہمین اگر فرق سر ہو نظر آیا

کس شوخ کی آنکھون کی تصور نی رولایا
تار اشکون کا موج رم آہو نظر آیا

وہ رد خلایق تھی ہم اعمال جو تولی
اوڑتا ہوا شاہین ترازو نظر آیا

بیتابی دل نی بغل گور جھکائی
آرام نہ ہرگز کبھی پہلو نظر آیا

دیکھا نہ رہا ہوش ذرا بھی تن و جان کا
ہم بھول گئی آپ کو جب تو نظر آیا

حوران جنان کو بھی کبھی دیکھ ہی لینگی
پریون سی تو ای یار پری تو نظر آیا

میکش مجھی ساقی کی نظاری نی بنایا
بجلی سی کمر ابر سا گیسو نظر آیا

۴۲

جو بات ہی ہر مذہب و ملت سی جدا ہی
دیکھا تو صبا سب سی الگ تو نظر آیا

۱۵

پستی سی اوج خاک مین ملکر بدل گیا
ذرّی سی لو نصیب کا اختر بدل گیا

موقوف دلبری ہوئی دلبر بدل گیا
وہ مہر اب کہان مہ انور بدل گیا

آتی ہی فصل گل کی جنون ہو گیا ہمین
بدلی جو رت مزاج برابر بدل گیا

رونی کی جا ہی قصر فریدون کو دیکھکر
کنج لحد نصیب ہوا گھر بدل گیا

ساقی نی شب کو لی وہ تعلّی کی دور مین
خم آسمان سی ماہ سی ساغر بدل گیا

خودبینی کا رواج کبھی پیشتر نہ تھا
آئین آئنی سی سکندر بدل گیا

ساقی کی بھول چوک سی ہم رند لٹ گئی
جام جہان نما سی جو ساغر بدل گیا

گذری شب وصال قیامت بپا ہوئی
جیب سحر سی دامن محشر بدل گیا

اک بت سی چھوٹکر جو ملی دوسری سی دل
یہ جان لی کہ آئنی کا گھر بدل گیا

اوس بادشاہ حسن کو نامہ جو لیگیا
شہباز بنکر آیا کبوتر بدل گیا

تل بیٹھی آپ روپ برہمن کی بن پڑی
صدقی کی تلی سی بت آذر بدل گیا

رتبہ مری جنون کا کہلا روز حشر کو
زنجیر پای عرش سی لنگر بدل گیا

اب زلف کس حساب مین ہی خط کا دور ہے
سرکار حسن یار کا دفتر بدل گیا

یکسان رہا نہ ٹھاٹھ کسیکا جہان مین
کون آ کی چتری نہ یہان پر بدل گیا

٤٣

اب ای صبا وہ لطف نہین جانبین مین
یہہ دل بدل گیا کہ وہ دلبر بدل گیا

١٧

پیادہ پا مین روان سوی لالہ زار ہوا
بہار آتی ہی سر پر جنون سوار ہوا

پی نجات جو مرکر مین اشکبار ہوا
سفینہ نوح کا ہر تختہ مزار ہوا

چمن مین جب مری ہمراہ وہ نگار ہوا
گلون کو داغ ہوا بلبلون کو خار ہوا

ترقیان ہوئین مری یہ خاکسارونکی
چراغ مہر ہر اک ذرۂ غبار ہوا

مٹا دیا مری کوہ وقار نی مجھکو
پڑا وہ بوجھ کہ ہفت آسمان پہ بار ہوا

نہ روز حشر بہی جب اپنی داد کو پہنچا
خدا کی سامنی اوس بت سی شرمسار ہوا

بنا کی گیسوؤنکو تمتو دام دار بنی
ہمارا طائر دل مفت مین شکار ہوا

بہا کی اشک محبت مین فتنہ زائی کی
یہہ طفل باعث آشوب روزگار ہوا

سموم غم نی نیا لالہ زار دکہلایا
عجب بہار ہوئی دل جو داغدار ہوا

وہ خاکسار تہا مین لاکہہ آندہیان آئین
زمین سی خاک نہ اونچا مرا غبار ہوا

ہوئی شہید جو الفت مین لالہ رویون کی
سدا بہار مین میلا سر مزار ہوا

نگاہ بہر کی جب اوس ترک نی کبہی دیکہا
لگا وہ تیر کلیجی کی وار پار ہوا

وہ ناقبول تہا مر کر ہوا جو شوق جنان
تو گل فشان نہ چراغ سر مزار ہوا

پڑا خلاف گلو و شہر توا کی معنی مین
مین بادہ خوار ہوا شیخ روزہ دار ہوا

مزا چکہاتی ہی تو تمکو جبر کرنی کا
خدا گواہ ہی دل پر نہ اختیار ہوا

یہہ کس حسین کی الفت نی مجھکو خاک کیا
کہ غازۂ رخ یوسف مرا غبار ہوا

۴۴ غم فراق یہہ کس غیرت چمن کا تہا
کہ دود آہ صبا ابر نوبہار ہوا ۱۵

ہم نزع مین رہی نہ وہ آیا غضب کیا
مرتی ہوئی کو منہہ نہ دکہایا غضب کیا

دل کی طرف مین دیکہکی کہتا ہون عشق مین
اُس چاند کو یہہ داغ لگایا غضب کیا

تڑپا کیا مین نشہ مین بجلی کی طرح سے
ابر آ کی میکدی پہ نہ چہایا غضب کیا

طرّہ نگاہ یار ہوئے برق طور پر
سرمہ جب انکہڑیون مین گہلایا غضب کیا

کروبیان عرش نہ گہبرائین ای بتو
نالونکو قہقہون مین اوڑایا غضب کیا

دل نی جو کچہہ کہا وہ کیا مین نی عمر بہر
کچہہ دہیان مین کسیکو نہ لایا غضب کیا

نازل عجب بلا کرۂ خاک پر ہوئے
کیون تمنی گیسوؤنکو بڑہایا غضب کیا

جام شراب کی نہوئی محتسب کو قدر
رندونکا کیا چراغ بجہایا غضب کیا

عمر دو روزہ مین نہ کوئی کام بن پڑا
رہ رہکی آسمان نی ستایا غضب کیا

گل کسطرح کیا نہ گریبان چاک چاک
آئی بہار رنگ نہ لایا غضب کیا

کوتاہ ہمتی مری ذہن رسانی سے
حال مزاج یار نہ پایا غضب کیا

ترتی پہرینگی صفت خاک صورت حباب
طوفان آنسوؤن نی اوٹہایا غضب کیا

ہنسنا نہ تہا تمہین مری رونی پر ای گلو
روتی ہوئی کو اور رُلایا غضب کیا

انکہین لڑائین یار سی کیون عین بزم مین
نظرون مین دشمنونکی سمایا غضب کیا

۴۵ دنیا کی کاروبار مین تم ای صبا رہی
عقبی کا کام کچہہ نہ بنایا غضب کیا ۲۷

لیگیا چہین کی دل وہ بت پرفن کیسا
رہ گئی دیکہہ کی منہہ شیخ و برہمن کیسا

چھیڑ کر دل کو وہ سُن لیتی ہین شیون کیسا
کوک دیتی ہین تو بجتا ہی یہہ ارگن کیسا

نقد دل ہائی چورا کر بت پُرفن کیسا
چپکا بیٹھا ہی جھکائی ہوئی گردن کیسا

یہہ جوانی تو عجب سر پہ قیامت لائی
یاد ایام کہ گذرا ہی یہ لڑکپن کیسا

فوج اندوہ والم ٹوٹ پڑی دیہو کی مین
آرزوئین ہوئین سب قتل پڑا رن کیسا

خار صحرائی جنون تفرقہ انداز ہوئی
رہگیا پھٹ کی گریبان سی دامن کیسا

گرد کیطرح تری ساتھہ ہین ای شاہ سوار
بیٹھنا صورت نقش سم توسن کیسا

نالہ دل مری سُنکر وہ صنم کہتا ہی
پھنک رہا ہی کہین ناقوس برہمن کیسا

جب اوٹھا ابر وہ ساقی کا کرم یاد آیا
ہای روتی مجھی گذرا ہی یہہ ساون کیسا

دل ہی کچھہ جانتا ہی عشق مژہ جب ہی
آپ کیا جانین کلیجی مین ہی روزن کیسا

جہونکی چلنی لگی پیہم جو ہوائی غم کے
رہگیا بجھہ کی چراغ دل روشن کیسا

ای ہوس جو ملی خاک در جانان ہمکے
ایک چٹکی مین مس قلب ہی کندن کیسا

دوستانہ تمہین کہتی ہین خبردار رہو
ای جوانو فلک پیر ہی دشمن کیسا

گیسوئی یار سی کس کس کو گزند پہنچین
اوڑگی کالا کیا یہہ افعی رہزن کیسا

دیکھکر حال رقیبونکا ہی دل جلتا ہی
پھنک رہا ہی تپ فرقت سی مرا تن کیسا

خاک پر لوٹتی ہین طائر بسمل ہین ہم
آشیانہ کسی کہتی ہین نشیمن کیسا

راگ لاتا ہی فقیر ونسی زمانہ پس مرگ
بی محل عرس وگرنہ سر مدفن کیسا

ساقیا آج چلی دور لب جو چلکر
دیکھہ وہ ابر اوٹھا ہی سوئی گلشن کیسا

شب غم نی چمن دہر مین اندھیر کیا
ہر ستارہ ہی برنگ گل سوسن کیسا

آہ ہی برق پی خرمن ہستی رقیب
پھر نہ کبھی لگا کہ تو بھی ہی جلی تن کیسا

نالی کرتا ہون تو شرما کی وہ فرماتی ہین
یہہ بھی کچھہ بات ہی چپ بھی رہو شیون کیسا

خامشی کی تجھی کچھہ قدر نہین اؤ غافل
دیکھہ تو پوجتی ہین بت کو برہمن کیسا

جلوۂ کوچۂ جانان نی ترقی پکڑے
خاک مین ملگیا سب وادی ایمن کیسا

طلب جام پہ ساقی نی دیا سخت جواب
شیشۂ دل پہ برابر سی پڑا گہن کیسا

بجھہ چلا تہا شب فرقت مین چراغ ہستی
کام آیا تری تصویر کا روغن کیسا

مرگئی پر نہین تکلیف احبا منظور
شرم سی لاش گڑی جاتی ہی مدفن کیسا

۴۶ ۸
صدمۂ باد خزان کی متحمل نہ ہوئے
چل بسی آپ صبا چھوڑ کی گلشن کیسا

خلاف بلبل گلشن سی یہہ زمانہ ہوا
کہ پنجۂ ملک الموت آشیانہ ہوا

بہار آتی ہی ساقی کا یہہ زمانہ ہوا
تمام میکدون مین جشن خسروانہ ہوا

بہار عشق پہ طرہ ہوئی ہوائی بہار
سمند ہوش پہ کس رو مین تازیانہ ہوا

یہہ آب آب ہوئی انفعال عصیان سی
کہ تن پہ ہر بن مو مشک کا دہانہ ہوا

عجیب وقت پہ کام آیا آہ کا کوڑا
جب اوکھڑا ابلق ایام تازیانہ ہوا

پھڑک کی رہگیا آخر ہمارا طائر روح
خیال زلف کا افعی آشیانہ ہوا

یہہ بخل وہ ہی کہ جسکی سبب سی ای منعم
زمین کی تحت مین قارون کا خزانہ ہوا

۴۷ ۷
یہہ مرغ روح پہنسا کیا عذاب دنیا مین
اسیر دام الم بہر آب و دانہ ہوا

داغ جنون دماغ پریشان مین رہگیا
دامن مین خار چاک گریبان مین رہگیا

جب دو قدم جنون مین مرا ساتہہ ہوگیا
پہیلا کی پاؤن قیس بیابان مین رہگیا

ابروی یار سی جو بہت منفعل ہوا
منہہ ڈال کر ہلال گریبان مین رہگیا

تقلید بن پڑی نہ تمہاری خرام کی
طاؤس لڑکھڑا کی گلستان مین رہگیا

آئی بہار اور نہ چھوٹا مین ای جنون
تو وہ قضائی ناوک جلاد کا گیا
کبتا تڑپ کی خانۂ زندان مین رہگیا
مین ڈہیر ہوکی گنج شہیدان مین رہگیا

۴۸
کیا حادثہ پڑا مری یوسف پرای صبا
دل گر کی اونکی چاہ زنخدان مین رہگیا
۶

حسن نی کچہ گنۂ عشق جو دیکھا ہوتا
نقشہ مجہہ رند کا مانی نی جو کہینچا ہوتا
آبرو دل کی کدورت نی نہ چاہی ورنہ
وہ عمین ہون کہ مجھی دیکھکی سب کہتی ہین
خاک اوڑاتا جو مری دشت جنون مین مجنون
دست یوسف مین گریبان زلیخا ہوتا
جام اک ہاتہہ مین اک ہاتہہ مین مینا ہوتا
یہہ وہ قطرہ ہی جو بڑہ جاتا تو دریا ہوتا
تم نہ ہوتی تو کوئی رنج نہ پیدا ہوتا
ہر بگولی سی عیان ناقۂ لیلا ہوتا

۴۹
ای صبا اونسی ملاقات جو رکہنی تہی ہمین
حرف مطلب کا زبان سی نہ نکالا ہوتا
۶

انکہونسی جب نہان رخ دلدار ہوگیا
پیش نظر جو وہ گل رخسار ہوگیا
ای سرو خوش خرام چلی کس روش سی تم
ہستی مین زلف یار کی جب لہر آگئی
روئی جو مثل ابر غم کوہکن مین ہم
تار نگاہ آنسو وںن کا تار ہوگیا
مرغ نگاہ بلبل گلزار ہوگیا
طاؤس باغ عاشق رفتار ہوگیا
بوتل کا منہہ ہمین دہن مار ہوگیا
دریا کا پاٹ دامن کہسار ہوگیا

۵۰
اظہار عشق ضعف مین ہمسی نہ ہوسکا
لانا لبون پر آہ کا دشوار ہوگیا
۴

کہین معشوق کہین عاشق کامل دیکھا
پہر پہرا تا صفت طائر بسمل دیکھا
تجھکو ہر بزم مین ای رونق محفل دیکھا
چیر کر یار نی پہلو جو مرا دل دیکھا

ہاتھہ اوس بت کی نہ گردن مین لگا تو دیکھا
حوصلہ تنگ ترا ای کشش دل دیکھا

کہل گیا قیس کی دعوای انا لیلا سی
ہمنی پردہ ترا ای صاحب محمل دیکھا

وله

مین دیکھہ دیکھکر جو رخ یار رہگیا
کچھہ سوچ سوچ کر وہ ستمگار رہگیا

تیر نگاہ یار نے دم کردیا فنا
آنکھین پہرا کی آہوئی تاتار رہگیا

آئی شب فراق مین ابرو جو تیری یاد
قاتل مین ڈھونڈھ ڈھونڈھ کی تلوار رہگیا

ساغر ہماری عمر کا لبریز ہوگیا
جب دو قدم پہ خانہ خمار رہگیا

وله

خون دل سی رنگ اشکون کا مبدل ہوگیا
جب رکہا آنکہون نے دامن لال بادل ہوگیا

آیا اپنی پاس وہ ماہ دو ہفتہ شہر سے
ای جنون لی دن نے پہر جنگل مین منگل ہوگیا

وہ جلا کر مجھکو مردم کی نگاہون مین کبھی
دود شمع آہ سی آنکہون مین کاجل ہوگیا

نرگس مخمور جانان تک رسائی ہوگئی
حلقہ گیسو می کلگون کی بوتل ہوگیا

وله

پرتو فگن جو عارض پر نور ہوگیا
کافور نور صاعقۂ طور ہوگیا

۵۱ اوس بادشاہ حسن کا سایہ جو پڑ گیا ۱۹
ہر سرو لنگ باغ مین تیمور ہوگیا

سوی گلشن ہی تاثیر بیان عندلیب
ہی نموی نخل گل نوک زبان عندلیب

اوڑ گیا گلشن سی نام آشیان عندلیب
تیر ہی باد خزان بہر نشان عندلیب

فصل گل لی جاتی ہی نکلی ہی جان عندلیب
کیون نہ ہر برگ خزان ہو نوحہ خوان عندلیب

باغ مین جاتی رہی تاب و توان عندلیب
ہای کیا لوٹا خزان نی کاروان عندلیب

الفت گل ہی بہار بی خزان عندلیب
ایک صورت پر ہی رنگ بوستان عندلیب

بوی گل ہی توسن عمر روان عندلیب
نیسواران چمن ہین ہمرہان عندلیب

جور گلچین عشق گل خوف خزان ایذای خار
لاکھہ آفت مین پہنسی ہی ایک جان عندلیب

سیر گلشن دیدۂ دل سی ہی منظور نظر
چشم نرگس سی ہی گل داغ نہان عندلیب

وحشت دل مین ہی یہان حاصل بہار حسن و عشق
شکل گل خندان ہو نمین نالان لبان عندلیب

باغ مین صیاد اور گلچین سی قصہ ہوگیا
جم گیا کچھ آج رنگ داستان عندلیب

کہکشان عشقہ ہی ہر گل نیر اقبال ہی
ہی زمین صحن گلشن آسمان عندلیب

چند روزہ حسن کی ہی مہربانی عشق پر
گل چمن مین چار دن ہی میہمان عندلیب

کام آتی ہین بدونکی نیک بعد مرگ بھی
طعمۂ زاغ و زغن ہین استخوان عندلیب

باغ کی خانہ خرابی دیکھکر سودا ہوا
رہنکی چھٹتا ہون مین بہر آشیان عندلیب

بند ایسا ہوگیا سُنکر ہماری چہچہی
بنگیا چاک قفس زخم دہان عندلیب

آنکلتا ہی پی گلگشت جب وہ لالہ رو
باغ مین ہوتا ہی ہر گل پر گمان عندلیب

دیکھکر اِی غیرت گلشن تری عاشق کا خون
رنگ لائی گل برای امتحان عندلیب

منکشف اہل چمن پر ہو گل معنئ عشق
ہون اگر مفہوم الفاظ زبان عندلیب

۵۲

بہول جاتی ہی زبان ماری خوشی کی ای صبا
جوش گل ہی کیون نہو غنچہ دہان عندلیب

۱۴

کاستہ مہ کیطرح جام سی ہی زینت شب
صحبت دختر رز ہی پی کیفیت شب

کہکشان مانگ ہی ہر بال مین ہی ظلمت شب
یار کی زلف پریشان مین ہی جمعیت شب

ہجر مین چار پہر لاکھ پہر ہوتی ہین
دو گھڑی وصل مین ٹھہری یہہ نہین عادت شب

ہر تن مو سی صدا آتی ہی توبہ توبہ
مین سیہ کار جو کرتا ہون قضا طاعت شب

بہنی اوس مہر درخشان نی جو کالی گڑی
غیرت پیرہن صبح ہوا خلعت شب

نام روشن تجہی کرنا ہی تو کرلی غافل
شمع سان بزم جہان مین ہی فقط مہلت شب

کف افسوس جلا جل ہین تو تالی شہنا
فرقت یار مین ہی سینہ زنی نوبت شب

صاف دل ہو تو سیہ کار نہ ہوئیگا
روز روشن پہ کریگا نہ کوئی تہمت شب

عود پیری مین جوانی بہی کہین کرتی ہی
کیا دعا کیجی دم صبح پی رجعت شب

ہی مزا نفس کشی کا جنہین ای بی خبرو
مرچین آنکھونمین وہ بہرتی ہین پی غفلت شب

بہول جاونگا پس مرگ مین اس عالم کو
صبح کو یاد رہیگی نہ مجہی صحبت شب

جان دونگا جو کبہی بال منڈائی تمنی
گل کرونگا مین چراغ اپنا دم رخصت شب

دوستو تمکو چراغ سحری کا ہو گمان
فرقت یار مین دیکھو جو مری حالت شب

۵۳ قدرت حق ہی صبا روی مخطط اونکا ۱۵
ورق صبح پہ لکہا ہی خط قسمت شب

یون ہی فرقت مین یہان جگر بیتاب
مرغ بسمل ہو جسقدر بیتاب

یار سی کیا جواب خط لایا
دوڑا آتا ہے نامہ بر بیتاب

لب شیرین پر اونکی خط نکلے
چیونٹیان ہین پی شکر بیتاب

دیر و کعبی مین ڈہونڈہتا ہون اوسی
دوڑتا ہون ایدہر اودہر بیتاب

عشق جانان مین مضطرب ہین حسین
صورت برق ہی قمر بیتاب

در غلطان جہانمین ہین مشہور
عشق دندان مین ہین گہر بیتاب

ہین قیامت بتان گرما گرم
سنگ ہین صورت شرر بیتاب

ق

یار کی پاس جلد جا قاصد
ہو رہا ہون مین نوحہ گر بیتاب

جو مرا حال ہے وہ کہہ دینا
دیکھ لی ہو نمین کسقدر بیتاب

ہجر مین دل کو بیقراری ہے
جان بی چین ہی جگر بیتاب

صبح سی شام تک نہین آرام
شام سی ہو نمین تا سحر بیتاب

برق و سیماب گو کہ ہین بیتاب
وہ بہی مجہسی نہین ہی پر بیتاب

کیا تڑپتی ہے ماہی بی آب
اے دل ستی مین ہون زیادہ تر بیتاب

وصل مین جتنی پائی تھی راحت
ہجر مین ہون اوسی قدر بیتاب

۵۴

چاہئی غم مین صبر بہی تھوڑا
ای صبا ہو نہ اسقدر بیتاب

۱۶

ہجر ساقی مین جو دیکھی جوشش صہبا سحاب
بیٹھہ جاتی صورت دُرد تہ مینا سحاب

بحث گریہ مین ہماری دیدہ پر آب سی
بہاگ جاتا ہی ہمیشہ چہوڑ کر پالا سحاب

ہم وہ مجنون ہین ہماری سر پہ سایہ کی لئی
بنگیا دود چراغ لالہ صحرا سحاب

رحم فرمایا تمہاری حال پر اللہ نی
لو مبارک ہو تمہین ای میکشو آیا سحاب

کشتی گردون مری رونی سی طوفانی ہوئی
بہگیا امواج مین مثل کف دریا سحاب

جہولنی مین اوس پری کی بال بکہری دیکھکر
بنگیا مغز سر آمادہ سودا سحاب

مثل موج آب دل ٹوٹا بط مے کی بغیر
لہر کیا آئی جب اچہلا لب دریا سحاب

آبرو کیا کیا ہماری اشکباری سی ملی
دیدۂ تر کی بدولت ہو گیا اعلا سحاب

کیا تصور ہی ہمین برق نگاہ یار کا
ہی ہماری دیدۂ پر آب کا پردا سحاب

زہر لگتی ہی فضا برسات کی ساقی بغیر
ہی مری حق مین دہان مار کا پہالا سحاب

میکشی اگلی برس کی یاد آتی ہی مجھی
داغ دیتا ہی فراق یار مین کیا کیا سحاب

ہی تصور سی کسیکی چشم تر مین روشنی
پرتو خورشید سی ہی نور کا بنگا سحاب

آبرو پائی ہی اپنی آنسوؤنکی تار سے
ایک گوشہ ہی ہماری دامن تر کا سحاب

چاہتا ہون ای فلک مین نہ یہہ اٹھون پہر
رطل ساغر خم سبو مینا گزک صہبا سحاب

رنگ مین تو گیسوی دلدار سی کی ہمسری
پر کہانسی موتیونکا لائیگا جہالا سحاب

ای صبا ٹہرہ جو میری اشکباریکا اوڑا
ہو گیا معدوم مثل سایۂ عنقا سحاب

ویرانہ سان ہی ہجر کی شب الحذر خراب
مثل چراغ غول ہی شمع لگن خراب

خوبونکا حسب زرنی کیا ہی چلن خراب
پھرتی ہین نیاریونکی طرح سیمتن خراب

کھوتی ہی خط نی آبروی حسن روی یار
اندہی کنوئین کیطرح ہی چاہ ذقن خراب

دیکھا نہ لعل لب سا تری لعل دوسرا
جوہر شناس ہند پہری تایمن خراب

صحرا مین بھی جنون مرا لگتا نہین ہی پتا
مثل غزال پہرتی ہین اہل وطن خراب

۵۶

رسوا ہون ہر ایک سی انکہین لڑا کی آپ
کرتا ہی آدمی کو بہت بانکپن خراب

۱۶

رہتی ہی یاد ابروی دلبر تمام رات
کٹتی ہی زندگی تہ خنجر تمام رات

مہمان رہا وہ مہ جو مری گہر تمام رات
کیا کیا جلا ہی چرخ ستمگر تمام رات

اوس آفتاب کی جو مجھی لو لگی رہی
دہنتا رہا مین شمع صفت سر تمام رات

سودا بغیر ساقی مہوش رہا مین
تہرتہا اور شیشہ و ساغر تمام رات

لوٹی بہار سنبل باغ وصال کے
سونگہا کیا مین گیسوئی دلبر تمام رات

صبح شب وصال قیامت ہی جان کو
ہم بہی ہین بس تمام ہوئی گر تمام رات

تنہی تو قہقہون مین بسر کی سحر تلک
رویا کیا یہہ عاشق مضطر تمام رات

لوٹا کیا مین خاک پہ بی یار تا سحر
خالی پڑا رہا مرا بستر تمام رات

سونی دیا نہ قامت جانان کی یاد نی
محشر بپا رہا مری سر پر تمام رات

کیفیتین ملین ہین عجب وصل یار مین
لڑتی رہی ہین شیشہ و ساغر تمام رات

سامان وصل مین تری ای بادشاہ حسن
تارونسی بہی زیادہ اوٹہار تمام رات

ای گردش فلک ترا خانہ خراب ہو
رہتی ہین ہم عذاب مین دن بہر تمام رات

ای رشک آفتاب تری انتظار مین
جہپکی نہ آنکہہ صورت اختر تمام رات

اوٹھنی دیا نہ شام سے تا صبح وصل مین
چھوڑا نہ تمنے ہی دامن دلبر تمام رات

ای بُت تری بغیر جو رہتا ہون باغ مین
شبنم کی بدلی پڑتی ہین پتھر تمام رات

۵۷ — ۱۰

اللہ ری تیرگی شب فرقت کی ای صبا
چمکا کوئی فلک پہ نہ اختر تمام رات

یاد گیسو مین ہوئے اشک روان آج کی رات
بنگئی صاف پئی چشم دہوان آج کی رات

خوب باندہا ہی تصور نی سمان آج کی رات
شکل فانوس خیالی ہی مکان آج کی رات

واہ کس ناز سے وہ رشک قمر سوتا ہی
چشم انجم سے فلک ہی نگران آج کی رات

بوسہ ہائی دہن حور شمائل ہین نصیب
ماہی چشمہ کوثر ہی زبان آج کی رات

کیسا پامال ہوا بخت سیہ کی ہاتھون
بنگئی میری لئی پیل دمان آج کی رات

ہجر ہی گھر پہ جہنم کا گمان ہوتا ہے
کس قیامت کا ہی دلکو خفقان آج کی رات

ہم وہی ہین جو کیا کرتی تھی دن بھر باتین
لڑکھڑاتی ہی نقاہت سے زبان آج کی رات

چپکی چپکی تہین شب وصل مین کل تک باتین
عرش تک جاتی ہی فریاد و فغان آج کی رات

آپ فرمائین جو ای یار نزول اجلال
لیلۃ القدر ہو بندہ کی یہان آج کی رات

۵۸ — ۱۴

پاس ہمسایہ سے چپ ہون مین شب فرقت مین
جاؤن دل کھولکی رونیکو کہان آج کی رات

غافلو تقدیر کا رونا عبث
سب گلہ بیجا ہی سب شکوا عبث

ایک دن گرگ اجل کا ہی شکار
یہہ تگ و دو ای سگ دنیا عبث

کارخانہ عالم اسباب کا
کچہہ نہین بے فایدہ بیجا عبث

توڑتی اپنی بُت پندار کو
کیون بنا رکہا ہی یہہ نقشا عبث

قبر مین جاتا ہی او خانہ خراب
کیون پڑا پہرتا ہی تو ہرجا عبث

کیون چھپی ہو چھپ نہین سکتی کہ تم — بی حجابانہ ملو پردا عبث

یہہ بھی کوئی طور ہی رفتار کا — دل کو کرتی ہو تہہ و بالا عبث

پھر دوبارہ طور پر بجلی گرے — تمنی آنکھو نہین دیا سرما عبث

گوش گل قابل سماعت کی نہین — نعرہ زن ہی بلبل شیدا عبث

کیا مٹی جاتی ہو عقبی کی لئے — زاہدو تمتو ہوئی پیدا عبث

اپنی ماہیت سی آگاہ ہی نہین — کیون روان ہین ہر طرف دریا عبث

بی نشان دنیا مین جب خود ہو گئی — نام ہی پھر صورت عنقا عبث

کل کی کل سے کے ہاتھہ ہی ای غافلو — آج تمکو ہی غم فردا عبث

۵۹ — ۱۷

زلف جانان تک رسائی ہو چکی
ای صبا ہی آپ کو سودا عبث

بد ہی حریص درہم و دینار کا مزاج — کوڑیکی کام کا نہین زردار کا مزاج

کیا پوچھنیگا عاشق بیمار کا مزاج — ملتا نہین غلام سی سرکار کا مزاج

خالی نہ جائیگی کبھی آہ دل حزین — سمجھا ہی کیا کدہری ستمگار کا مزاج

بیٹھا ہوا ہی وعدۂ فردائی حشر پر — اللہ ری تیری طالب دیدار کا مزاج

جنت کو جاؤن آپ کی کوچی کو چھوڑ کر — توبہ کرو نہین یہہ گنہگار کا مزاج

ای آسمان سمجھہ کی ذرا سر اوٹھائیو — جاتا رہی نہ ہاتھہ سی مجھہ زار کا مزاج

ملتی نہین بلا کیطرح ہی اڑی ہوئی — سودائی کسقدر ہی شب تار کا مزاج

پہرا ہی ہڈیونپہ مری شیر کی طرح — دیکھی کوئی ذرا سگ دلدار کا مزاج

اللہ ہی جو حال پہ بندیکی ہو کرم — پہچانتا ہون خوب مین سرکار کا مزاج

بوسی جو روز ملتی ہین روئی ملیح کے — کیا اعتدال پر ہی نمک خوار کا مزاج

لوگونکی چاہ نی اونہین مغرور کردیا
اوکر بگاڑ دیتی ہین سردار کا مزاج

انصاف ہو تو بندہ بی زر ہو یار کا
ہی خود پسند یوسف بازار کا مزاج

درگذری بت کدہ سی حرم کو کیا سلام
پاکر کلفت کافر و دیندار کا مزاج

کوچی مین یار کی نہ کسینی لیا سلام
پوچھا کئی کہری در و دیوار کا مزاج

ہمسایہ خوب ہوتا ہی آگاہ حال سی
پوچھی کوئی جگر سی دل زار کا مزاج

اوس لالہ رو کو دیکھکی بہولا ہی عشق گل
بیرنگ ہی عنادل گلزار کا مزاج

٦٠

ثابت ہی انقلاب زمانہ سی ای صبا
قایم نہین ہی چرخ جفاکار کا مزاج

١٨

دل ہی غذای رنج جگر ہی غذای رنج
پیدا کیا ہی ہمکو خدا نی برای رنج

حاصل کسی سی کچھ نہین ہوتا سوای رنج
دنیا مین لائی ہی ہمین قسمت برای رنج

آدم سی باغ خلد چھٹا ہمسی کوی یار
وہ ابتدای رنج ہی یہہ انتہای رنج

ممکن نہین ہی آئی جو بوی گل نشاط
ایسی دماغ جان مین بہری ہی ہوای رنج

جہڑکی دی گالیان وی ستمگر وکیل کر
کافر ہوای صنم جو ذرا دل مین لای رنج

ہم نخل آہ سی چمن روزگار مین
باندہا گئی ہوا پی نشو و نمای رنج

ای صانع ازل مری مٹی خراب کی
کیا چاہتی تہی خانہ دل مین بنای رنج

سب دوست اپنی حال مین ہین آپ مبتلا
کس سی کہون مین کون سنی ماجرای رنج

ہم بار عشق کے متحمل نہ ہو سکی
بس دل پکڑ کی بیٹھہ گئی وہ اوٹہای رنج

ہین سکہ ہای داغ ہزارون بہری ہوئی
قصر دل فقیر ہی دولت سرای رنج

بہولی نہین نصیب کی لکہی کی خوبیان
تحریر لوح دل پہ ہی سب ماجرای رنج

ممکن نہین مزاج رہی ایک حال پر
گہہ آشنای عیش ہین گہہ آشنای رنج

اچھی یہہ پھبتی ہی نہین عاشق کی حال پر — دیکھو ہنسی ہنسی مین کہین ہو نہ جائی رنج
ہوتی ہین کس لباس مین اشعار دردناک — بھر عروس فکر ہی زیبا ردائی رنج
کیا غم جو کوئی یار مین ہوتا ہون پائمال — فرط خوشی سی خاک نہین دلمین جائی رنج
کہتی ہین میری دوست مرا حال دیکھکر — دشمن کو بھی خدا نکری مبتلائی رنج
سودای عشق مین یہہ سعادت حصول ہی — بخت سیہ ہی سایہ بال ہمائی رنج

۱۶ — ۱۵

اندھیر صدمہ شب فرقت ہی ای صبا
آندھی چراغ جان کی لئی ہی ہوائی رنج

شکوہ تاثیر شب ہی شکوہ تاثیر صبح — گاہ دامنگیر شب ہون گہہ گریبان گیر صبح
ہمسری گر یار کی رخسار روشن سی کری — ہر شعاع شمس ہو ذرہ پی تغیر صبح
زلف کو روئی مخطط پر جگہہ دی یار نی — زنگی شب کو ملا پروانہ جاگیر صبح
اونکی روئی آتشین کی عشق کا یہہ جوش ہی — کاسہ خورشید بنتا ہی حباب شیر صبح
رات کی آنیکا وعدہ جب کیا اوس ماہ نی — شام سی پیر فلک کرنی لگا تدبیر صبح
آب می مین عکس روئی ساقی پر نور ہی — جام آتا ہی نظر آئینہ تصویر صبح
دود آہ بی اثر سی ہی شب غم کو عروج — نالہ شبگیر ہین یان باعث تاخیر صبح
جبہہ سائی کی تری در کی جو ای گردون جناب — نیر اعظم بنا داغ جبین پیر صبح
مر گئی ہم جب ہوئی آخر شب وصل صنم — ہو گئی بند نوح سنکر نعرہ تکبیر صبح
اپنی گھر سی یون نکلتا ہی وہ رشک آفتاب — جسطرح مشرق سی ہوتی ہی عیان تنویر صبح
قید زلف یار سی اپنا دل روشن چھٹی — دام شب سی ہو رہا یارب کہین نخچیر صبح
رات وصل یار کی گذری تو اپنی سوت سی — بھور ہی نکلی نیام شب سی جب شمشیر صبح
چھوڑ دی جب زلف اوسنی عارض پر نور کو — تیرگی شب مین پنہان ہو گئی تنویر صبح

حیلہ سازی نی کیا روشن فریب حسن کو
صبح کاذب سی عیان ہمسر ہوئی تزویر صبح

٦٢ ١٨

صورت دیو شب غم ای صبا ناپید ہو
روی نورانی کہین اپنا دکہائی پیر صبح

نہ کسب حسن سی ہوا ہو ہوای یار مین روح
برنگ بو تہی رگ گل ہی جسم زار مین روح

او ٹہا سکی نہ اذیت فراق یار مین روح
گریز کر گئی آخر کو اضطرار مین روح

بغیر یار تڑپتی ہی لالہ زار مین روح
بنی ہی موجہ باد خزان بہار مین روح

پس از فنا بہی ہی آندہی ہوای یار مین روح
بجائی موج ہوا ہی مری غبار مین روح

خدا کی واسطی قصہ دوئی کا یکسو کر
ادہر ادہر کہین بہٹکی نہ احتضار مین روح

ہزار بار اسی اک بت پہ ہم فدا کرتی
خدا گواہ ہی ہوتی جو اختیار مین روح

برا ہو موت کا جسنی یہہ تفرقہ ڈالا
مزار مین مری میت ہی کوی یار مین روح

مجال کیا تہہ دریای عشق تک پہنچی
حباب وار ہی اس بحر بی کنار مین روح

خدا کو مان نہ اتنا جہکا شراب پلا
نکل نہ جای کہین ساقیا خمار مین روح

کسیکی وعدیکا رہ رہگی دہیان آ آ ای
اٹک اٹک کی نکلتی ہی انتظار مین روح

عجب حساب سی دنیا مین زندگی کاٹی
نفس کی آمد و شد سی ہی شمار مین روح

عذاب گور سی ہمکو ڈرا نہ ای واعظ
رہیگی بعد فنا کوچہ نگار مین روح

سدا خراب رکہا اپنی ساتہہ اسکو بہی
تمام عمر رہی دل کی اختیار مین روح

چمن کو دیکہہ کی تفریح دلکو ہوتی ہی
خوشی سی پہولی سماتی نہین بہار مین روح

شب فراق مین کیا اضطراب ہوتا ہی
کبہی ہی لب پہ کبہی چشم اشکبار مین روح

بجہی نہ آتش شوق شہادت ای ظالم
لگی رہی تری شمشیر آبدار مین روح

شب فراق مین کیونکر ہمین قرار آئی
جو اضطراب مین دل ہی تو انتشار مین روح

۶۳

اوسیکی ہاتھہ حیات و ممات ہی سب کی
حقیقتاً ہی صبا سکہ کروگار مین روح

۹

دکھلائینگی ہمین نہ وہ قامت کسیطرح
نالی کرین بپا ہو قیامت کسیطرح

سیاح گورہا مین بہتر طریق کا
پیدا ہوئی نہ راہ حقیقت کسیطرح

راہ عدم مین رسم نہین پاتراب کی
ممکن نہین رکون م رحلت کسیطرح

داغ جگر کو لیکی گئی حشر مین جو ہم
نکلا نہ آفتاب قیامت کسیطرح

مرکر جو مغمون کی بنی مقبری تو کیا
کام آئی قبر مین نہ عمارت کسیطرح

ممکن نہین بچین جو غم ہجر یار مین
جھیلی نجائیگی یہہ مصیبت کسیطرح

ٹکرائی آہ جا کی جو اُس خاکسار کی
رہتا نہ آسمان سلامت کسیطرح

کعبی مین بھی گیا مین کلیسا مین بھی گیا
حقا کہ ہو سکی نہ عبادت کسیطرح

چاہا کہ حال جلوہ حسن بتان کھلی
حق تو یہہ ہی کھلی نہ حقیقت کسیطرح

ولہ

ہی گرد روئی یار کی آگی وقار صبح
ذرہ ہی آفتاب میان غبار صبح

نالی تمام رات کئی ہجر یار مین
سرخاب کیطرحسی رہا انتظار صبح

ساقی نی جب بغل مین لیا شیشۂ شراب
سمجہا مین آفتاب ہی زیب کنار صبح

۶۴

کیا کیا ہوئی زیارت روئی صبیح یار
لوٹا کیا ثواب عبادت گذار صبح

۳۵

رخ پر تری نقاب نہین ای نگار سرخ
خورشید پر ہی لکہ ابر بہار سرخ

یون خون دل سی ہی مری اشکو نکا تار سرخ
یکرنگ جسطرحسی لہو کی ہو دہار سرخ

باغ جہان مین ہمکو یہہ دو رنگ ہین پسند
معشوق سبز فام مئی خوشگوار سرخ

دم بھر مین خون کی نہ کہین ندیان بہین
جو مڑا گلی سی یار خدارا اوتار سرخ

مضمون ہین یک قلم رخِ گلرنگ یار کے / کاغذ کا تختہ ہی صفتِ لالہ زار سرخ
یہہ رنگ ہوگا حشر کو مشتاقِ یار کا / جیسی کہ عید کو ہو رُخِ روزہ دار سرخ
زرد و سفید و سبز ہوئی عاشقونکی رنگ / غصّی سی تو ہوا جو کبھی ای نگار سرخ
دیتی ہین جان ہم لبِ لعلین یار پر / یاقوت کا تمام بنی گا مزار سرخ
روتی ہین خون تمام کی ہاتہونسی ہم کباب / دامانِ زین تمام ہی ای شہسوار سرخ
یکتا ہی یار تو چمنِ روزگار مین / پایا نہ تیرا رنگ ہوئی گل ہزار سرخ
زلفِ سیاہ یار سی پتلا ہوا یہہ رنگ / پھر خون ہوکی ہوگیا مشکِ تتار سرخ
زہّاد کو یقین ہی خورشیدِ حشر کا / کیفِ شرابِ ناب سی ہی روئے یار سرخ
تیری شہیدِ ناز کی مٹی جو ہو شریک / شنجرف سی سوا ہو چمن کا غبار سرخ
جوشِ بہار سی یہہ گلستان کا رنگ ہی / رنگی زمین ہو جیسی دمِ کارزار سرخ
آیا جو وہ نگار عیادت کی واسطی / منہہ ہوگیا خوشی سی دمِ احتضار سرخ
کندن پہ یار صاف ہی مینا چڑہا ہوا / کیا رنگ پر ہی سبزۂ خط سی عذار سرخ
اس خار کو خدا نی رگِ گل بنادیا / خونِ جگر سی ہی قرۂ اشکبار سرخ
فرصت کہان جو وصل مین مہندی لگائی / بوسونسی کیجئی تری ہاتہہ ای نگار سرخ
جب سی کہ باغ مین تری خونین کفن گری / ہر گل ہی صاف صورتِ خونِ ہزار سرخ
ابرو سی مارا اونسی اسیرانِ زلف کو / کی شانہونکی خون سی کیا ذوالفقار سرخ
دکھلا رہی ہین تو قلمون حسن کی بہار / وہ سبز خط وہ چشمِ سیہ وہ عذار سرخ
جوشِ بہار خون کفِ پا سی جب ہوا / پہولونسی بڑہ کی پائی بیابان کی خار سرخ
یہہ آہ بیکسانکی طمانچونکا ہی نشان / روتی فلک شفق سی نہین زینہار سرخ
ہاتہہ آیا اپنی خوب یہہ گلدستہ ای جنون / خونبار یون سی جیب کا ہی تار تار سرخ

۱۳ — باغ جہان مین رنگ صبا کا جما رہی
دشمن کا منہہ سیاہ رخ دوستدار سرخ — ۶۵

یونہین رہی جو ہماری سدا افغان فریاد
کرونگی جا کی عدالت مین جا بجان فریاد

بہار آئی تو پہر ہو وہی فغان فریاد
مین غل کرون مری پاؤنکی بیڑیان فریاد

ہی وجد ناقۂ لیلی کو حال مجنون پر
حدی کی پردمین کرتا ہی ساربان فریاد

ذراسی آہ مین ہلتا ہی گنبدِ گردون
بہلا کری کوئی دل کہولکر کہان فریاد

سنا جو نالۂ ناقوس تو کہا ہمنے
تبونکی عشق مین کرتی ہین بزبان فریاد

نہ کہی نالۂ عاشق مین کچہہ نہین تاثیر
سنی ہی تمنی کسیکی ابہی کہان فریاد

زبان کاٹیو صیاد ہم اسیرون کے
قفس سی جای اگر تابہ آشیان فریاد

ہوئین نہ اوس گلِ رشکِ بہار سی باتین
مثالِ برگِ خزان کرتی ہی زبان فریاد

پناہ مانگتی ہین حاملانِ عرش علا
جب اپنی دلمین مین کرتا ہون ناتوان فریاد

ازل کی روز سی ہی ساتہہ شادی و غم کا
ہی قہقہی سی زمانی مین توامان فریاد

لبون تک آہ نہین فرطِ ضعف سی آئی
تبو خدا سی ڈرو مین کہان کہان فریاد

پڑی ہین آتشِ غم مین اسیکی باعث سی
کرینگی حشر کو دلکی سب استخوان فریاد

۶۶ — صبا ہم ایک بہی گلگشت مین نہین سنتی
کرین ہزار گلستان مین باغبان فریاد — ۲۰

زاہد کو ہوگا سنبلِ باغ جنان پسند
سنگیش ہین بہٹیونکا ہمین ہی وہ ہون پسند

پہلو مین یار ہاتہہ مین جام شراب ہو
اتنا بہی آسمان کو نہین ہی سمان پسند

نیکون پہ باغ دہر مین لطف الہ ہے
اپنی گلونکو کیون نکری باغبان پسند

آہون کی ساتہہ جان بہی آخر نکل گئی
یوسف کو آئی ہمرہی کاروان پسند

برسات ہی مین بادہ کشی کی بہار ہے
سبزیکا فرش ابر کا ہی سائبان پسند

ناصح نہ میری حال پہ تو التفات کر
یہہ مہربانیان نہین ای مہربان پسند

حیرت کی جا ہی قالب خاکی کو دیکھکر
کیون روح کو ہوا ہی یہہ بار گران پسند

ای ہمصفیر خیر قفس مین رہینگی ہم
موجود ہی جو برق کو ہو آشیان پسند

باغ جہا مین بلبل عزلت گزین ہون مین
کنج قفس سی بڑہ کی نہین بوستان پسند

ایسا نہو ہماری بہی نالی بلند ہون
اتنی بہی سرکشی نہین ای آسمان پسند

دیوانگی مین بہی ہمین پاس وقار ہی
بہاریسی بہاری آئین تو ہون ٹہریان پسند

دم بہر ہمین قرار نہین برق کی طرح
ایسی کچہہ اگئین ہین تری شوخیان پسند

کوئی بہی بات انکی قریب قیاس ہے
کافر ہو واعظونکا جسی ہو بیان پسند

دیو غم فراق بہی کتنا حریص ہے
مرغوب غم ان گوشت پسند استخوان پسند

سودا ہی جس پریکا وہ نازک دماغ ہی
جہنکار جنمین ہو نہین وہ بیڑیان پسند

رہ رہگی ہین یہی جو ستم آسمان کی
گذری ہم اس جہانسی نہین یہہ جہان پسند

اللہ ری ترابت پندار زاہدا
یہہ کبر یہہ غرور نہین ہی وہان پسند

تاریخ کیا کہ قبر بہی بعد فنا نہو
دو دنکی واسطی نہین نام و نشان پسند

آفت ہی قید سبحہ و زنار جان کو
تار حیات مین نہین یہہ گتہیان پسند

۶۷ رغبت نہ شیخ سی نہ برہمن سی ای صبا
دونو مین ایک کی بہی نہین ہی دکان پسند ۲۱

رکھتی ہی عاشقونکو سدا چشم تر کمر
پر بال بنکی کرتی ہی آنکہو مین گہر کمر

بل کہائی کیون نہ ای بت نازک کمر کمر
زلفونکی پیچ اوٹہائی جو یون سربسر کمر

اوس سرو قد کی سامنی ماری حجاب کے
گڑ گڑ گئی ہین سرو لب جو کمر کمر

کس کس طرح سی چہنتی ہین نقد دل حسین | غارتگرون نی باندہی ہی کیا لوٹ پر کمر
اسکی خبر کسیکی فرشتونکو بہی نہین | ثابت کریگی یار کی کیونکر بشر کمر
یہہ ہاتہہ اوس پہکیت کے عاشق پہ صاف ہین | پالٹ طمانچہ جاکی کرٹک موڑ ہا سر کمر
کیا مفت کی لپیٹ مین عشاق آگئی | باندہی جو تونی ای بت بیداد گر کمر
رہتا ہی پیچ وتاب مین ہوئی میان یار | کاکل کیطرح کرتی ہی اپنی بسر کمر
پہلو تہی نکر تو مری خط کی بار سے | کچہہ ٹوٹ جائیگی نہ تری نامہ بر کمر
اوڑ کر نہ جا سکی گی مری دام فکر سی | عنقا کیطرح رکہتی ہو گو بال و پر کمر
خود رفتگی غرور نزاکت سی اسقدر | کیون گم ہوئی ہی اپنی ذرا لی خبر کمر
پہلو زیادہ اس سی نہو گا کوئی لطیف | ہی چشم ناف یار کی تار نظر کمر
بار خزانہ ہی سر قارون پر اب تلک | باندہو نہ غافلو پئی تحصیل زر کمر
ہلکا نہ اس دہنک کی دوپٹی کو جانئی | اک تار بادلی کی ہی ای سیمبر کمر
زلفونکو چہوڑ کر نہ کرو تم خرام ناز | لچکیگی نازکی سی ہر اک گام پر کمر
باعث ہماری دید کا ہی راز حسن یار | گر مردمک دہن ہی تو خط نظر کمر
جب سی میان آگیا ہی سجاوٹ کا یار کو | باندہی ہی کہول کہولکی دو دو پہر کمر
پہلو مین بیٹہنی کو جو اوسنی کہا کبہی | لڑنی پہ مستعد وہ ہوئی باندہ کر کمر
مارا ہی عشق زلف و رخ یار مین مجہی | فوج الم نی باندہ کی شام و سحر کمر
دریای حسن صاف سراپا ہی یار کا | ہی اوسمین مثل موجۂ آب گہر کمر

۶۸

امر الہ آیہ موتو ہی ای صبا
مرنی پہ پیشتر سی بندہی ہی پیشتر کمر

۱۳

ڈہوکا ہوا فلک کا تمہاری پلنگ پر | گرتی کی کچہہ گری جو ستاری پلنگ پر

مُردہ پڑی ہین ہجر کی ماری پلنگ پر
تابوت کا گمان ہی ہماری پلنگ پر

گہر ہی شب فراق مین صحرائی ہولناک
پہبتی پلنگ کی ہی ہماری پلنگ پر

کسجا رہی اولٹ کی نہ کروٹ لی آپ نے
لوٹا کیا مین رات کو ساری پلنگ پر

کیا نیند آئی بورئی پر مجہہ فقیر کے
سُویا کبئی ہوای میری پیاری پلنگ پر

تکیئ ہماری پہلو کی مشعل بنا دئی
لائی تپ فراق حراری پلنگ پر

پایہ بلند سنبلہ سی ہو پلنگ کا
وہ بیٹہہ کر جو بال سنواری پلنگ پر

توشک ہی اطلس فلک سبز رنگ کے
گل تکیئ مہر و مہ ہین تمہاری پلنگ پر

لا کر کسینی پہول جو رکہی ہین ہجر مین
کانٹی بچہا دئی ہین ہماری پلنگ پر

کروٹ بدل کی آپ جو سوئی ہین وصل مین
ہم لگ گئی ہین گور کناری پلنگ پر

پہولونکی سیج گرد تہی صبح شب وصال
باسی جو اوسنی ہار اوتاری پلنگ پر

ای شوخ پہیل پہیل کی تو سو تمام رات
ہم بہی پڑی رہینگی کناری پلنگ پر

۶۹
اب داستان شوق کا موقع ہی ای صبا
سونیکی واسطی وہ سدہاری پلنگ پر
۱۸

کر عدم آپ کو تو تارک دنیا ہو کر
بیٹہہ رہ سایہ نشین پر عنقا ہو کر

دشت وحشت مین پہرا ہون نہین بگولا ہو کر
خاک چہانی ہی بہت بادیہ پیما ہو کر

دانت پیسی ہین بہت عشق مین رسوا ہو کر
دشمن اپنی مین زبان کا ہوا گویا ہو کر

میکدہ سی جو مین نکلا تو گیا مسجد کو
رشتہ سبحہ ہوا پنبہ مینا ہو کر

فیض صحبت سی بزرگونکی ہی خردونکو فروغ
قطرہ بنتا ہی گہر واصل دریا ہو کر

دیکہتی جاؤ ذرا حال دل عاشق کا
اپنی بیمار سی بہاگو نہ مسیحا ہو کر

آگ کیطرح کوئی دم مین خزان آئیگی
زر گل باغ سی اوڑ جائیگا پارا ہو کر

چشم وا رہگئی دیکہا جو طلسمات جہان — آینہ بنگئی ہم محو تماشا ہوکر
خاکساری نی اوٹہانی نہ دیا سر ہمکو — خاک مین ملگئی ہم نقش کف پا ہوکر
بحر ساقی مین یہہ رویا مین دم بادہ کشی — بہگیا پنبہ مینا کف دریا ہوکر
راہ نکلی جو بتون سی تو ملی راہ خدا — گیا کعبی کو پہرا جب مین کلیسا ہوکر
باغبان بلبل کشتہ کو کفن کیا دیتا — پیرہن گل کا نہ اوترا کبہی میلا ہوکر
پڑگئی ہاتہہ مری اونکی گلی مین دونو — لیا آغوش مین مہتاب کو ہالا ہوکر
الفت گیسوی جانان نی بڑا پیچ دیا — دام مین آگئی ہم آپ کی دانا ہوکر
حسن نی عشق کو عالم ہمین دکہائی کیا کیا — کبہی عذرا کبہی شیرین کبہی لیلا ہوکر
ضعف مین بہی ہی مجہی جابہ دریکا سودا — اپنی دامن سی اولجہتا ہون مین کانٹا ہوکر
غم فرقت مین وہ طوفان اوٹہا اشکونکا — رہگیا چرخ حباب لب دریا ہوکر

٧٠ نہ ڈبو دیدہ و دانستہ صبا آپ کو تو
گر نہ چاہ ذقن یار مین اندہا ہوکر ١٤١

بہار آئی ہی دیوانہ ہو نیرنگ گلستان پر — چراغ عقل کو رکہدی بجہاکر طاق نسیان پر
جنون کا ولولہ موقوف ہی سیر بیابان پر — الہی پہٹ پڑی سقف فلک دیوار زندان پر
تری موج تبسم پر خضر کا دم نکلتا ہی — پہرا جاتا ہی پانی آبروی آب حیوان پر
پہر آئی فصل گل پہر شوق عریانی ہوا ہمکو — چڑہائی آستین دست جنون نی پہر گریبان پر
نہین قبرین تری روی مخطط کی جو کشتونکی — خضر نی زہر کہایا سبزۂ گور غریبان پر
لگی رہتی ہین دنیا کیطرف آنکہین حریصونکی — ہزارون زخم منہہ کہولی ہوئی ہین اک نمکدان پر
بتان سیمبر کا وصل دنیا مین غنیمت ہی — یہہ وہ دولت نہین جو چہوڑ جائے زاہد کی ایمان پر
تری اوٹہنی شب کو بزم ویرانی سی بدتر تہی — چراغ غول ہنستا تہا ہر اک شمع شبستان پر

نئی پیرائی ہین قاتل نی بریدہ پوشی کی ‎ لگائی زخم دامن وار کیا کیا جسم عریان پر
پڑی ہین جابجا کشتی ہزارون تیغ ابرو کی ‎ تری تلوار کا قبضہ ہی ہر گنج شہیدان پر
مقدر کا لکہا سچ ہی کسی صورت نہین مٹتا ‎ نمود خط سی حرف آیا صفائی روی جانان پر
جنونکی جوش مین کپڑی گلی کی ذبح کرتی ہین ‎ گمان ہی دامن تیغ ہلالی کا گریبان پر
بیابان مرگ اوس لیلی کی دیوانی ہوی جب سی ‎ چراغ گور کا عالم ہی ہر چشم غزالان پر

٧١ ‎ ٢٠

صبا دست جنون موج ہوا کا کام کرتا ہی
گریبان صورت گل پہٹ کر آ رہتا ہی دامان پر

نہ بی غم پرسش اعمال سی ہو فرش راحت پر ‎ نفیر خواب دیتی ہی گواہی جرم غفلت پر
کسی کو کیا ہی غم کہائی جو میری گرد کلفت پر ‎ کوئی روتا نہین ہی تائی بی وارث کی تربت پر
گمان ہی مرقد کہنہ کا مجھکو ہر عمارت پر ‎ یہہ غافل کیا سمجھکر جان دیتی ہین امارت پر
سفر ہی سرزمین وحشت مجھہ مجنونکی سودی سی ‎ چراغ غول چشمک زن ہی خورشید قیامت پر
یہہ مشت خاک ہی کس کس طرح کا رنگ لاتی ہی ‎ تماشا ہی نہین رہتا ہیولا ایک صورت پر
بتون کی درد الفت نی دکہائی منزل عرفان ‎ کمند آہ سی پہنچی ہین ہم بام حقیقت پر
ترا یہہ طاق ابروای صنم قتال عالم ہی ‎ خم شمشیر کا عالم ہی محراب عبادت پر
حقیر و زار وہ رہتا ہی جسکو حرص دنیا ہی ‎ کبہی بوٹی نہین چڑہتی ہی جسم بد دیانت پر
مہم عشق مین ہمنی شکست فاش پائی ہی ‎ کمر باندہی ہی فوج غم نی شہر دل کی غارت پر
غرور حسن سی کرتی ہین دعوی بی نیازی کا ‎ خدا کا قہر نازل ہو بتان خوبصورت پر
ترقی آج ہی جسکو تو کل اوسکو تنزل ہی ‎ کبہی رہتا نہین دو دن زمانہ ایک صورت پر
ہوا تیری بدن پر ٹہیک جامہ پارسائی کا ‎ پڑہی مریم نماز آکر تری دامان عصمت پر
مین وہ دہقان بدقسمت ہون سبزہ زار عالم مین ‎ بچی پالی سی تو ٹڈی گری میری زراعت پر

ہماری جان لی ہی سوز عشق خط جانان نے
ہجوم ہو رہی پروانونکی جا شمع تربت پر

چھپائی سی کہین چھپتا ہی میرا خون ای قاتل
گواہی ہر دہان زخم دیتا ہی شہادت پر

عوض اللہ اوسکا محکمی مین حشر کی لیگا
کریگا جو سیاست حاکم ظالم رعیت پر

حسین راتونکو آگر باندہتی ہین حلقہ ماتم
پر پروانہ ہین اپنی شمع تربت پر

کوئی صورت نہین غمخانہ عالم مین راحت کے
سدا آفت ہی آفت پر مصیبت ہی مصیبت پر

فراق یار مین قہر خدا ہی موسم باران
بلائی آسمانی کا گمان ہی ابر رحمت پر

۴۲ تعجب ای صبا کیا ہی جو آشنا دوست غمگین ہین ۱۹
فراق یار مین روتی ہین دشمن میری حالت پر

روکین سمند عمر کو ہم کس مقام پر
کیا اختیار اس فرس بی لگام پر

کہائینگی زہر اونکی خط سبزفام پر
سرسبز ہونگی خضر علیہ السلام پر

لائی ہی ہمکو وحشت دل کس مقام پر
ہنسنی کی جا ہی قیس کی سودائے خام پر

آئی نہ بزم عیش کبھی انتظام پر
کیا اعتماد کیجئی گردون کے کام پر

کعبی مین ہین کبھی تو کبھی سومنات مین
خود رفتگی سی بند نہین اک مقام پر

منہہ موڑنا بتان حسین سی حرام ہی
موقوف یہہ نماز نہین ہی سلام پر

بندیکی قتل پر کمر اونکی بندہی رہے
قبضی مین ایک ہاتہہ رہا اک نیام پر

ہو دور می مین جلوہ طاوس ساقیا
مینا ضرور چاہئی سونیکی جام پر

ای موسم خزان ترا خانہ خراب ہو
کانٹونکی ڈہیر اور گلونکی مقام پر

نکلا جو خط وہ نازکی باتین نہ پھر رہین
کیا حرف آگیا تری حسن کلام پر

کنعانمین آیا مصر سی یوسف کا پیرہن
رحمت خدا کی عشق علیہ السلام پر

گلگشت مین چلی جو وہ اٹہکھیلیونکی چال
طاوس لوٹ ہو گئی اونکی خرام پر

پروانی اسطرح نہین گرتی چراغ پر
ہم رند جسطرح سی کہ گرتی ہین جام پر

منظور دل ہی اک بت پردہ نشین کی دید
آنکھین گڑی ہین روزن در کی مقام پر

اوس آفتاب کا جو کبھی سامنا پڑا
مہتاب چھپ گئی رخ ماہ تمام پر

ای مرغ روح باغ جہان صید گاہ ہی
یہان آب ہی چھوڑ یہین تو دانہ ہی دام پر

ساقی ہی میکدہ ہی شب ماہتاب ہی
چھٹکی ہی چاندنی در و دیوار و بام پر

چھلکی جو دست ساقی گردون وقار سی
عالم ہوا شفق کا مئی سرخ فام پر

٤٣

شیطان بدسرشت سی کیا خوف ای صبا
فضل خدا ہی امت خیر الانام پر

١٦

وجد قاتل نی کیا میرا تڑپنا دیکھکر
حال آیا رقص بسمل کا تماشا دیکھکر

مدعی ہنستی ہین ہر دم کا یہ رونا دیکھکر
اک ذرا ای چشم تر اپنا پرایا دیکھکر

شرم کرتی ہی قضا کی سامنی جاتی ہوئی
روح ای دل جامۂ ہستی کو میلا دیکھکر

موی ژولیدہ ہمارا رشتہ جان بنگیا
چھپ گئین نضبین تری بالونکا جوڑا دیکھکر

بحر ہستی مین وہ تیکا دخل ہو ممکن نہین
وجد ہی ماہیت امواج دریا دیکھکر

جاتی گریہ آج کل ہم میکشونکا حال ہی
دل بھر آتا ہی خالی جام و مینا دیکھکر

شکل آئینہ اس آرائش نی حیران کردیا
کھل گئین آنکھین تری آنکھونکا سرما دیکھکر

واعظون نی میکشونکو دوزخی ٹہرادیا
جلگئی ایسا فروغ شمع مینا دیکھکر

بوریا لیکر بسر کی مجھہ فقیر مست نی
پاوٗن پھیلائی نہ فرش اہل دنیا دیکھکر

رقص کرتی ہین خوشی مین ہم بگولی کسطرح
لوٹ ہی دل وسعت دامان صحرا دیکھکر

آئنہ دیکھا تو سوجھی خود پسندی یار کو
اور ہی نقشا ہوا روی مصفا دیکھکر

تھرکی جاتی او نہین شوق ہم آغوشی لکھا
ہاتھہ کاٹی جائینگی قاصد کی ناما دیکھکر

خوب موسم ہی اوڑین چلکر بطِ مَی کی پرے / ساقیا خیمہ ہو دریا کا کنارا دیکھکر

کھینچ لی تصویرِ رخ یہہ منہہ ہہین بہزاد کا / رنگ فق ہو جائیگا نقشا تمہارا دیکھکر

صورتِ محرابِ کعبہ ابروی دلدار ہی / دل بچھا جاتا ہی زاہد کا مصلا دیکھکر

٤٧

ای صبا اللہ اکبر کاٹ تیغ یار کا
غیر کو غش آگیا لاشا ہمارا دیکھکر

٢٠

آئیگا جذبِ عشق اگر زور شور پر / مہتاب مثلِ باز گریگا چکور پر

ابکی برس جنون جو رہا زور شور پر / زنجیر ہم چڑہائینگی مجنون کی گور پر

تیار فوجِ آہ رہی ای دلِ حزین / بھیجین گی دوڑ یار کی مہدیکی چور پر

اللہ ری شعبدی تری ای صید گاہِ خلق / بیٹھی شکار تربتِ بہرام گور پر

پالا نہین پڑا ہی ضعیفونکی آہ سے / بھولا ہوا ہی دیوِ فلک اپنی زور پر

چہلون سی دونو ہاتھہ ہین کیسی بھری ہوئی / جوبن ہی ای نگار تری پور پور پر

لیتا ہی ہای کوئی کلیجی مین چٹکیان / روتا ہون نوبتِ شبِ غم کی ٹکور پر

زنجیرِ زلفِ یار مین جسبی پہنسا ہی دل / عالم صدائی غل کا ہی نالونکی شور پر

رہ رہکی ای جنون ہمین آتا ہے ولولہ / جاتی ہین دوڑ دوڑ کی مجنونکی گور پر

جلوہ ہر ایک داغ مین ہو برقِ طور کا / گرا اپنی دودِ دل کی گھٹا چھائی ہور پر

کودک مزاج ہی فلکِ پیر خوف کر / غافل نکر گھمنڈ جوانی کی زور پر

برسون رہا ہی قالبِ خاکی سی اتحاد / رویا کریگی حشر تلک روح گور پر

حرص و ہوا مین رہتا ہی برباد آدمی / اڑتا ہی یہہ پتنگ رگِ جانکی ڈور پر

سچ تو یہہ ہی کہ تو مری مرنی سی خوش ہوا / بیجا یہہ جھوٹ موٹ کا رونا ہی گور پر

دشتِ عدم مین جاکی لتاڑونگا قیس کو / ابکی مرا جنون ہی بڑی زور شور پر

اوس آفتاب حسن کا گر داغ عشق ہو | ہوجای صاف چاند کا عالم چکور پر

دنیا تمام بازی شطرنج باز ہے | مہرونکی طرح ایک کی ہی ایک زور پر

حاوی ہی عشق سرو و گل و یار و ماہتاب | قمری پہ عندلیب پہ ہمپر چکور پر

وہ ناتوان ہین کہ اوسی کچہہ خبر نہو | سو بار سر کی بہل جو گرین پای مور پر

٧٥

قربان اپنی چشم حقیقت کی ای صبا

ہی ایک سی نگاہ سلیمان و مور پر

١٧

ساقیا نوروز ہی سامان کر | روح پر جمشید کی احسان کر

رحم کر میری گناہون پر نہ جا | ای صنم اپنی طرف تو دہیان کر

بار الہا اپنا جوش عشق دے | قطرۂ ناچیز کو طوفان کر

ثم وجہہ اللہ پر ایمان لا | زاہدا کعبی چلا کیا جان کر

دیر کو مسمار کر کعبی کو ڈھا | خانۂ دل کو نہ تو ویران کر

ایسی خوش طالع کہان سی لائیے | شکر ادی یار کہنا مان کر

کلمۂ حق ہے یحب المحسنین | جسطرحسی ہوسکی احسان کر

کاوش مژگان جانان کو کہینا | رکہدیا دم مین کلیجہ چہپان کر

کام اپنا چھوڑ دی تقدیر پر | عقل آرائے نہ اے نادان کر

یہہ نہ سمجھی ہم کہ یہہ بیگانہ ہے | جان کہوئی دل کو اپنا جان کر

شامیانہ منعمون کو چاہیے | ہم بسر کرلینگی کہمل تان کر

بندہ خانی ہین کرم فرمائیے | ای صنم اپنی خدا کو مان کر

سوچ کو تر ایک اک مصرع ہوا | یہہ صفا بیدا کی باتین چہپان کر

غیر کی توقیر ہمسی بہی سوا | یار کچہہ تو سوچ کچہہ تو دہیان کر

داغ الفت سی کہون گا نزع مین | سینہ بریان کو رخصت ای مہمان کر
دل کو یون فرقت مین سمجہاتی ہین ہم | ای مریض غم خدا پر دہیان کر

٧٦ | ١٩

ای صبا کس شوخ کو دیتا ہی دل
ہوش مین آ دیکہکر پہچان کر

بیتابی دل نے زار پا کر | دی دی ٹپکا اوٹہا اوٹہا کر
گہر مین دعوی نہ حسن کا کر | یوسف سی نکل کی سامنا کر
زلفون کو نہ چہوڑ تو بڑہا کر | نازک ہی گریگا جہونک کہا کر
بیٹہی جو وہ شب نقاب اوٹہا کر | بجہنی لگے شمع جہلملا کر
برباد نکر تو آب رو کو | مانند حباب سر اوٹہا کر
اوس گل کی مژہ نی مار ڈالا | کانٹی کیطرح سکہا سکہا کر
بیتابی دل اگر دکہاؤن | بجلی رہ جائے تلملا کر
سفاک نی بند بند کاٹا | چوٹین مارین جہکا جہکا کر
اللہ ری سوزش دل ای یار | مارا کس آگ مین جلا کر
بیری کوئی خاک بحر غم مین | آخر ڈوبا مین ڈبڈبا کر
پہبتی کہتی ہین ابر تر سے | اچہی سوجہی مجہے رولا کر
وہ مست ہین عرش پر لگی ہاتہہ | نشہ مین گری جو لڑکہڑا کر
گرد غم نی زمین جہکائے | چہوڑا مجہی خاک مین ملا کر
بوسی کی سوال پر وہ بگڑے | منہہ کی کہائی زبان ہلا کر
نالہ کو تی بن پڑا جو ہمسے | افلاک کو رکہدیا مٹا کر
خوف دوزخ سی کانپتا ہون | ساقی مجہی جام دی تپا کر

وہ نزع مین حال سُنکی روئیے — کام آئی زبان لڑکھڑا کر

قصہ دل سی اوٹھا دوینگا — پرچہا ہو جائ فیصلا کر

٧٧ — ١٩

جب کوچ کیا صبا عدم کو

رہ جائینگی یار خاک اوڑا کر

ہو سکی نہ طور پر نہ مسیح آسمان پر — دونو ڈہتی دیتی ہین تری آستان پر

کیا ہنس رہا ہی حالت دل کی بیان پر — لوٹا ہوا ہی یار مری داستان پر

آفت تمام دلکی بدولت ہی جان پر — کس منہہ سی لائی ترا شکوہ زبان پر

چڑہنی لگی جو نالۂ دل لامکان پر — تہرا کے آسمان گرا آسمان پر

نالی کی ساتہہ منہہ سی جو نکلینگے لخت دل — فوج الم چڑہائیگی سہرا نشان پر

آئی تو دیکھتی لب جانان کی معجزی — اچھی مسیح جا کی جمی آسمان پر

سنبل کا ذکر یار کی زلفونکی سامنی — ایسا نہو کہ مار پڑی باغبان پر

مسجد کو شیخ بتکدہ کو گبر چل دیئے — ہم مست تہی ڈٹی رہی مغ کی دکان پر

ای جوشش جنون جو نہین خاک اوڑائیگا — چڑہ جائیگی تمام زمین آسمان پر

صندل سی وہ کلائیان اپنی گلی مین ہون — ہتہہ پہیریان نصیب ہون چندن سی ان پر

ملّا نہین جو ظاہر و باطن مین فرق ہو — جو دل مین ہی وہی ہی ہماری زبان پر

شاید کہ وہ پری ہی کہین مسکرا رہا — بجلی چمک رہی ہی بہت آسمان پر

کیا نازکی ہی گوشِ صنم لال ہو گیا — ڈالا جو موتیون نی ذرا بوجھہ کان پر

کچھہ بہی علاج درد محبت نہ ہو سکا — عیسی بہہ داغ لیکی گئی آسمان پہ

باد خزان سی باغ پر افتاد پڑ گئی — کیا آسمان ٹوٹ پڑا باغبان پر

کچھہ آبروی گل نہوئی پیش روئی یار — کیسی چمن مین اوس پڑی باغبان پر

یوسف سی ہم کہین گی دیکھا کر نگار کو ‌‌ دیکھو تو اپنی آنکھہ پڑی کس جوان پر
یوسف نکل کی چاہ سی زندان مین پھنسی ‌‌ رہتا ہی امتحان یہان امتحان پر

۴۸ ‌‌ ۲۲

یون رہ جہان مین کہ پس مرگ ای صبا
رہ جائی ذکر خیر ہر اک کی زبان پر

دیکھی انجام کو آشفتۂ مژگان کیونکر ‌‌ جای اس صید کو یہہ شیر نیستان کیونکر
ای جنون توڑی قفل در زندان کیونکر ‌‌ دیکھی چلکی تماشای بیابان کیونکر
رحم عاشق پہ کری وہ بت ناداں کیونکر ‌‌ جان دینی کو جو کہتی تو کہی ہان کیونکر
قد قیامت کا ملا چال بلا کی پائی ‌‌ آفتین ڈہائی نہ وہ فتنۂ دوران کیونکر
رہنی دو گھات مین سیری جو فلک رہتا ہی ‌‌ دیکھنا ٹوک کی مارا سر میدان کیونکر
یہہ تو اوترا ہوا کنٹھا ہی تری کرتی کا ‌‌ ہاتھہ آیا مہ نو کی یہہ گریبان کیونکر
ہمکو تو ملکی حسینون سی بڑی رنج ہوئی ‌‌ خوش رہا کرتی تہی پریونمین سلیمان کیونکر
مین وہ سرگشتہ ہون پہنچی گی نہ تو گرد کو بہی ‌‌ ساتھہ دیگی مرا ای گردش دوران کیونکر
یہی بیداد ہی تو حشر کو ہم تم ای یار ‌‌ دیکھہ لینا کہ اوٹھی دست و گریبان کیونکر
جا کی مسجد کیطرف اوس بت غارتگر نی ‌‌ لوٹ لی زاہدونکی دولت ایمان کیونکر
حشر کو قبر سی ہم سوختہ دل کیا اوٹھین ‌‌ خاک مین ملکی اوگی دانۂ بریان کیونکر
ای جنون غل جو رہیگا یہی زنجیرون کا ‌‌ جیتا چھوڑیگا مجھی حاجب زندان کیونکر
حرص در در لئی پہرتی ہی عجب سودا ہی ‌‌ جیب و دامن کو نہ پہاڑین سگ دربانکی کیونکر
ای جنون تنگ ہون دامان شب فرقت سی ‌‌ صبح محشر کا کرون چاک گریبان کیونکر
بی مزہ زخم کی کہانی سی نہین دل بہرتا ‌‌ خالی کردیجی قاتل کا نمکدان کیونکر
ضبط سی خاک نگون ہو علم آہ ای دل ‌‌ فوج اشک آئی تو روکی صف مژگان کیونکر

سجدے بھی کیجے تو بھی نہین پروا تجھکو — جیت پائے کوئی او دشمن ایمان کیونکر
جان تک بھی غم الفت سے نہ کی ہمنے عزیز — اور کرتا ہے کوئی خاطر مہمان کیونکر
افعی گیسوے جانان کا خیال آیا ہے — جھلملائے نہ چراغ شب ہجران کیونکر
اے جنون اور ہی تیور ہین چل اب ندسے — آنکھہ دیکھین تو ملاتی ہین نگھبان کیونکر
سیکڑون مر گئے بے موت تری الفت مین — ملک الموت نہون بندۂ احسان کیونکر
اے صبا کیا کہین کس کس کا خیال آتا ہے — خاک اوڑائین نہ سر گور غریبان کیونکر

ولہ

۷۹ یون نکالا مجھے قسمت نے وطن سے باہر
جس طرح روح جوان نکلے بدن سے باہر ۲۴

نچلا تو رہ کبھی فلک پیر چار روز — غمزے کی لے نہ او شتر بے مہار روز
لوٹین گے فصل گل کی لب جو بہار روز — کھیلینگے ساقیا بط مے کا شکار روز
کاوے لگایا کرتا ہے وہ نے سوار روز — بنتا ہے گرد باد ہمارا غبار روز
کیسا دبا لیا ہمین گرد ملال نے — رہتا ہے زندگی مین عذاب فشار روز
صیاد و باغبان نکرین کج ادائیان — ناز و نیاز بلبل و گل مین ہے چار روز
شاہد ہے آسمان ستارے گواہ ہین — آنکھون مین کاٹتی ہین شب انتظار روز
ہر روز عید نیست کہ حلوا خورد کسے — اے دل کجا حلاوت وصل نگار روز
کھاتی ہین داغ ہم چمن روزگار سے — لالے کیطرح پیتے ہین خون بہار روز
جس روز سے کہ خاک پہ بیٹھے ہین ہم فقیر — رہتی ہین آسمان کی سر پر سوار روز
یارب چمن رہے گل و بلبل کی خیر ہو — روتی ہے بھوٹ بھوٹ کے کیون آبشار روز
منظور کیا ہے صانع قدرت کو دیکھیے — بن بنکے کیون بگڑتے ہین نقش و نگار روز
ایما ہے عاشقون سے بھی چشم یار کا — وہ ترک ہے نہین جو نہ کھیلے شکار روز

ہم سنگشون کا بخت جو چمکی وہ جشن ہو
ہر شیشی کی گلی مین ہو گو ٹیکا ہار روز

مجنون نہین کہ ایک ہی لیلی کی ہو رہین
رہتا ہی اپنی ساتھہ نیا اک نگار روز

مجبور ہو نہین کوچہ جانان کی شوق مین
جاتا ہون دوڑ دوڑ کی بی اختیار روز

اتہون پہر تہونکی مدارات مین رہون
آتا تو دی مجہی مری پروردگار روز

اللہ ری ای مسیح تری سرد مہریان
لرزی سی آفتاب کو آتی بخار روز

سودا جو تہا دماغ مین گیسوی یار کا
کالی بلا ہی مری سر پر سوار روز

زاہد کی نیچگانہ سی ای دل خبر نہو
کر غور اپنی حال مین دو چار بار روز

دیکھو تو معبدونکی جہان مین ترقیان
یونہین بڑہا کیا ہی دلون مین غبار روز

بچتا نہین ہی الفت مژگان مین آدمی
پڑتی ہین ایک دل پہ ہزارون کٹار روز

مجہہ رند کو بہت ہی یہہ بہٹی کلال کے
مسجد مین جای زاہد شب زندہ دار روز

کیفیتین چمن مین ہین فصل بہار ہے
اوڑتی ہین قہقہی صفت آبشار روز

٨٥
اک دن ضرور گل ہی صبا شمع زندگی
لایا جو آندسیان تو نہین دل کا غبار روز
٢٠

تیز ہی سودای مژگان نگار ابکی برس
کوڑیونکی مول بکتی ہین کٹار ابکی برس

لوٹ ہین سیر چمن پر بادہ خوار ابکی برس
خوب سبزہ ہی کنار جویبار ابکی برس

قدرت حق ہی تماشائی بہار ابکی برس
ای جنون کس رنگ پہ ہی لالہ زار ابکی برس

زور کیفیت سی آئی ہی بہار ابکی برس
مغبچونکی گرد ہین ہم بادہ خوار ابکی برس

بادہ نوشی پر رہا دار و مدار ابکی برس
طاق پر رکہی رہی سب کاروبار ابکی برس

ہوش کسکو ہی جو پہنائی کسیکو بیڑیان
ہو رہی ہین آپ دیوانی لوہار ابکی برس

سال آیندہ نہو گا یہہ بہی عالم دیکھنا
وہ کہان سال گذشتہ کی بہار ابکی برس

سرو بھی دینی لگی شمشاد بھی دینی لگی
بار پر آیا جو نخل قد یار ابکی برس

خوب اپنا ساقی و دریا دل اپنی ساتھ ہی
کھیلتی پھرتی بطی کا شکار ابکی برس

ہو گیٔی فرقت مین اک شاخ گل سوہان روح
دل کو برمانی لگی صوت ہزار ابکی برس

ابر تر پر بیٹھیان ہونگی کف سیلاب کی
جوش پر ہی گریۂ بی اختیار ابکی برس

محتسب بتلایٔی ساقی کی ہوا ایسی بندھی
جا بجا اوڑتی پھرین سب اشتہار ابکی برس

ٹوٹی جاتی ہین گلونکی بار سی سب ڈالیان
پھٹ پڑی ہی باغ مین کیسی بہار ابکی برس

کیا برابر چل رہی ہی آرزوؤنپر چھری
خوب ای ترک حسین کھیلا شکار ابکی برس

سبزۂ نوخیز ہی کشت فلک سی سبز تر
مات کرتا ہی شفق کو لالہ زار ابکی برس

روپ پر ہی یار کا باغ جوانی دیکھیی
کیا شگوفہ لایٔی سینی کا ابھار ابکی برس

سرمہ آنکھونمین رقیبونسی وہ دلوانی لگی
بیس ڈال ای گردش لیل و نہار ابکی برس

مہدی ملکر پانؤنمین اس ٹھاٹھ سی پھرنا تھا
کانپ کانپ اوٹھی شہیدونکی مزار ابکی برس

سال ہی بھر مین ترقی کی یہہ ای طفل حسین
نی سوار اگلی برس تھا شہسوار ابکی برس

٨١ ای صبا جب سنی بھی تنگ ہی خزان کا دور دور
آئیگی بھی یا نہ آئیگی بہار ابکی برس ١٢

کم بہت رکھتا ہی دلکو چرخ ناہنجار خوش
غم دیا سو بار تو شاید کیا اکبار خوش

ہی تری ہر بات کا انداز ای دلدار خوش
بندش دستار خوش رفتار خوش گفتار خوش

ہی یہہ کیفیت کی ہنستا ہی ہمپر جام می
گریۂ مینا پہ ہوتی ہین جو ہم میخوار خوش

اس مرقع مین عجب نقشا ہی دیکھو جسطرف
صورتین دس بیس ناخوش ہین جو ہین دو چار خوش

ایک موتیکا ملی جنت مین گھر معمار کو
واہ کیا رکھا ہی قصر یار کا آثار خوش

چار سو برپا ہی غل فصل جنونکا جوش ہی
اینڈتی پھرتی ہین دیوانی سر بازار خوش

بی تکلف اوس سی ہو کر کیون نہ ہون محظوظ ہم
توڑ کر پرہیز ہوتا ہی بہت بیمار خوش

جہوڑ پرون مین ہم فقیرونکی بسر ہو جائیگی
اپنی محلونمین رہین ای آسمان زردار خوش

اوسسی ملتی ہو تو پہر ہندی سی ملنا کیا ضرور
خوش رہین اغیار سی آپ سی اغیار خوش

خانۂ تن مین نہ کیون گہبرا کی ہمارا مرغ روح
خاک ہو کنج قفس مین بلبل گلزار خوش

حیف کی جا ہی تری کوچی مین ہم غمگین رہین
دیر مین ہین گبر خوش مسجد مین ہین دیندار خوش

۸۲ اپنی مذہب مین کسیکا بہی نہین دل توڑتی
ای صبا کیون ہون نہ ہمسی کافر و دیندار خوش ۳۰

اللہ ری شب کو ترا ای ماہ لقا رقص
زہرہ نی کیا دور سی مجرا وہ کیا رقص

بزم بت سفاک مین ہوتا ہی بنیا رقص
بسمل جو پہڑکتی ہین تو کرتی ہی قضا رقص

گرداب سی کیونکر نکری آب سدا رقص
کرتی ہی تری یاد مین ہر موج ہوا رقص

آتی ہین تماشی کی لئی خلد سی حورین
کس ذوق مین کرتی ہین ترے بی سرو پا رقص

میری دل بیتاب کو تسکین نہین دیتا
کہتا ہی وہ ظالم ابہی ہونی دو ذرا رقص

یون ناز سی اوبت نہ اوٹہا ہاتہہ دعا کو
ایسا نہو کرنی لگی محراب دعا رقص

اللہ ری تری کشتۂ بیداد کا رتبہ
جنت مین ہین دیکہی حورونی کیا رقص

پہر عیش ہو پہر خم و گل کا ہو زمانہ
پہر صحن گلستان مین کری باد صبا رقص

کیون دیکہی غیرون کی طرف بہاؤ بتایا
یہہ بہی ہی کوئی اوبت بی شرم و حیا رقص

محفل مین جو پروانہ تو جنگل مین بگولا
ہر حالمین خوش رہتی ہین کرتی ہین سدا رقص

کیا کیا تری کوچی مین بگولی نہین اوٹہتی
اوڑ اوڑ کی کیا کرتی ہی خاک شہدا رقص

جو دیکہنا تہا دیکہہ چکی بزم جہان کو
ای پیر فلک بیٹہہ بہی جا تا بکجا رقص

روشن ہو کبہی شمع جو بزم فقرا مین
پروانونکی مانند کرین آکی ہما رقص

درویش تری زلف کی سودی مین ہوا ہون
کرتا ہی مری سر پہ سدا ظل ہما رقص

زہرہ بھی جو تعلیم لے اگر تو بجا ہے
اے رشک پری اب تو ترا ہے وہ بلا رقص

زندان سے جو اے جوش جنون چھوٹے پاؤن
صحرا مین کرون جا کے بگولے سے سوا رقص

اس فن کی حقیقت سے تم آگاہ نہین ہو
اے صوفیو اچھا نہین بے ناز و ادا رقص

جب بزم مین دیکھا تجھے خوش ہو کے مغنی
بے ساختہ کرنے لگے ہنگام غنا رقص

دیتے ہین خط پشت لب یار سے تشبیہ
کیونکر نہ کرین خضر لب آب بقا رقص

۸۳ چل ہند سے للہ صبا طوف حرم کو
کرتا ہے برہمن کی طرح دیر مین کیا رقص ۲۰

ہمکو دعا ہے پیش بتان زمانہ فرض
واجب ہے انکی دین مین حیلہ بہانہ فرض

بہلول کی طرح ہے خیال زمانہ فرض
ان احمقون سے ہے سخن ابلہانہ فرض

کہتی ہے روح جانب افلاک دیکھکر
اس ہفت خوان سے ہے گذر رستمانہ فرض

کیا اور تیر غمزہ کی لئے کچھ ہدف نہ تھا
کیون کر لیا فقط مرے دل کو نشانہ فرض

دل چاہئے ہے داغ محبت کی واسطے
سودائے عشق کو ہے سر عارفانہ فرض

جب مطربون نے واعظون سے ساز کر لیا
ہو جائیگی سماعت چنگ و چغانہ فرض

واجب ہین عشق بت مین ہزارون اٹھانے عتیق
زاہد پر اک نماز ہوئی پنجگانہ فرض

قسمت کی ماجرے مین قریب و بعید کیا
دریا مین سیپ ابر پہ ہے آب و دانہ فرض

بر رو تو دشمنون کو بھی کہتے نہین برا
تعریف دوست دوست کو ہے غائبانہ فرض

اللہ رے سزا گنہ عشق زلف کی
مردے پر اسکی توڑنا ہے تازیانہ فرض

بغض و حسد حرام ہے اپنی طریق مین
ملنا عدو سے جان سے بھی ہے دوستانہ فرض

اے مردہ دل نہ حرمت اہل قبور کر
واجب نہ شمع و گل ہین نہ کچھ شامیانہ فرض

تمکو نہین مرے دل پر داغ کا خیال
اے بادشاہ حسن ہے پاس خزانہ فرض

کہتی ہین حال دل تو وہ کہتی ہین چپ رہو
کچھ وعظ کیطرح نہین سنتا فسانہ فرض

خوف اجل ضرور ہی طاعت کی واسطی
ڈرتا نہین قضا سی تو ہوگا ادا نہ فرض

کیا غم اونہین بسر ہو گیکی عذاب مین
ہر روز صبح اوٹھہ کی ہی زلفونمین شانہ فرض

منصور چڑہ کی دار پہ سردار بنگیا
درویش کو نہین ہی دماغ شہانہ فرض

دیکہی تو جسم مین کوئی احوال مرغ روح
بلبل نی کس قفس کو کیا آشیانہ فرض

کعبی مین شیخ ہون تو برہمن ہون دیر مین
ہر حال مین ہی خاطر اہل زمانہ فرض

۸۴ مضمون پیدا رہین مکرر وہ اے صبا
اشعار ہر زمین مین ہین عاشقانہ فرض ۱۲

باغ عالم مین ہی بیرنگ بیان واعظ
صورت برگ خزانی ہی زبان واعظ

مصر مین بہی نہ یہہ فرعون کا عالم ہوگا
دیکہی مسجد مین کوئی شوکت و شان واعظ

ایک کانٹا سا نکل جای ہماری دل سی
شیشیون سی کوئی کہینچی جو زبان واعظ

قلقل شیشۂ مے سی تری مے کش ساقی
سن رہی ہین خبر راز نہان واعظ

حال معلوم ہوا نار و جنان کا کیونکر
استقدر تو نہین اونچا ہی مکان واعظ

نام مے وہ ہی کہ لب پر جو کبہی آتا ہی
منہہ سی باہر نکل آتی ہی زبان واعظ

میکدی والونسی دبنی لگی مسجد والی
دور ساقی کا ہی گذرا وہ زمان واعظ

مین بہی وہ ہون جو مری آگی کبہی منہہ کہولی
کاٹ ڈالون ابہی دانتونسی زبان واعظ

اپنی رندونکی مین ہو حق کا ہون سننی والا
یا الہی نہ سنانا سخنان واعظ

مین پریزادونکا عاشق ہون تو وہ حورونکا
میری سودی سی ہی بڑہ کر خفقان واعظ

پای خم بیٹہہ کی نشہ مین وہ باتین کیجی
لوگ سمجہین سر منبر ہی بیان واعظ

ای صبا خلد مین جاؤن کہ جہنم مین چلون
نہ سنا ہی نہ سنونگا مین بیان واعظ

کبھی فروغ نہ پائینگی پیش یار چراغ
وہ ماہ ایک طرف اک طرف ہزار چراغ

یہہ حال رکھتی ہین پیش رخ نگار چراغ
رمد مین آنکھون کو جیسی ہو ناگوار چراغ

تجلی جو دیکھہ کی نور عذار یار چراغ
طمانچہ کہا کی ہوا کا ہو بیقرار چراغ

وہ روشنی چراغ رخ حبیب کہان
جلائی ایک سی لیکر کوئی ہزار چراغ

محال ہی شب غم مین مری طرح جلنا
دہوئین سی دل کا نکالا کری بخار چراغ

وہ شب کو دوش پر اپنی زلف چھوڑتی ہین
چراغ ماہ نہ بجھہ جائی در کنار چراغ

ہجوم بلبلون کا پہر ہو مثل پروانہ
جلائی باغ مین گل کا کہین بہار چراغ

وہ ترک شب کو جو محفل مین بی نقاب رہا
تو صبح تک ہوئی پروانون کا شکار چراغ

سیاہی شب غم اور بہی چمک جائی
جلائی مجھسا اگر تیرہ روزگار چراغ

وہ تیرہ دل ہون سکوری بنینگی کاجل کی
بنائینگی مری مٹی سی گر کمہار چراغ

ہماری داغون سی ناحق مقابلہ ٹہرا
شرار وار کئی جاتی ہین فرار چراغ

کسیکا عرس جہان دیکھتا ہون جلتا ہی
تہ مزار اندہیرا سر مزار چراغ

خیال نوک مژہ نی وہ اشتعال دی
شب فراق مین کہینچی رہا کنار چراغ

وہ نور عمر دو روزہ مین کیجئی پیدا
کہ بعد مرگ ہو ہر ذرہ غبار چراغ

یہہ حال عشق حقیقی مین ہی مجازی کا
کہ جیسطرح شب مہ مین ہو بیوقار چراغ

مری طرحسی یہہ شب کو لگی تہی لو کسکی
بنا رہا ہمہ تن چشم انتظار چراغ

ہوا سی شب کو رخ یار کا اوڑا جو نقاب
تو جھلملا گئی کیسی سب ایکبار چراغ

ہوا بند ہی نفس سرد کی شب غم مین
جو گل فشانی کی جا ہی تو گرگ بار چراغ

شرارہ دل سوزان سی گر ہوا روشن
شب برات کا بجہائیگا انار چراغ

نہ دی سکیگا مجھی روی یار کا دہوکا
کہانسی لائیگا وہ چشم وہ عذار چراغ

٨٦ ترقیان ہوئیں ساقی مہ لقا کی لئی
جلائیں گہی کی صبا ہم شراب خوار چراغ ١٤

حلقی کمند کی ہین نہین حلقہای زلف
سو پہانسیان ہین ایک نہین مبتلای زلف

افشا ہو راز حسن کہلین عقدہای زلف
شانی کی ہر زبان پہ ہو ماجرای زلف

ای خوش خرام پیچ نزاکت کا ہی بڑا
موئی کمر دوتا ہو اگر جہونک کہای زلف

ہو قطع سلسلہ نہ تری حسن کا کبہی
جب ابتدای خط ہو تو ہو انتہای زلف

کہتی چہپا ہی چاند محاق حجاب مین
دو دن اگر وہ رخ سی نہ اپنی اوٹہای زلف

یہہ درد سر ہوا ہی مصالح کی تیل سے
صندل کا عطر چاہتی تمکو برای زلف

مضمون ہو چہپا دیا ہی اوسکا لباس ہی
کالی کی کیچلی کو کہو نہین قبای زلف

سودا ہی ہمکو سنبل باغ مراد کا
چلتی ہی اپنی گلشن دل مین ہوای زلف

روز سیہ نصیب ہو موذیکی واسطی
دنیا مین کوئی ہو نہ پریشان سوای زلف

آئینہ دل جو ہو تو وہ صورت نظر پڑی
شانہ بنی جو ہاتہہ تو وہ ہاتہہ آئی زلف

پیچیدہ شاخ سوختہ سی سانپ جاگی ہون
مشاطہ گر سلائی سی اونکی بنای زلف

شانی کی جا او نہین دل صد چاک دیجئی
وہ پیچ کہچتی کہ بہت پیچ کہای زلف

کہل جای اپنی آنکہہ معطر دماغ ہو
غش مین جو وہ پڑی ہمین آکر سنگہای زلف

٨٧ نفرت کمال دل کو دورنگی سی ہی صبا
ہم آشنای رخ ہین نہین آشنای زلف ١٩

قدرت حق ہی زہی جلوہ کاشانہ عشق
نور عرفان ہی چراغ رہ بتخانہ عشق

زر کو کچہہ مال سمجہتا نہین دیوانہ عشق
گنج اسرار سی خالی نہین ویرانہ عشق

دہن مار ہی ہر روزن کاشانہ عشق
خانہ گور سی بدتر ہی سیہ خانہ عشق

دیکھہ دریای حقیقت مین لگا کر غوطہ
آسمان ہی صدف گوہر یکدانہ عشق

دین کی سدرہ کسی دنیا کیطرف حیران کسی
انہی کچھہ اور ہی عالم مین ہی دیوانہ عشق

واقعی کیون نہ بجھی شمع حیات انسان
موجہ باد فنا ہی پر پروانہ عشق

مرگ عشاق کی خالی نہین کیفیت سی
جان لب جب ہوئی لبریز ہی پیمانہ عشق

خوب ہی ہمنی چھلکتا ہوا ساغر پایا
واہ ری ظرف ترا ساقی میخانہ عشق

غل مچاتی ہین جو گتونکی طرح سی ناصح
شیر کیطرح بپھر جاتی ہین دیوانہ عشق

ہم وہ عاشق ہین کہ طفلی مین نہ نیند آتی تھی
دایہ جب تک نہ بیان کرتی تھی افسانہ عشق

حق بجانب ہی گریبان نہ کیونکر پہاڑے
تنگ ہی جامہ ہستی سی بہی دیوانہ عشق

کبھی جمشید کو خاطر مین نہین لانیکا
ایک ادنی سا گدائی در میخانہ عشق

حال دل اونسی جو کہتی تو وہ فرماتی ہین
دل لگی کی لئی کیا خوب ہی افسانہ عشق

آفتاب فلک حسن کا رتبہ بخشا
میری ساقی نی پلا کر مجھی پیمانہ عشق

کسی جانب سی کدورت نہین آنی والی
صاف ہی سینہ عارف سی بہی ویرانہ عشق

مرتبہ قیس نی پایا ہی انا لیلی کا
حسن تدبیر سی غافل نہین فرزانہ عشق

عشق یوسف مین زلیخانی ٹرا نام کیا
واہ شاباش زہی ہمت مردانہ عشق

واعظونکی کوئی لاحول ولا سنتا ہی
کہ فرشتی کی بہی سنتا نہین دیوانہ عشق

۸۸ ای صبا تخم محبت کا برا آسے ثمرہ
نخل تابوت ہو پیدا جو اوگی دانہ عشق ۱۲

شکست تار نفس ہو جو ہون علوئی فراق
ہمارا رشتہ جان ہی رگ گلوئی فراق

سوا ہی شور قیامت سی گفتگوئی فراق
صدائی صور سی افزون ہی ہاوہوئی فراق

ازل کی روز سی ایذا دہندہ ہین بی مغز
می وصال سی کیونکر بہری سبوئی فراق

شکست دیکھی دیتا ہی آسمان کسکو
عدو فراق ہمارا ہی ہم عدو ئی فراق

پیام مرگ نی بی اتمس کر دیا ہمکو
امید وصل بہی ٹہہری نہ رو بروئی فراق

یہہ اپنی دیدہ تر و رو دل کی عزت ہین
ہماری اشک کا دریا ہی آبروئی فراق

سفر کی جائیگی کیونکر تمہین اجازت دین
کہو یہہ اوس سی جو رکہتا ہو آرزوئی فراق

بساط ذرہ ہی کچہہ باد تند کی آگی
مین مشت خاک ہون کیا خیر رو بروئی فراق

یقین ہی چمن عیش پر خزان آئی
گل وصال سی آتی ہی مجہکو بوئی فراق

لگی ہی قید غم ہجر کی مری دم سی
پہنسا ہی جان کی پہندی مین ہاں گلوئی فراق

خلاف مجہسی جو ہر حال مین فلک رہتا
وصال کی لئی کرتا مین آرزوئی فراق

۶۹ — ۱۴

زمان عیش کی انجام پر نظر ہی مجہی
صبا وصال مین یان ہی نگاہ سوئی فراق

ہسی ہوگی تری ای غیرت گلشن کب تک
دیکہی آتی بہار گل سوسن کب تک

ای اسیران چمن حسرت گلشن کب تک
تا کجا آہ و فغان نالہ و شیون کب تک

ہوگا تا چند نہ خورشید قیامت طالع
نہ اوٹہاوگی نقاب رخ روشن کب تک

ارنی کہتا ہون پردہ رخ روشن سی اوٹہا
شعلہ حسن چراغ تہ دامن کب تک

ہوش مین آ مجہی کیا جان نہین اپنی عزیز
دوست رکہو نہین تجہی ای دل دشمن کب تک

گل بدقت نظر آتی جو ہو ہر خبر پہ نگاہ
ایک اک دانی سی جمعیت خرمن کب تک

رحم کر حال پہ مردیکی تو ای سوز فراق
قبر مین آگ پہ لوٹون پس مردن کب تک

کہو لئی پنجہ مژگان سی در خانہ یار
چشم حسرت طرف رخنہ روزن کب تک

سوزش داغ جنون خانہ دل مین تا کی
مشتعل آتش سودا سی یہہ گلخن کب تک

پاون پڑتا ہون نہین لشد گلی سی لگ جا
ہاتہہ باندہی ہون تری آگی بت پرفن کب تک

سختی گردش ایام ہی ساقی سرچوٹ / شیشہ می ہدف سنگ فلاخن کب تک

ناز بیجا نکر ای یار وہ دن سہن نہ رہی / بات اب تک ہی چیلی یہہ اگر کین کب تک

کفر و اسلام کی جھگڑی کو چکا دو صاحب / جنگ آپسمین کرین شیخ و برہمن کب تک

۹۰ ای صیاد دیکھی اب چلکی اذان کعبی مین
دیر مین پھونکی ناقوس برہمن کب تک ۲۰

چشم زخم نگہہ اہل زمانہ کب تک / ایک دل سیکڑون تیرونکا نشانہ کب تک

دیکھی جلوی وہ کہاتا ہی زمانہ کب تک / صورت آباد رہی آئینہ خانہ کب تک

جھوٹی وعدی نکر ای یار بہانہ کب تک / عارضی حسن ہی نادان زمانہ کب تک

دل روشن پہ یہہ سختی زمانہ کب تک / ہو رو سنگ بلا آئینہ خانہ کب تک

خاک مین دل کو ملا بیٹھی ہین امید پہ ہم / دیکھی نشو نما پائی یہہ دانہ کب تک

دو ہی دن مین گل و بلبل نہ دکھائی دینگی / دور صیاد کا گلچین کا زمانہ کب تک

روز شبنم سوی خورشید روان ہوتی ہی / جان ہوگی طرف یار روانہ کب تک

قابل دید وہانکی بہی ہی سیر ای غافل / آنکھہ کر بند تماشائی زمانہ کب تک

نقد جان کو تن خاکی کہین رکھہ سکتا ہی / دیکھین او گلی یہہ خرابہ نہ خزانہ کب تک

جلسازی تری کھل جائیگی آخر اک دن / دیکھتا ہون یہہ چرتر یہہ بہانہ کب تک

یا الہی کہین واعظ کا ہو کر کا موقوف / قصی آپسمین تری ہین یہہ فسانہ کب تک

آخر ای بت ملک الموت بہی تہک جائیگی / جان دیگا تری الفت مین زمانہ کب تک

دل کو دکھلاکی یہہ اوس ترک سی کہتا ہون مین / او کماندار اوڑیگا یہہ نشانہ کب تک

خوب ہی ناچ نچائیگا تجھی ای گلچین / راگ لائیگا نہ بلبل کا ترانہ کب تک

غیر ممکن ہی رہی حال عناصر یکسان / چار دن کا ہی زمانہ یہہ زمانہ کب تک

چاہ مین یوسف مقصد کی ہی ڈول ڈانوان ڈول
کنوتین جہکو اٹہنگی ابنای زمانہ کب تک

دولت عشق پہ کب تک رگ جان صورت مار
دلکی کوٹہی مین رہیگا یہہ خزانہ کب تک

کوس رحلت کا بہی آتا ہی خیال ای غافل
دف و نای و ڈہول و چنگ و چغانہ کب تک

ق

تا کجا عزم مری مرنی کا کر ای یار بناؤ
حال مشاطہ رہی مضطربانہ کب تک

۹۱ — ۱۰

چشم آئینہ رہی دور سی کب تک نگران
دانت زلفونپہ لگائی رہی شانہ کب تک

جگر کا داغ ہی یون دلکی داغ کی نزدیک
چراغ جیسی ہو روشن چراغ کی نزدیک

ہجوم حسرت کشتہ سی داغ دل کی قرین
مری تری ہین پتنگی چراغ کی نزدیک

تمام ہوگی ہوئی علم عشق مین کامل
قریب مرگ کی پہنچی فراغ کی نزدیک

لگاکی سرمۂ دنبالہ دار آنکہہ مین یار
قلم کا روپ دکہادی ایاغ کی نزدیک

جب آئی نکہت گیسوی یار یہہ دل زار
تڑپ کی سینی سی پہنچا دماغ کی نزدیک

نہین ہین ایکطرح سب طرف سی روشن دل
اندہیرا رہتا ہی پائی چراغ کی نزدیک

غم فراق بہی لو عشق مین نصیب ہوا
یہہ داغ اور ہوا دل مین داغ کی نزدیک

گلون کا دیکہہ لی دیدار آخری بلبل
خزان بہی آن ہی پہنچی ہی باغ کی نزدیک

نقاب شب کو جو دہ بزم مین اوٹہا بیٹہی
پتنگی جا بہی نہ پہنچی چراغ کی نزدیک

۹۲ — ۱۵

بہار آئی پہ ہی ای صبا پی گلگشت
لی مکان تو لو عیش باغ کی نزدیک

یان چشم حقیقت مین ہی سب ڈہیر فنا خاک
دکہلاتی ہی اپنی مجہی کیا نشو و نما خاک

ای اہل ہوس ہی ہوس دار فنا خاک
تعمیر مکانسی تری ہاتہہ آئیگا کیا خاک

یارب مین سیہ کار بہی منظور اجل ہون
سرمہ ہوئی چشم لحد بعد فنا خاک

عاشق کبھی بنتی ہی کبھی بنتی ہی معشوق
بہروپ ہر اک رنگ مین لاتی ہی نیا خاک

جلتی ہی زمین بہی مری آتش قدمی سے
ہو جاتی ہی راکھہ آتی ہی زیر کف پا خاک

آسان نہین درد محبت کا مداوا
عیسی بہی جو آئینگی تو ہوگی نہ شفا خاک

لقمہ دہن گور کا انسان ہی پس مرگ
وہ رزق رسان خاک کی کرتا ہی غذا خاک

ذرہ بہی نہین ہی زر قارون کی یہان قدر
دنیا کو سمجھتی ہین تری در کی گدا خاک

مر جاؤنگا ای دل جو یہ نہین سوز درون تین
ہڈی مری پائیگا تو کہائیگا ہما خاک

خون شہدا ہاتہہ مین قاتل کی رچا ہے
اس رنگ پہ رنگ اپنا جمائیگی حنا خاک

نکھرا نہ کوئی اہل چمن دور خزان مین
میلی ہوئی ایسی کہ ہوئی گل کی قبا خاک

آوارہ بشر کیون نہ رہی حرص و ہوا مین
برباد ہو کیون کر نہ ہو بولی کی بہلا خاک

پیری مین جوانی کی لئی ہاتہہ ملیگا
اک روپ پہ غافل نہین رہتی کی سدا خاک

اعلی سبب عیش سی ہوتی ہین مکدر
جب وجد مین آتی ہی اوڑاتی ہی ہوا خاک

۹۳

اب ہو گئی صبا کوہکن و قیس نہ پیدا
سر کوہ سی ٹکرا کہ بیابان مین اوڑا خاک

۱۹

روغن قاز ملتی ہین چرب زبان سبزہ رنگ
دہوکی کی ٹٹی رکہتی ہین وہ ام کشان سبزہ رنگ

سرو بہار باغ حسن قد جوان سبزہ رنگ
رشتہ جان فاختہ ہوی میان سبزہ رنگ

فصل گل آئی یا خدا رنگ مجہی نصیب ہو
کیف شراب لالہ گون وصل بتان سبزہ رنگ

سبزہ راہ کیطرح خضر بہی ہونگی پائمال
رنگ پہ ہی کہینچ لائیگا عشق جوان سبزہ رنگ

تیری ریاض حسن کی مور و نکالا رقص بہی
گردش چرخ اخضری دور بتان سبزہ رنگ

محتسب سیاہ دل زرد رہی بہار مین
رندون سی سرخرو رہین مغبچگان سبزہ رنگ

زہر غم فراق سی آنکہونکا نیل ڈہل گیا
آیا نہ دیکہنی مجہی میرا جوان سبزہ رنگ

سبز قدم خزان ہوئی حسن کی سبزہ زار پر — سبزہ خط سی مٹ گئی شوکت و شان سبزہ رنگ

گھڑیہ پہ زلفین چھوڑ کر اوڑ چلی ایسی حسن مین — پریونکی پر کترتی ہین حور و شان سبزہ رنگ

سبزہ رخ ملیح کا ہمکو لہو رولائیگا — طرفہ بہار لائیگی فصل خزان سبزہ رنگ

حسن صبیح ماہ مصر یون تو عزیز خلق تھا — قابل دید ہی مگر تجھسا جوان سبزہ رنگ

خون تمام جسم کا دم مین ہوا ہرا اگرچہ — دل مین غضب سما گیا روح روان سبزہ رنگ

چہرہ سی جب نقاب اوٹھا اور ہی رنگ جم گیا — قصر زمردین بنا صاف مکان سبزہ رنگ

عشق قد نگار مین ساری نمود مٹ گئی — سرو سہی تھا باغ مین خوب جوان سبزہ رنگ

سبزہ خط عیان ہوا تا تو نہین اب چمک لگا — اور ہی روپ ہوگیا حسن بتان سبزہ رنگ

مثل شراب صاف ہی شیشہ صاف سی عیان — چھپتا نہین کسیطرح راز نہان سبزہ رنگ

مجھسی وہ بولتی نہین یہہ بھی لکھا نصیب کا — کوکب بخت تیرہ ہی مہر دہان سبزہ رنگ

کبک کو پائمال کر فاختہ کو حلال کر — باغ کو چل نہال کر سرو روان سبزہ رنگ

٩٤ — قمری دل کی ای صبا نعری یہی ہین ہجر مین — ١٢

ہای نگار سرو قد ہای جوان سبزہ رنگ

نیرنگ آسمان سی چمکیگا قضا کا رنگ — بگڑیگا خاک و آتش و آب و ہوا کا رنگ

گل نی چمن مین اپنی قبا چاک کی — وہ لال لال دیکھکر اونکی قبا کا رنگ

چلنی مین کم نہین ہی نسیم بہار بہی — لائی مگر کہانسی تری باد پا کا رنگ

حرص و ہوا ہی خانۂ دل مین بہری ہوئی — ممکن نہین سمائی جو فقر و فنا کا رنگ

طرہ ہی عاشقونکی بہی بخت سیاہ پر — کتنا سیاہ ہی تری زلف دوتا کا رنگ

نیرنگ ہی جہان طبایع ہین مختلف — ای دل جدا جدا ہی ہر اک آشنا کا رنگ

کہتی ہین لوگ پنجۂ مرجان کی پہبتیان — کہلتا ہی دست یار مین کتنا حنا کا رنگ

پاتا ہو نہیں تجہی دلِ کافر سی بے سوا
نقش و نگارِ خانہ دنیا ہی بی ثبات
بی یار بزم ہین مری نالونکی سامنی
وہ دن اگر خزان ہی تو وہ دن بہار ہے

دکھلا رہی ہی شب غم کس بلا کا رنگ
مرنیکی بعد ایک ہی شاہ و گدا کا رنگ
کس دن مغنیون نی جمایا غنا کا رنگ
اک رنگ پر کبہی نہین رہتا ہوا کا رنگ

۹۵
حرص و ہوای باغ جہان ہین خراب ہی
مدت سی دیکہتی ہین ہہی ہم صبا کا رنگ
۱۴

ای صنم سب ہین تری ہاتہو نسی نالان آج کل
باغمین کہتی ہین وہ لالیکا تختہ دیکہکر
حرفِ مطلب اپنی دیوانی کا بہی سن جا ذرا
موسمِ جوش جنون ہی جامۂ گل کی طرح
پیشتر خط سی فزا تہا حسن کا ای نونہال
یاد کرتی ہین کسیکی مصحفِ رخسار کو
زلفین چہوڑ ہی ہین جو اوس صبا و گل رخسار نی
ہای وہ خوش قد پی گلگشت اب آتا نہین
ضعف کی ہاتہون ہوئی فصلِ جنونمین تنگ ہم
اندنونمین زور ہوتا ہی ہمین جوشِ جنون
جو حسین ہی گروہی اوس بادشاہ حسن کے
اینڈتی ہین کج ادائی کرتی ہین عشاق سی
گلشنِ عالم مری نظرونمین باغ سبز ہی
سامنا ہر روز کا ہی اوس بت سفاک سی

صورت ناقوس ہین گبر و مسلمان آج کل
گل کہلاتی ہی عجب خاک شہیدان آج کل
ہو تجہی چہٹی جو ای طفل دبستان آج کل
خود بخود ہوتی ہین ٹکڑی جیب و دامان آج کل
ہو گیا داغی ترا سیب زنخدان آج کل
طاق نسیان پر رکہا ہی ہمنی قرآن آج کل
دام مین پہنستی ہین مرغان گلستان آج کل
نخل ماتم ہی ہر اک سرو گلستان آج کل
ہو گیا پہانسی ہمین اپنا گریبان آج کل
بہاگتا ہی چہوڑکر مجنون بیابان آج کل
رہتا ہی پریونکی جہومٹ مین سلیمان آج کل
بل کی لیتی ہین بہت گیسوی جانان آج کل
دیکہتا ہون سبزۂ گور غریبان آج کل
ای صبا اللہ ہی اپنا نگہبان آج کل

٩٧

اے چشم غرق آب فنا ہو جہان تمام
خالی حباب وار رہی آسمان تمام

غارت ہین صبر و طاقت و تاب و توان تمام
اے ترک تو نے لوٹ لیا کاروان تمام

پہولون سے بلبلون نے بہری آشیان تمام
گلشن مین باغ باغ رہین باغبان تمام

اول مے الست ہے آخر مے طہور
کتنا صفا ہے مشرب پیر مغان تمام

فرما تجہے سگ جانان نصیب ہو
کہائے ہین کس مزے سے مری استخوان تمام

اک ایک سے بگاڑ نہ ہو بات بات پر
قصہ تمام ہے جو ہو یہہ این و آن تمام

کیسا بہار مین زر گل پر و باغ تہا
کیا چار دن ہوا پہ رہی باغبان تمام

سامان دہر صورت نقش بر آب ہے
مثل حباب موج ہین طبل و نشان تمام

اظہار عشق نے او نہین پردہ نشین کیا
کہولا جو راز بند ہوئین کہڑکیان تمام

ممکن نہین ہے بند علائق سے چہوٹنا
جب تک نہ ہوگی مدت قید جہان تمام

تقریر صاف بحث مذاہب مین چاہیے
سلجہائے کسطرح کوئی یہہ گتہیان تمام

بعد فنا بہی نعمت دنیا پہ دانت ہے
دندان وہان گور مین ہین ہڈیان تمام

کیا اوس پڑ گئی ہے عروس بہار پر
روتی ہین ڈہانپ ڈہانپ کے منہہ باغبان تمام

ثابت ہوا ہمین یہہ شکست حباب سے
حادث ہے بے ثبات ہے بحر جہان تمام

واعظ کی کوئی بہی نہ سنیگا بہار مین
چہٹ جائینگی اسیر طلسم بیان تمام

اے دل خدا کیواسطے اب بہی خیال کر
غفلت مین زندگی کو نکر رائگان تمام

کیا خاک بن پڑیگا صبا اہل باغ سے
اکبار جہک پڑیگی جو فوج خزان تمام

١١

حشر ہوتا ہے پہنچتی گر آہ پر تاثیر ہم
صبح ہو جاتی جو کرتی نالہ شبگیر ہم

کہہ نہین سکتی وہان یار مین تقریر ہم
رہتی ہین خاموش پہر دن صورت تصویر ہم

کہہ چکی قاصد کو خط کر کی او نہین تحریر ہم
رو چکی لکہی کو اپنی خوب ای تقدیر ہم

پیچلی دنیا سی حسرت زخم دامندار کی
حشر کو ہونگی تری قاتل گریبان گیر ہم

زلزلہ آئی زمین کو سقف گردون پہٹ پڑے
نالہ گر بیٹہین ابہی جو ای بت بی پیر ہم

ای زندانیان گلیگو گہوٹتی ہین شکل طوق
غل جو کرتی ہین جنون مین صورت زنجیر ہم

عشق کامل نی دیا ہی حسن کا رتبہ ہمین
آئنی مین دیکہتی ہین یار کی تصویر ہم

دیکہہ لینگی کاکلی پیچیلی تری ای بحر حسن
ہین ہمہ تن چشم شکل دام ماہی گیر ہم

لٹکنگی پابندہی تری در پر رہینگی ای صنم
حلقی آنکہونکی کرینگی حلقۂ زنجیر ہم

رشک کی ماری رقیب روسیہ موتی ہین فیج
چلتی ہین کوچی مین اوسکی صورت شمشیر ہم

۹۸

ای صبا بحر جہان مین ایکدم کی واسطی
کیا حباب آسا بہلا کرتی مکان تعمیر ہم

۲۰

نکلین کہین احاطۂ وہم وگمان سی ہم
باز آئی اس زمین سی اس آسمان سی ہم

آواز صور رکہتی ہین شور فغان سی ہم
دبتی نہین زمین کیطرح آسمان سی ہم

ہرگز ہٹا سکینگی نہ میدان حشر مین
اتنی گناہ لیکی چلی ہین یہان سی ہم

گلشن بہی ہی شراب بہی ہی ابر تر بہی ہی
یادش بخیر یار کو لائین کہان سی ہم

لکہوائین کسطرح ورق آفتاب پر
سنتی ہین اپنا نام کسیکی زبان سی ہم

وہ عندلیب تہی کہ نہ صیاد نی چہوا
کیا کیا تڑپ تڑپ کی گری آشیان سی ہم

راہ عدم مین نامۂ اعمال ساتہہ ہی
کیسا یہہ داغ لیکی چلی ہین یہان سی ہم

اللہ ری شوق منزل مقصود کا ہمین
نالون مین بڑہ گئی جرس کاروان سی ہم

دربان سی چہپکی آئی ہین گہر مین تمہاری یار
دیکہو تو چڑہ کی کود پڑی ہین کہان سی ہم

ای رشک مہر حسن شب فرقت کا معرکہ
بگڑی رہی ہین چار پہر آسمان سی ہم

یہہ جذب حسن و عشق ہوا جا نہین سی — آخر وہان سی آپ چلی اور یہان سی ہم
کہتی تھی دل کسیکو نہ دینگی تمام عمر — مجبور ہوگئی مگر اک دلستان سی ہم
باقی رہی نہ فرق زمین آسمان مین — اپنا قدم اوٹھالین اگر درمیان سی ہم
واعظ تری بیان کو ہمارا سلام ہے — سن لینگی چار شعر کسیکی زبان سی ہم
دیتی ہین زک وہ بوسۂ لب کی سوال پر — ہر بار منہہ کی کھاتی ہین اپنی زبان سی ہم
یاران رفتگان کی لئی خاک اوڑاتی ہین — پیچھی پڑی ہین گرد پس کاروان سی ہم
یارب یہ دور ہی ہو کہ زاہد بھی یہہ کہین — باہر نہین ہین بیعت پیر مغان سی ہم
ثابت قدم رہی غم ایام ہجر مین — اک حال پر رہا کئی ہفت آسمان سی ہم
اس سقف کج مدار کا کیا اعتبار ہی — یارب نکلی جائین کہان آسمان سی ہم

٩٩ — **٦**

فصل خزان چمن مین جو آئی تو ای صبا
روئی لپٹ لپٹ کی بہت باغبان سی ہم

ابر ہین روئین پر آب سے ہم — برق ہین دل کی اضطراب سی ہم
سوء ظن کی عرض نکلتی ہے — کیون نہ مطلب رکھین جناب سی ہم
دم مین موج فنا مٹادی گے — بحر ہستی مین ہین حباب سی ہم
بیوفا ونسی ہی وفا مطلوب — طالب آب ہین سراب سی ہم
زندگی ہوگئی عذاب ہمین — گذری زاہد تری ثواب سی ہم

١٠٠ — **١١**

تنگ آئی ہین تنگ آئی ہین
اس دل خانمان خراب سی ہم

فصل گل ہی ہزارونکو غم ہی میکش شاد ہین — مسجدین سونی پڑی ہین بھٹیان آباد ہین
عاشقونمین فرد ہین نکتی وہ ہمکو یاد ہین — قیس کی اوستاد ہین فرہاد کی اوستاد ہین

خوش ہین یہہ کہ کوئی تڑپی کوئی نہیہ شاد ہین
خوبرو خونریز ہین قتال ہین جلاد ہین

غافلو یہہ چغد کی نالونسی آتی ہی صدا
کل وہ گہر ویران ہونگی آج جو آباد ہین

پائی ہین خلعت یہ خلعت صف قد و چشم مین
ایک اک مصرع پہ اپنی اونکی دو دو صاد ہین

مجہسی کچہہ سنتا ہی جا کر غیر سی کہتا ہی کچہہ
ای بت پرفن تجہی کیا کیا چرتر یاد ہین

آگی صحرا مین نہ پہر منہہ جانب گلشن کیا
نکہت گل کیطرح ہم خانمان برباد ہین

اسقدر حیرت ہی اپنی سخت جانی پر ہمین
روبرو قاتل کی ہم آئینہ فولاد ہین

ضعف سی آواز منہہ کی کان تک جاتی نہین
آپ ہی سنتی نہین کرتی جو ہم فریاد ہین

شرم سی گڑتی ہین خوش قد قد جانان دیکھکر
شل چوب خشک اپنی تلی شمشاد ہین

۱۰۱

ضعف سی غش آگیا تہا ای صبا جیتا ہون مین
دوست کیون روتی ہین دشمن اسقدر کیون شاد ہین

۱۱

ممکن نہین گذر ہو جو اونکی مکان مین
تہگلی بہی ہم لگائین اگر آسمان مین

سائی نی ساتہہ چہوڑ دیا امتحان مین
آیا مگر نہ فرق مری آن بان مین

نازک بدن نہین کوئی تجہسا جہان مین
چٹکی کی گلبدن سی پڑی نیل ران مین

نیرنگی نصیب ہی غم کی بیان مین
سو رنگ کی طلسم ہین اک داستان مین

اونکی مژہ ہی کعبہ ابرو مین معتکف
کہینچا کبہی نہ تیر نی چلہ کمان مین

طوفان اشک سی نہ کہین ہو زمانہ غرق
کچہہ سوجہتا نہین ہمین رونیکی دہیان مین

زلفین بناکی دست حنائی سی یار نی
دزد حنا کو باندہ لیا ریسمان مین

کہتا ہی مجہسی سنکی دعائی وصال یار
تاثیر کچہہ نہین ہی تمہاری زبان مین

ڈوبی ہر ایک شاہد آبی سے کے آبرو
مجمع بتون کا ہی لب دریا نہان مین

پایا ہی اسقدر سخن سخت نی رواج
پنجابی بات کرتی ہین پشتو زبان مین

١٠٢ — ٧

کیونکر نہ ای صبا ہو ہر اک کو سرِ غرور
پہونچا نہین ہی کسکی فرشتی کی کان مین

آفت کا زور ضعف پکڑتا ہی ہجر مین — انسان تو کیا ہی دیو بچہڑتا ہی ہجر مین
دم عاشقِ حزین کا اوکہڑتا ہی ہجر مین — کیا کیا کمیتِ عمر بگڑتا ہی ہجر مین
چین اکدم نہین مجہی پڑتا ہی ہجر مین — خنجر کوئی گلی پہ رگڑتا ہی ہجر مین
کیونکر نکالون منہہ سی مین حرفِ وصال یار — جو دانت ہی زبان پکڑتا ہی ہجر مین
روتا ہی آسمان مری حالِ زار پر — بارانِ غم ہی منہہ نہین مڑتا ہی ہجر مین
تدبیرِ وصل پڑتی ہی تقدیر کی خلاف — نبتا نہین ہی کام بگڑتا ہی ہجر مین

١٠٣ — ١٧

وصلت مین مجہسی پوچہتا ہی یار ای صبا
کسطرح چین آپ کو پڑتا ہی ہجر مین

مغتنم ہی باغِ عالم کی ہوا دو چار دن — صورتِ گل ہی یہان نشو و نما دو چار دن
سبزۂ خط کا نمو ہی چاند سی رخسار پر — اور رخ پر چہوڑ لو زلفِ دوتا دو چار دن
ای بتِ کافر تری اللہ ری بی پروائیان — آشنا دو چار دن ناآشنا دو چار دن
مدعائی وصل سنکر وہ صنم کہنی لگا — بیٹہہ کر مسجد مین کر یادِ خدا دو چار دن
مجہہ گریبان چاک کی مرنی سی اک وحشت رہی — وا رہی اوس شوخ کی بندِ قبا دو چار دن
یہہ بڑا اندہیری اک رات بہی آئی نہ تم — چاندنی کیا کیا ہوئی ای مہ لقا دو چار دن
واہ ری وعدہ ترا قربان وعدیکی ترے — ایک دن کی ہو گئی ای بیوفا دو چار دن
روز آتی ہی لبِ گورِ غریبان سی صدا — شادی و غم ہی پئی شاہ و گدا دو چار دن
دام پیدا کیجیی می ہو چکی مفلس ہوئی — بیٹہی مسجد مین بنکر پارسا دو چار دن
نکہتِ گل پہر کہان بادِ بہاری پہر کہان — باندہ لی ای باغبان اپنی ہوا دو چار دن

زاہدونکی رال ٹپکی گی مَی گلرنگ پر
ایتو میری حال پر لطف و کرم فرمائی
وہ پری کہتا ہی دیوانہ بنا کر زلف کا
پہر کہان یہہ اونکی چہوٹن چند روزہ ہی حجاب
سال بہر فصل جنون پہر ہاتہہ آئیگی نہین
ہڈیان کتی بہی سونگہین یا نہ سونگہین دیکہتی

اگر رہی یونہین گلستان کی ہوا دو چار دن
ہو چکی ہونی جو تہی جور و جفا دو چار دن
فصد لو جا کر کروا پنی دوا دو چار دن
دید کی قابل ہی آنکہونکی حیا دو چار دن
صورت گل پیرہن رکہتی قبا دو چار دن
ہی شرف بہر ہر رو بال ہما دو چار دن

۱۰۴

بادہ گلگون چلی ہر سوز چلکر باغ مین
موسم گل کی یہی ہین ای صبا دو چار دن

۱۵

سختیان کچہہ روز مرنیکی ہوس مین کہینچ لین
ہم اسیرونکی اگر نالی کشش پیدا کرین
غیر ممکن ہی چہوٹی جام و صراحی ہاتہہ سی
صیدگاہِ خلق مین قسمت کا سارا کہیل ہی
دسترس اتنا تو ہو بیٹہین جو وہ غیرونکی پاس
پہولکی جا پنکہڑی بہی ہو تو کچہہ آنسو پونچہین
بی صدای زنگ ہی عمرِ رواں کا قافلہ
باغمین روئین جو ہم پہر دُرِ دندان یار
ساتہہ چہوڑونگا نہ مین چاہین یہہ کان حسین
ہم وہ بلبل ہین اگر چاہین تو جذبِ آہ سی
یہہ چلین اچہا نہین وہ جای پہر کیا ای پری
بی اجل ممکن نہین جورِ زمانہ سی نجات

اور آہین آمد و رفتِ نفس مین کہینچ لین
وسعتِ صحن چمن کنجِ قفس مین کہینچ لین
کہان ہم رندونکی گو دورِ عسس مین کہینچ لین
زر اگر عنقا ہو تو دامِ ہوس مین کہینچ لین
اپنی پہلو مین اونہین دیکی قسمین کہینچ لین
بوتلین دو چار ہی دورِ عسس مین کہینچ لین
نالی ہم اس کاروان بی جرس مین کہینچ لین
برگ گل آب گہر ایک ایک نس مین کہینچ لین
باندہ کر جیتا جہی پای فرس مین کہینچ لین
آتش گل آشیانکی خار و خس مین کہینچ لین
ہاتہہ اگر اک دن سر بازار دس مین کہینچ لین
زیست سی ہاتہہ اشتیاقِ جادرس مین کہینچ لین

پھر وہی سیر چمن ہی پھر وہی فصل بہار
اور نالی چارون بلبل قفس مین کھینچ لین

سنکی میرا حال رندونسی یہہ کہتا ہی کلال
اور خمیازہ ذرا می کی ہوس مین کھینچ لین

١٠٥ ای صبا کیا منہہ ہزاران چمن جو آپ سی
١۴ ایک نالہ تو زیادہ سو برس مین کھینچ لین

طاق ہو نظارۂ آئینۂ ادراک مین
شش جہت کی سیر کر اک اپنی مشت خاک مین

غافلو بیٹھی ہو کیا فکر زر و املاک مین
اوٹھہ کھڑی ہو فرش و مسند کو ملا کر خاک مین

ہر ببولی سی انا مجنونکی آتی ہی صدا
لائی ہی قسمت مجھی کس وحشت وحشتناک مین

اسقدر گھبرا کی ای قاتل نہ مجھکو ذبح کر
خون کی دہبی نہ لگجائین کہین پوشاک مین

پائمالی ہی ہمین منظور نفس شوم کے
ہین فریدون کی طرح فکر سر ضحاک مین

گلشن عالم مین جب چشم حقیقت وا ہوئے
رنگ دیکہا لالہ و گل کا خس و خاشاک مین

جس طرح ہوتی ہی روشن آئنہ خانی مین شمع
جلوۂ جانان ہی یون اپنی دل صد چاک مین

ای مری نالو اگر تم مین خدا تاثیر دے
اشک بھر آئین ابھی چشم بت سفاک مین

لال ڈوری نشہ می سی نہین ہین سحر مین
سرخی خون جگر ہی دیدۂ نمناک مین

گردش افلاک نی پامال کر ڈالا مجھے
حسرتین کیا کیا مری دل کی ملادین خاک مین

میری رونی نی جو اوس سفاک کو رسوا کیا
نیل کی پھیری سلائی دیدۂ نمناک مین

دوڑ سکنی کی نہین ای ترک ہم توسن کے ساتھہ
سر ہمارا کاٹ کر تو باندہ لی فتراک مین

کر دیا آخر ہدف تیر نگاہ یار کا
ایک مدت سی لگی تھی سوت سے پیر تاک مین

١٠٦ ای صبا باد بہاری بہی مثل گرد راہ
١۵ روح کا عالم ہی اونکی توسن چالاک مین

بوی گل کو در و دیوار چمن کیا روکین
ہمکو وحشت مین غریب اہل وطن کیا روکین

یہہ وہ بلبل نہین جو دام کی پھندون مین رہے
طائرِ روح کو رگہای بدن کیا روکین

داغ حرمان نی بنایا ہی چراغِ مدفن
بزم مین جا صفتِ شمع لگن کیا روکین

سرکشی چھوڑکر آنکھونمین عزیزون کی رہو
شیر کو دیکھہ کی حلقی مین ہرن کیا روکین

بی حجابی ہی فقط حسنِ عروسِ گل کے
عشق پیچی کی قنات اہلِ چمن کیا روکین

خس و خاشاک سی دریا بھی کہین رُکتی ہین
خونِ زخمِ شہدا تارِ کفن کیا روکین

شوخی حسن سی کہتی ہو چھلاوا ہم ہین
تمکو ہم عاشقِ کاہیدہ بدن کیا روکین

کچھہ بھی قیمت لبِ جانان نی رکھی لعلونکی
تُرک اب راہِ بدخشان و یمن کیا روکین

دامِ تزویر مین کیونکر دلِ روشن ہو اسیر
آہوی چرخ ہون ہین صید فگن کیا روکین

نازکونسی بھی کہین اوٹھتاہی بارِ سختی
بارشِ ژالہ کو گلہای سمن کیا روکین

چاہئی وصفِ قدِ یار مین مضمونِ بلند
ہم طبیعت کو دمِ فکرِ سخن کیا روکین

کرین جھوٹا سرِ بازار بھی کیونکر ہم
وعدۂ وصل پر ای عہد شکن کیا روکین

خط سی مسدود ہو کس طرح بہارِ رخِ یار
جوشِ گل کو خس و خاشاکِ چمن کیا روکین

چاہئی پاسِ ادب قیس سی یارانہ ہی
دشت مین ناقۂ لیلی کو ہرن کیا روکین

١٠٧

شترِ جستہ ہین بیتابیِ سوزِ غم سے
ای صبا آپ کو ہم سوختہ تن کیا روکین

١٥

عشق کا اختتام کرتی ہین
دل کا قصہ تمام کرتی ہین

قہر ہی قتلِ عام کرتی ہین
تُرک تُرکی تمام کرتی ہین

طاقِ ابرو سی اونکی در گذرے
ہم یہین سی سلام کرتی ہین

شیخ اوس سی پناہ مانگتی ہین
برہمن رام رام کرتی ہین

جوہری پر ترے دُرِ دندان
آب و دانہ حرام کرتی ہین

خطِ قسمت پڑہا نہین جاتا
حرفِ منطق تمام کرتی ہین

یا الٰہی حلال ہون واعظ
دختِ رز کو حرام کرتی ہین

آپ کی منہہ لگی ہی دخترِ رز
باتین ہونٹون سی جام کرتی ہین

چلی دنیا سی ہم پئی عقبے
کوچ بھر مقام کرتی ہین

اپنی دل پر ہی اختیار ہمین
ملک کا انتظام کرتی ہین

قابلِ گفتگو رقیب نہین
آپ کس سی کلام کرتی ہین

رات بہر میری نالۂ پُر درد
نیند اونکی حرام کرتی ہین

ظلم ہی احمقون کی منہہ زور سے
تنگ یہہ بے لگام کرتی ہین

دل سی زنگِ دوئی مٹاتی ہین
زخم کا التیام کرتی ہین

۱۰۸ ای صبا کیون کسیکا دل توڑین
کعبی کا احترام کرتی ہین ۱۵

بندگی سی لئے جو آفتین ہین
ای عشق ترے کرامتین ہین

نقشی نہین قدرتِ خدا ہین
تصویر پہ تو نکے صورتین ہین

ظلمات کہان کہان رہِ عشق
ای خضر بڑے مسافتین ہین

دو دن کی حیات پر فلک سے
کیا کیا شکوے شکایتین ہین

سرمہ ہو تمام طور جل کر
یہہ حسن کی سب شرارتین ہین

اللہ ری گردشِ زمانہ
ہر روز نئے مصیبتین ہین

ہم تم ہین ایک جان دو قالب
آپس مین بڑے محبتین ہین

منعم کی ہین بی محل بنو دین
اک دن مٹتے عمارتین ہین

ہم مست ہین اور دختِ رز ہی
دخترات پری سے صحبتین ہین

مجنون ہی کہین کہین ہی فرہاد
دنیا جو ہی خاکدان تو ہم تم
بندہ تری شکر مین ہی قاصر
ای نفس پلید آدمی بن
درد و غم و یاس و داغ حرمان

الفت کی عجیب صورتین ہین
گویا مٹی کے مورتین ہین
اللہ بڑے عنایتین ہین
کتنی ہین ولی کے خصلتین ہین
اک دل ہے ہزار آفتین ہین

١٠٩

یہہ ظاہر و باطن عجب ہے
اشک آنکھونمین دل مین حسرتین ہین

١٧

کیا پرآشوب ہی دیار چمن
بنون مین ناتوان جو خار چمن
ہی اب اوس اوج پر بہار چمن
گل خزان ہونگی بلبلین تہ دام
خط بڑہا اونکی روے رنگین پر
کہیت فوج خزان کی ہاتہہ رہا
الفت رخ مین قید زلف بہی ہی
ایک اور سو کا مجہہ مین اوسمین ہی فرق
شکل گل نقش پای جانان ہے
بی ثباتی پر اپنی روتے ہین
تیر ہی موجہ ہوائی بہار
جوش کہاتا ہی وحشیون کا لہو
زر گل سی نہ کیون ہو مالامال

ایک اک گل ہی تاجدار چمن
چاک ہو دامن بہار چمن
طایر قدس ہی ہزار چمن
کیا برا ہے مآل کار چمن
رنگ لایا بنفشہ زار چمن
لٹ گیا لشکر بہار چمن
دام مین ہین گنہگار چمن
لاکہہ نالے کرے ہزار چمن
گرد رہ صاف ہی غبار چمن
مسکراتے نہین انار چمن
بلبلین کیون نہون شکار چمن
رنگ لائیگی کچہہ بہار چمن
باغبان ہی وثیقہ دار چمن

ہی یہہ طفلانِ غنچہ کا رتبہ
ابر رحمت ہی آبدار چمن

شرب مے جام گل سے یاد آیا
ہوئی توبہ شکن بہار چمن

موسم گل ہی دن خوشی کی ہین
قہقہہ زن ہے آبشار چمن

١١٠

رہی سرسبز ای صبا وہ گل
فیض سی جسکی ہی بہار چمن

١٦

خاکساری کا چلن خوف زیان رکہتا نہین
بیم قزاقان غبار کاروان رکہتا نہین

پاس رسوائی سی مین منہہ مین زبان رکہتا نہین
چشم تر رکہتا نہین لب پر فغان رکہتا نہین

زاہد و دریای مے سی پہر کنارہ کس لئے
ننگ نجاست کا اگر آب روان رکہتا نہین

ہوگیا روشن جو دیکھی گردش لیل و نہار
ایک صورت پر کسیکو آسمان رکہتا نہین

کیا سمجہہ کر آتش سودا جلاتی ہی اُنہین
شمع سان چربی مرا اک استخوان رکہتا نہین

مست بادہ رہتا ہون تیری عنایت سے مدام
ساقیا مین رند فکر دو جہان رکہتا نہین

کر نہین سکتا سوال بوسہ رعب حسن سی
روبروئی یار مین گویا زبان رکہتا نہین

یہہ کلام اپنی خریدارونسی ہی اُس شوخ کا
مول لو یوسف کو وہ قیمت گران رکہتا نہین

راہ حق مین ہر قدم پر کعبہ مقصود ہے
سنگ اسود رتبہ سنگ نشان رکہتا نہین

ہی یہہ ایمائی شکست رنگ گل ای غافلو
گلشن ہستی بہار جاودان رکہتا نہین

گالیان چُپکا سُنون کیون سائل وصلت ہون
تم زبان رکہتی ہو کیا بندہ زبان رکہتا نہین

آتی ہی باد خزان نی ایسی جہاڑو پہیردی
جای گل پتا چمن مین باغبان رکہتا نہین

وہ حسین بہی اپنی راز حسن مین خاموش ہی
کیا کمر کا حال بتلائی دہان رکہتا نہین

منکشف ہو راز کیونکر گلشن ایجاد کا
طفل غنچہ صورت بلبل زبان رکہتا نہین

خال ابرو یار کا کتنا تره کی پاس ہی
خوف زخم تیر کا زاغ کمان رکہتا نہین

١١١

منزلِ جانان مین جائیگی کمند آہ سی
ای صبا بامِ حقیقت نردبان کہتا ہین

١١

کسی جگہہ نہ ملا نقش جب زمانی مین
ہماری آہ کی اک دہوم ہی زمانی مین
ہُنر ونی کو ہی سائل سی اس بہانی مین
ہنسی مین اہل چمن کو بہت ہلی ای گل
گرائی اشک کی قطری جو ہمنی وحشت مین
پس از فنا مری آہون نی یہہ ہوا باندہی
مین تیرہ بخت تو جلتا ہون غیر کو بہی جلا
بہارِ وصل دکہاتا ہی داغ ہجر ہمین
تمہاری گیسوؤن تک اینا دسترس ہوگا
قضائی خاک کی تیلو نکو کری زیر زمین

پہری قلم کیطرح ایک ایک خانی مین
صدای رعد ہی بجلی کی تازیانی مین
کہ ہاتہہ کام مین ہی اور زرخزانی مین
بسورین کہین غنچی نہ مسکرانی مین
گہر کی دانت ہین زنجیر کی دہانی مین
کہ حال کا غذ بادی ہی شامیانی مین
ضرور چاہیئی بہو سی سیاہ دانی مین
فراہی سیبِ زنخدان کا گل کی کہانی مین
نصیب کا یہہ لکہا ہو ہو ہی شانی مین
کیا ہی اخلہ تحصیل کا خزانی مین

١١٢

صبا سی حال نہ پوچہو کدورتِ غم کا
ہی اپنی نام کا آندہی ہی خاک اڑانی مین

١٣

لی یار نی جو زلفِ سیہ فام ہاتہہ مین
اک شہسوارِ حسن سی ہی وصل رات دن
کہتا ہی فتح کرکی وہ ترک ایک دو کو روز
مجہہ بادہ کش کو بہی وہین پہنچا مری کریم
زنجیر اگر دکہائی علی بند آپ کا
وہ پختہ کار ای بتِ شیرین ادا ہی تو

رنگِ حنا ہوا شفقِ شام ہاتہہ مین
یان ہی عنانِ ابلقِ ایام ہاتہہ مین
رکہتی نہ نام چار کو صمصام ہاتہہ مین
حورین جہان کہڑی ہین لئی جام ہاتہہ مین
دزدِ حنا کا پہر نہ رہی نام ہاتہہ مین
مصری بنی جو لی شکرِ خام ہاتہہ مین

تڑپی ہین اسقدر پس دیوار یار ہم
سو بار آ گیا ہی لب بام ہاتہہ مین

لازم ہی آدمی کی لئی اک نہ اک ہنر
کیا عیب ہی رہی جو کوئی کام ہاتہہ مین

تلوا اگر مری بت کافر کا دیکھہ لین
رکہین نہ برہمن کبہی اصنام ہاتہہ مین

جام بلور پنجہ مرجان کو ہو نصیب
مہدی لگائی ساقی گلفام ہاتہہ مین

سودائی چشم یار مین بلجائی گر ہمین
بادام بہی ہو روغن بادام ہاتہہ مین

خط کا جواب یار سی لانا کسیطرح
قاصد مین پہلی دیتا ہون انعام ہاتہہ مین

۱۱۳
جام جہان نما او سی سمجہون مین ای صبا
ساقی جو اپنی ہاتہہ سی دی جام ہاتہہ مین
۲۰

عدم سی آئی ہین اونکی خیال روئی روشن مین
چراغ جان ہی داغ عشق اپنی خانۂ تن مین

ہوس سی زر کی نقص آیا تو انکی رنگ و روغن مین
لگایا اس ہوا نی جو رس کس کس شمع روشن مین

ہنسی بلکر نہ گلی کی جو اوس گلرو نی گلشن مین
پڑی ہین پاس سی کانٹی زبان برگ سوسن مین

بہار وصل ہی ہم میکشی کرتی ہین گلشن مین
پڑی ہین ہار پہولونکی ہر اک شیشی کی گردن مین

لٹایا اسقدر جوش جنون نی ہمکو کانٹون پر
ہزارون خون کی دہبی لگی صحرا کی دامن مین

ضعیفونکو تو اکثر رزق پہنچاتا ہی گہر بیٹہی
تری قدرت سی شکر چیونٹیان پاتی ہین خرمن مین

یقین ہی دلکو منہ دیکھی فلک بہی رام ہو جائی
جو ہو اوس زلف کا اک تار زنار برہمن مین

جہانتک سخت دل ہین سرکشی رکہتی ہین طینت مین
شرر ہین سنگ مین جوہر ہین خنجر کی آہن مین

خفا ہین نیست سی ہم دام غم مین قدم اوجہتا ہی
رگین پہانسی کا پہندا بنگئین ہین اپنی گردن مین

پہنکر آپ نی زیور کیا مشتاق عالم کو
ہلال عید ہی یا طوق ہی سونیکا گردن مین

حسین کوئی نظر آیا ہوا یہہ آپ سی باہر
دل بیتاب ہی سینی مین یا پارا ہی معدن مین

تری پرتو سی آنکہین آدم خاکی کی روشن ہین
شعاع مہر سی ہی نور ہر اک چشم روزن مین

برای فاتحہ آئی جو وہ ہمراہ غیرون کی — تڑپ کر رہ گیا لاشا ہمارا گنج مدفن مین

ہوائی دید جانان ہی تجلی گاہ جانان مین — ببولی کیطرح پھرتا ہون نین وادئ ایمن مین

ہرن جب دیکھتی ہین اپنی شوخی بہول جاتی ہین — چھلاویکا ہی عالم اوس شکار افگن کی توسن مین

شب تاریک مین وہ ماہ جب گلگشت کو آیا — بنا شبّو کا تختہ چاندنی کا کہیت گلشن مین

تری باتین جو ای رشک چمن یاد آگئین مجھکو — بہت رویا مین سنکر چہچہی بلبل کی گلشن مین

ستم بر بار ہا طفلی مین بھی اوس بت کی ہاتھونسے — ہزارون دل کہلونونکی طرح توڑی لڑکپن مین

بسر کرتی ہی خلقت چار دنکی زیست رو رو کر — نہین جز دانہائی اشک کچھ ہستی کی خرمن مین

۱۴ ہوائی دوست مین ہم بھی پھرتی ہین ای صبا کیا کیا ۱۲
حرم مین دیر مین میخانی مین صحرا مین گلشن مین

دم بدم ساقی و مطرب کو صدا دیتی ہین — موسم گل مین ہم اک دہوم مچا دیتی ہین

جنس دل آپ گران سمجھی ہین اک بوسی پر — دم بیان اتنا نہین کیا لیتی ہین کیا دیتی ہین

ہم وہ بسمل ہین کہ ٹھنڈی بھی نہین ہوتی جب تک — دامن زخم سی قاتل کو ہوا دیتی ہین

نزع مین ہون مری بالین سی نہ اوٹھیئی للہ — آپ کسوقت مین بندیکو دغا دیتی ہین

کون سنتا ہی تری جوش جنون مین ناصح — خضر بھی آئین تو ہم راہ بتا دیتی ہین

صاف قلقل سی صدا آتی ہی آمین آمین — اپنی ساقی کو جو ہم رند دعا دیتی ہین

یہہ نئی طور کا انصاف ہی اونکی گہر مین — غیر کرتی ہین خطا ہمکو سزا دیتی ہین

ہم بھی تا صبح لئی جائینگی بوسی شب وصل — گالیان دیکہین تو وہ تا بہ کجا دیتی ہین

چاندنی راتون مین اکثر تری در پر آکر — تجھکو آواز ہم ای ماہ لقا دیتی ہین

جب مین کہتا ہون تو اللہ ری ہنسنا اونکا — قہقہونمین مری نالون کو اوڑا دیتی ہین

خط کی آنی سی نہ کچھ حسن پہ حرف آئیگا — ہم نوشتہ تجھی ای مہر لقا دیتی ہین

۱۱۵ روبرو اونکی صبا کی جو غزل گاتا ہے
چٹکیون مین وہ معنی کو اوڑا دیتی ہین ۱۵

دیکھکر خوشرنگ اوس گل پیرہن کی ہاتھہ پانون
پہول جاتی ہین جوانان چمن کی ہاتھہ پانون

جب دیکھی چار دن اوس گلبدن کی ہاتھہ پانون
سوکہہ کر کانٹا ہوی اہل چمن کی ہاتھہ پانون

ہم وہ مہوش ہین جو ہوتا ہی ہمین رنج خمار
ٹوٹتی ہین ساقی پیمان شکن کی ہاتھہ پانون

اونکی مقتولونکی قبرین اسقدر کہودی گئین
تہک کی تختہ ہو گئی ہر گورکن کی ہاتھہ پانون

آتی جاتی چوٹ بہی سچ ہی نظر آتی نہین
آج کل چلتی ہین کیا اوس تیغزن کی ہاتھہ پانون

خاکساری کا مزا ہوتا جو ای خسرو تجہی
آب شیرین سی دہولاتا کوہکن کی ہاتھہ پانون

ہتہکڑی بیڑی زور ونسی پہنا لی مجہی
ای جنون شل ہو گئی اہل وطن کی ہاتھہ پانون

کاٹ ڈالا دست شاخ گل کو پاتی سرو کو
باغبان نی دیکھکر اوس گلبدن کی ہاتھہ پانون

توسن مشکین سی جب اوس ترک کی تشبیہ دی
جوڑ مین ٹہہری نہ آہوی ختن کی ہاتھہ پانون

اپنی گیسوی رسا سی یار رسی کی طرح
باندہتا ہی عاشق چاہ ذقن کی ہاتھہ پانون

نوجوانان چمن اوس گل سی تہراتی ہین یون
جسطرح کانپین کسی پیر کہن کی ہاتھہ پانون

شب کو گرم رقص ہوتا ہی جو وہ آتش مزاج
شمع سان جلتی ہین ساری انجمن کے ہاتھہ پانون

ہتہکڑی بیڑی جو مجہہ مجنونکی اوتری بعد مرگ
قبر مین اکڑی اوڑا اینگی کفن کی ہاتھہ پانون

ہو گئی خم ٹہونک کر دیو خزان کی سامنی
کیا کسیلے ہین جوانان چمن کی ہاتھہ پانون

۱۱۶ شاہد مقصد تمہین لی واسطہ ملجائیگا
ای صبا جو ہو نہ شیخ و برہمن کی ہاتھہ پانون ۱۵

جناب یوسف اگر بزم دلستان دیکھین
جو خواب مین بہی نہ دیکھا ہو وہ سمان دیکھین

وہ ہم نہین چمن پیتا کی جو خزان دیکھین
دکھائیگا ہمین کیا رنگ آسمان دیکھین

ہزارون بار غم اک مشت استخوانکی لئے
مری بساط تو یہہ ہفت آسمان دیکھین

بہار آئی الہی وہی سمان پہر ہو
پہر ایک جا گل و بلبل کو باغبان دیکھین

زبان سی جو کہون حال دل نہ پائین گے
وہ توڑ کر مری پہلو کی استخوان دیکھین

شراب سرخ کی ساغر ہون اور زاہد ہون
وہ لال لال ہتیلی جو انکہڑیان دیکھین

بتون کو لاکی برہمن جہکائین سجدہ مین
حباب کا جو کبہی سنگ آستان دیکھین

جو زندگی ہی تو اک دن یہہ حال ہونا ہی
نہ چشم کم سی ضعیفونکو نوجوان دیکھین

بہار آئی ہی ساقی جما دی رنگ اپنا
چہنی ہوئی رہ روشون پر گلابیان دیکھین

وہ لوگ لوٹ کی کاغذ لئی جو بیٹہی ہین
ذرا کتب مین تو احوال رفتگان دیکھین

جہان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند
ابہی دکہائیگا کیا کیا نہ آسمان دیکھین

کبہی تو ساقی دریا دل آئیگا یارب
نہو گی کشتی می تا کجا روان دیکھین

لہو کی دہار مین ہو گی شباہت گل گل
حلال کر کی عنادل کو باغبان دیکھین

نہین ہر ایک کی حصی مین دولت دیدار
خدا دکہائی تو زاہد سوئی بتان دیکھین

۱۱۷

صبا بہت طرف زلف یار دیکہتی ہین
کہین نہ پانؤ مین پڑ جائین بیڑیان دیکھین

۶

فکر کونین کی رہتی نہین میخوارون مین
غم غلط ہو گیا جب بیٹہہ گئی یارون مین

دہوم ہی سیر مین یار کی بازارون مین
رچہیان پڑتی ہین یوسف کی خریدارون مین

دم اوکہتا نہین رونی سی کبہی عاشق کا
گتہیان پڑتی نہین آنسوونکی تارون مین

سج دیا حیرت عشاق نی اوس بت کا مکان
قد آدم ہین لگی آئنی دیوارون مین

دیکہکر عارض رنگین پہ غبار خط یار
باغبان خاک اڑانی لگی گلزارون مین

ای صبا قربان اوس سرو کا دم بہرتی ہین
ہی نسیم چمن اوس گل کی ہوادارون مین

١١٨ ١٠

گر محبت کا دل مین داغ نہین — خانہ کعبہ مین چراغ نہین
یہہ نشان ہی مزار عاشق کا — چادر گل نہین چراغ نہین
کیسی کیسی رفیق چھوٹ گئے — ہای کس کس کا دلپہ داغ نہین
غنچہ و گل ہین باغ عشرت کے — شیشہ می نہین ایاغ نہین
حال عمر دورزہ کیا کہئے — ایک دم رنج سی فراغ نہین
مین وہ بلبل ہون جسکی نالون پر — کون گل ہی جو باغ باغ نہین
سر پر احسان لین امیرون کا — ہم فقیرون کا یہہ دماغ نہین
رخ رنگین یار کا ہمسر — گل تو کیا ہی تمام باغ نہین
میکشو نکے دماغ کو نہ پہنچے — زاہدا اتنا ترا دماغ نہین

١١٩ ١٨

چل بسی ہین نسیم جسدن سی
ای صبا وہ ہوای باغ نہین

فرق آئیگا جو مجھہ رند کی سامانون مین — مغبچی روینگی سر پیٹ کی مینخانون مین
قیس ملتا نہین ہم چاک گریبانون مین — جہک ہی کچا سا تری ہی ترے دیوانون مین
گل ہی ای یار تری چاک گریبانون مین — سنبل باغ ہی زلفونکی پریشانون مین
سوزش داغ جنون نی یہہ ترقی کی ہی — غل انا الشمس کا ہی آپ کی دیوانون مین
گیسوی یار کی یون ہی دل احباب مین راہ — رشتہ جس طور سی تسبیح کی ہو دانون مین
ہم وہ قانع ہین نہ مانی ہین کہ اپنی آگے — ایک نعمت نہین افلاک کی نوخوانون مین
ساقی پاؤ ہانک کی محفل مین خدارا بیٹھو — شمع خجلت سی چہپی جاتی ہی پروانون مین
آدمی بہی نہ سمجھہ کر ہمین اک دن پوچھا — وہ پری آپکو گنتا ہی پہر انسانون مین
ابر کی طرح سے کیون روئین نہ گنتی والے — یار اک برق کا عالم ہی تری تانون مین

اوس شہ حسن نی اک دن نہ کرم فرمایا
نامرادو نہین غریبون مین ترا رمانون مین

زلف لیلی کیطرح خوب پریشان ہوگا
قیس بہنیں جائیگا جبدن تری دیوانون مین

بی جہت شیخ وبرہمن کی جبین سائی ہی
مسجدون مین نہ خدا ہی نہ صنم خانون مین

قامت وعارض جانان نی جدائی ڈالی
سرو مین قمریون مین شمع مین پروانون مین

دختر رز بہی تنک ظرف ہی کیا ای ساقی
خم سی شیشو نہین گئی شیشو نسی پیمانون مین

فرد اعمال کو دامن کیطرح پہاڑونگا
حشر کی روز اوٹہونگا تری دیوانون مین

غل مچائین ارنی کا ہم اگر ای موسی
لن ترانی کی نہ آواز پڑی کانون مین

ای شہ حسن یہہ اعلی ہی تری بزم شراب
جام جم جسکی ہی ٹوٹی ہوئی پیمانون مین

۱۳۰ چمن کوچہ جانان سی جو نکلی باہر
ای صبا خاک اوڑاوگی بیابانون مین ۱۷

تقریر اختلاف مین کیونکر بڑہی نہین
ہندو پڑہی نہین کہ مسلمان پڑہی نہین

قصی کا گہری باعث طول شب فراق
آتنا بہی آسمان مری سر چڑہی نہین

مجنون ضعیف کیا مری جنگل مین آئیگا
شیرونکی ہاتہہ بہر قدم آگی بڑہی نہین

کیونکر پل صراط سی اوترین گی حشر کو
جو لوگ تیغ عشق کی منہہ پر چڑہی نہین

اوس غیرت بہار کی تار نگاہ سی
کب پہول اپنی دامن دل پر کڑہی نہین

ایسا نہو دکہائین بلاکر رقیب کو
کیا خط او نہین لکہین کہ وہ کچہہ بہی پڑہی نہین

ہم غافلون کی موت کا یہہ انتظار ہی
آنکہین ہین تربتون کی زمین مین گڑہی نہین

کیا جان زاہدونکی جو الفت کا نام لین
ان تہوڑ جیون کی خاک کبہی دل بڑہی نہین

میری طرح اسی بہی ملادی نہ خاک مین
آئینہ اوس صنم کی بہت منہہ چڑہی نہین

روزن ہین تیری دیکہنی کو دل کی واسطی
آنکہونکی ای صنم مری منہہ پر گڑہی نہین

گل کہانی کی لئی کف افسوس ملتی ہین
چہلی کسیکی ہاتہہ کی ہتہی چڑہی نہین

کیا توڑ پر خزان ہین مرا سیل اشک ہی
تہالونکی جا چمن ہین کہان پر گڑہی نہین

ای گل نئی قبا کی پہنتی کا لطف کیا
جب تک کہ آستین کسی پر چڑہی نہین

بحث جمال آپ نی یوسف سی کیجئے
بازار یوسفی ہفت ہین قصہ بڑہی نہین

ہم عاشقون ہین اور بکہیڑا سوا ہوا
ای ترک شر بڑہا تری گیسو بڑہی نہین

اللہ ری میری دل سودا زدہ کا بل
جب تک کہ پیچ پر تری گیسو چڑہی نہین

۱۲۱

کیا ہی حساب ہین تری رنگین بیانیان
دو شعر ایکدن بہی صبا کی پڑہی نہین

۲۱

انکہہ سی آج تک کیون ای قمر ملتی نہین
دل کبھی ملتا نہین جب تک نظر ملتی نہین

کہتی ہین سچ ہی عدم کی کچہہ خبر ملتی نہین
ہم تو کیا ہین اونکو بہی اپنی کمر ملتی نہین

سیر ہفت اقلیم اسکندر سی یہہ ثابت ہوا
بیٹہہ رہنی کو کہین جا ہاتہہ بہر ملتی نہین

غوطی کہلواتی ہین یہہ مژہ تری ای بحر حسن
تہاہ اک اک بات کی دو دو پہر ملتی نہین

دور کر للہ یہہ غفلت کا پردہ دور کر
کچہہ تجہی اپنی خبر ای بیخبر ملتی نہین

آدمی درد محبت سی کبھی بچتا نہین
سانس لینی کی بہی فرصت بشر ملتی نہین

جہوٹی موتی کیطرف کب دیکہتی ہین جوہری
بی صداقت آبرو ای بدگہر ملتی نہین

کہینچتی تصویر مضمون خیالی باندہ کر
گو ہمین کیطرح سی اونکی کمر ملتی نہین

ذبح کرتا ہی شب وصلت ہین تیرا بولنا
کیا کرین اس دم جہری سی مرغ سحر ملتی نہین

قتل کر لیکن ذرا غصی کا عالم دیکہہ لین
ایکدم کی مہلت ای بیداد گر ملتی نہین

آفتاب حشر بہی داغ جگر سی سرد ہے
آتش دل سی ذرا نار سقر ملتی نہین

ہای کس صورت سی حال رفتگان معلوم ہو
کیا قیامت ہی کسیکی کچہہ خبر ملتی نہین

تیغ حسن یار کی کیا تاب لائی آفتاب
منہہ پہ لینی کی لئی کسدن سپر ملتی نہین

دام مین اہی ناز مین بلبل کو لایا چاہئی
باغ مین چلکر رگ گل سی کمر ملتی نہین

آدمی چاہی تو دیو آسمان کو مارلے
نفس سرکش پر مگر فتح و ظفر ملتی نہین

اونکی بستی سی جو یاد آتی ہی تو کہتی ہین ہم
کیا ہوئی مدت سی وہ سلک گہر ملتی نہین

جیب کی ٹکڑی نہین ہین پرچی ہین اخبار کی
قیس کو کسوقت لیلی کی خبر ملتی نہین

چاہئی پہر تلاش یار از خود رفتگی
منزل مقصود بی قصد سفر ملتی نہین

بوسی آنکہونکی کباب نرگسی سی ہین لذیذ
ساقیا ایسی گزک ہر جام پر ملتی نہین

گرگ عشق افسوس پہلو سی اوٹہا کر لیگیا
مدتو نسی یوسف دل کی خبر ملتی نہین

۱۲۲ — ای صبا واللہ سحر ہی جان کا صدقہ ہی حال
یہہ وہ دولت ہی کہ جو بار دگر ملتی نہین — ۱۷

کس منہہ سی کہین گناہ کیا ہین
توبہ ہے روسیاہ کیا ہین

اللہ ہے عفو کرنے والا
مین کیا ہون مری گناہ کیا ہین

ای دوست تری گدا کی آگے
کچہہ بہی نہین بادشاہ کیا ہین

تمسا کوئی بدچلن نہ ہوگا
ہی ہی عاشق تباہ کیا ہین

گوری گوری ہی اونکی صورت
اوسپر گیسو سیاہ کیا ہین

جھگڑی ہین شیخ و گبر دونو
اپنی لئی خود تباہ کیا ہین

دیکہی کوئی حال اہل دنیا
یہہ لوگ بہی واہ واہ کیا ہین

اوترین اونسی مقابلی کو
افلاک پہ مہر و ماہ کیا ہین

دہوین تیغ نگاہ سے کے ہین
تیورا سے کج کلاہ کیا ہین

شاہد ہین تری ستم کی لاکہون
دو چار اسکی گواہ کیا ہین

اللہ رے ان بتون کی آنکہین
کٹ جائیگی عمر چند روزہ
اونکا تو جواب ہی نہین ہے
ای دل الفت کی محکمے مین
دل ہی تو زیادہ اس سی ہونگے
پہلو مین نگار رہا تہہ مین جام

کافر جادو نگاہ کیا ہین
فکرین شام و پگاہ کیا ہین
ماشاءاللہ واہ کیا ہین
قاضی کیا ہی گواہ کیا ہین
یہہ نالہ و اشک و آہ کیا ہین
اسوقت تو بادشاہ کیا ہین

۱۲۳
اونکی آمد جو ای صبا ہے
سب مطلب رو براہ کیا ہین
۱۹

یہی عالم رہی بس موسم گل کا زمانی مین
بہرا ہی حسرتون سی جسقدر دل اس زمانی مین
قیامت ہی کسیکو پیار کرنا اس زمانی مین
یہہ کیفیت اوٹہائی اوس بت بیدین کے لگانی مین
حریصون سی بہلا کیا دور ہی جو بعد مردن ہے
خدا کی فضل سی وہ دور ہی ہم می پرستونکا
شکار ای جان تم کہیکو جو اپنی دام گیسو سے
نہ یوسف ہی نہ لیلی ہی نہ شیرین ہی نہ عذرا ہے
خدا چاہی تو اب یہہ منزلت ہو قصر جانان کے
ہمین کو رنج دیکر اوٹہی ہمسی شکوی کرتی ہو
قفس مین کسلئی بیتاب رہتا ہی تو ای بلبل
قبائی دیر و کعبہ کا سبب کیا جانئی کیا ہی

رہین آباد بلبل اپنی اپنی آشیانی مین
کبہی درہم نہونگی اپنی تقارونکی خرابی مین
قضا کا سامنا رکہا ہوا ہی دل لگانی مین
نرکہا فرق صوفی کیطرحسی حال لانی مین
لحد سی سینہ دیکر جائین جا رونکی خرابی مین
کسیدن کہینچ کر لیجائینگی قاضی کو تہانی مین
نہ ٹہہری طائر سدرہ بہی اپنی آشیانی مین
رہی تقدیر ہم پیدا ہوئی ہین کس زمانی مین
بتونکو برہمن لالاکی گاڑین آستانی مین
جواب اپنا نہین رکہتی ہو تم باتین بنانی مین
سوای خار و خس کی اور کیا ہی آشیانی مین
نہین ہی دخل بندیکو خدا کی کارخانی مین

یہی جی چاہتا ہی صورت ناقوس چلاؤن
خدا جانی لگی کیون دیر اوس کافر کی آنی مین

مبصر دانہ انگور کی ہم ہین شرابی ہین
دکہاتی جوہری یہہ آب تو موتی کی دانی مین

گیا وہ صاف گہر کو آجکی وعدی کو بہی ٹالا
یہہ کیا ہی کیون مین آجاتا ہون کافر کی بہانی مین

قدم رکہہ دیکہکر بحر محبت مین ذرا ای دل
خطر ہی ڈوب جانیکا بہی دریا کی نہانی مین

یہہ خود بین ہو کہ دن دن بہر خود آرائی مین یہی ہو
بسر ہو جاتی ہین دو دو پہر زلفین بنانی مین

تری سنجیدگی پر جان قربان ای کمان ابرو
ترازو ہو گیا تیر نگہہ دل کی نشانی مین

١٢٤

صبا جی چاہتا ہی بس گریبان چاک کرنی کو
کہین راحت نہین پاتی فلک کی شامیانی مین

٢٢

رنگ ہی ای ساقی سرشار قیصر باغ مین
پہول پیتی ہین تری میخوار قیصر باغ مین

دیکہکر رنگین ترا رخسار قیصر باغ مین
گل سی بلبل ہو گئی بیزار قیصر باغ مین

ساتہہ ہی اک غیرت گلزار قیصر باغ مین
بلبلون کو دی رہی ہین خار قیصر باغ مین

باتین بلبل کو سنا شیدای رخ گل کو بنا
کبک کو چلکر دکہا رفتار قیصر باغ مین

صورت ادریس جنت سی نکلتی ہین کہین
اب تو لایا طالع بیدار قیصر باغ مین

شاہد گل ہوتیو نمین لد رہی ہین آج گل
ابر تر رہتا ہی گوہر بار قیصر باغ مین

بلبلین گل سی خفا ہون قمریان شمشاد سی
سیر ہو چلیئی جو آپ ای یار قیصر باغ مین

کسطرح حورونکو لاکر خلد سی دکہلائیے
کیا بہار آئی ہی ابکی بار قیصر باغ مین

دیکہہ پائین میری سینی کی اگر گلہای داغ
بلبلین ہونگی گلی کا ہار قیصر باغ مین

موسم گل مین ہین جوش جنونکی ہی بہار
رنگ لاکر آئینگے سو بار قیصر باغ مین

ای صنم اللہ ری جلوہ ترا حیرت فزا
بت بنی ہین صاحب زنار قیصر باغ مین

وہ مرض کہوتی طبیبونکی بہی آنکہین کہل گئین
ہی مسیحا نرگس بیمار قیصر باغ مین

خلد مین ہم اگر شراب خلد سی بہی اجتناب
جام می سی زاہدا انکار قیصر باغ مین

قامت بالا کا رتبہ ہی دو بالا سرو سے
طرّہ ہی سنبل پہ زلف یار قیصر باغ مین

دور ہین سلطان عالم کی ہین یہہ کیفیتین
غیرت جم ہی ہر اک میخوار قیصر باغ مین

دیکھہ کر روئی مصفا یار کا حیرت ہوئی
آئنی ہین پشت بر دیوار قیصر باغ مین

ہی پئی ابر بہاری یہہ محل آبرو
آئی زیر سایہ دیوار قیصر باغ مین

دیکھکر تیری رخ رنگین کو ای رشک بہار
گل ہوتی ہین باغبان پر بار قیصر باغ مین

صبحدم گلگشت کو آیا ہی وہ سرو روان
سبزہ خوابیدہ ہو بیدار قیصر باغ مین

جائی وقت مسیحائی ہی ای روح روان
منتظر ہی نرگس بیمار قیصر باغ مین

تجہسی اور گل سی ہوئی بحث جمال ای غنچہ لب
مجہسی بلبل سی ہوئی تکرار قیصر باغ مین

۱۲۵ نکہت گل سی صبا ہم مست رہتی ہین مدام
بادۂ گلگون نہین درکار قیصر باغ مین ۲۴

سرخ ٹہرا تیری رخ سی گل احمر کس دن
سرو نکلا قد موزون کی برابر کس دن

ذکر بادہ نہین لاتا ہی زبان پر کس دن
منہہ کی کہاتا نہین واعظ سر منبر کس دن

گہر گیان تونی نہ دین ای مری دلبر کس دن
رہ گیا رو کی نہ مین عاشق مضطر کس دن

روز دو چار کی رونی کی صدا آتی ہے
راگ لاتا نہین یہہ چرخ ستمگر کس دن

شغل ہی دیکھتی ہین وہ مری بیتابی کو
ہاتہہ رکہا نہین جاتا ہی جگر پر کس دن

تیری رفتار نی کس روز نہ آفت ڈہائی
پاون آگر نہ پڑا فتنہ محشر کس دن

خوب گلچہری اوڑاتی چمن عالم مین
ہمکو غنچی کیطرح ہاتہہ لگا زر کس دن

کبہی اوس بت نی نہ پوچہا مری دل کی لگی
پہر گیا آئنہ لیکر نہ سکندر کس دن

چپ نہ ہو جائی شکوہ مرا اگر تی کرتی
کیا ہوا کچہہ تو بیان کہینچی کیونکر کس دن

ای فلک عمرِ دو روزہ مین تری باعثِ ہے — نہ گئی عرش پہ آہِ دلِ مضطر کس دن

آج پر کیا ہی سدا سی چمنِ عالم مین — بلبلین تہین مِل نالان کی برابر کس دن

آج کل باغ مین وہ سروِ سہی جاتا ہی — آفت آتی نہین بالای صنوبر کس دن

وعدۂ حشر پہ کیا جان مری جلتی ہی — اپنا دیدار کیا اوسنی مقرر کس دن

معرکہ روز کا ہی چرخِ ستم پرور سی — یا الٰہی یہہ مہم دیکہیی ہو سَر کس دن

کبہی دریا کہا ای شوخ کبہی ابر کہا — پہبتی سوجہی نہ تجہی دیدۂ تر پر کس دن

خط لکہا یار کو تو شوق جوابِ خط مین — آنکہین ہم ورو کی نہ کین خونِ کبوتر کس دن

مانتا ہی نہین پہلو مین دلِ خانہ خراب — دوڑی جاتی نہین ہم یار کی در پر کس دن

ہای کس یاس سی کہتا ہون شبِ فرقت مین — دیکہیی اوسسی ملاتا ہی مقدر کس دن

مدعا ہی مجہی بوسہ لبِ شیرین کا ملی — چیونٹیونکو مین کہلاتا نہین شکر کس دن

اندنون آپ بہت ہنستی ہین نکہری نکہری — دہوئی جاتی نہین گیسوی معنبر کس دن

کس قدر طالبِ دیدار ہین اللہ اللہ — دیکہیی ہوتا ہی ہنگامۂ محشر کس دن

کیا قیامت تہی کہ قد سی تری دیتی تشبیہ — سمجہی ہم سرو کو سایہ کی برابر کس دن

رٹ لگی تہی رمضان بہر یہی ہم رندونکو — دیکہیی نکلی ہلال لبِ ساغر کس دن

۱۲۶

رنج دیتا ہی صبا کو فلکِ مینائی
لیجئی گا خبر ای ساقیٔ کوثر کس دن

۲۳

یہہ محو ہین کہ ذرا غم نہین ملال نہین — ترا خیال ہی اپنا ہمین خیال نہین

بہار آئی ہی مفلس ہین ہای مال نہین — شراب مفت دی آشنا سخی کلال نہین

وہ نیک ہین کہ بدی کیطرف خیال نہین — کسی طرح کا کسی سی کبہی ملال نہین

طلوعِ مہرِ قیامت سی تو نہین ڈرتا — ہماری جام کو ای محتسب اوچہال نہین

ملال کی لئی خلقت ہوئی ہی آدم کے
وہ آدمی ہی نہین ہی جسی ملال نہین

مجال ہی کوئی طوفان کو روک سکتا ہی
یہہ جوش عشق ہی کچہہ رود کا ابال نہین

ہم آئنی کو بہی یون تو برا نہین کہتے
مگر تمہارے رخ شفاف کی مثال نہین

کوئی حرم مین کوئی بتکدہ مین سمجہا ہے
جدہر ہی یار کسیکا ادہر خیال نہین

وہ رند ہین کہ جسی صید گاہ عالم مین
سوا شکار بطی کی کچہہ حلال نہین

یہہ ہم جلیس یہہ ہمدم ہین بزم ہستی تک
لحد مین کوئی کسیکا شریک حال نہین

حذر کی جا ہی مری دود آہ سی ای ترک
بخار دل ہی یہہ گرد رم غزال نہین

خریدنی تو لگا دین ہم ایک بوسی پر
نہ لیجئے جسی یہہ جنس دل وہ مال نہین

تلاش ہی مرض دل مین نوش دارو کے
نصیب یار کی منہہ کا ہمین اوگال نہین

غضب کی ابلق ایام گشت کرتا ہے
وہ کون فرع دل ہی جو پائمال نہین

ادہر رقیب ہین تم ہو اشارہ بازی ہی
ادہر بہی دیکہہ لین اتنا تمہین خیال نہین

مقابلہ کری وسعت مین وسعت دل سی
زمین تو کیا ہی فلک کی بہی یہہ مجال نہین

وہ وسعت ہین کہ شروع بہار سی ہی یقین
ضرور ہم نہین پا اگلی کو توان نہین

خدائی وی ہی عجب منزلت محبت کو
یہہ بزم وہ ہی کہ جس مین صف نعال نہین

شباب کی سی کہان جہانک تاک پیری مین
یہہ آنکہین ہین جو ہی لیکن وہ دیکہہ بہال نہین

شرابیون کو بہلا عمر و زید سی مطلب
ہماری بزم مین آ تو حق ہی قیل و قال نہین

وہ ہم نہین جسی تو ای فلک بگاڑ سکی
کدہر خیال ہی آئنی تری مجال نہین

جفا و جور کا شکوہ نہین کیا جاتا
نہین نہین ہمین کچہہ آپ سی ملال نہین

١٢٧

صبا یہہ حال ہوا ہی غم محبت مین
بدن مین جان نہین پیرہن مین جال نہین

٢٢

محو ہین نظارۂ چشم بت بی پیر مین
رہگیا ہی چہد کی اپنا دل مژہ کی تیر مین

جلوۂ اللہ پایا اوس بت بی پیر مین
صاف نور سرمدی ہی حسن عالمگیر مین

یہہ ترقی اندنون وحشت کی ہی تاثیر مین
چشم آہو کا ہی نقشا کوکب تقدیر مین

خود غلط انسان ہتا ہی عبث تدبیر مین
غیر ممکن ہی تصرف ہو خط تقدیر مین

وہیان آتا ہی ہمین اپنی مآل کار کا
ہو رہا ہی دل گہات مین ہی آسمان تدبیر مین

آبروئی خضر رکہتی ہی مری دیوانگی
موجۂ آب بقا کی لہر ہی زنجیر مین

داغ حرمان درد دل زخم جگر گرد ملال
کاتب تقدیر نی کیا کیا لکہا تقدیر مین

جو گیا اوس ترک کی آگی وہ دنیا سی گیا
جادۂ راہ عدم ہر تاب ہی شمشیر مین

عالم پیری مین ای دل خاکساری چاہئی
کیا حلاوت بخشتی ہی یہہ شکر اس شیر مین

مرگیا ہون دیکہکر رنگ طلائی یار کا
چاہئی سونی کا پانی قبر کی تعمیر مین

بہیجتا کیونکر نہ خط لکہہ کر مین اوس سفاک کو
رو دون قاصد کو یہہ لکہا تہا مری تقدیر مین

طائر دل کی لئی ای واعظو صیاد ہو
خوب پہندی ہین تمہاری رشتۂ تقریر مین

روح و قالب کی حقیقت دیکہکر ثابت ہوا
بند لیلی کو کیا ہی خانۂ زنجیر مین

ہمسری تیر قضا ای ترک کر سکتا نہین
کس بلا کا توڑ ہی تیری نگہہ کی تیر مین

سنکی میرا حال دل کہتا ہی وہ یوسف لقا
دخل بندیکو نہین اس خواب کی تعبیر مین

آفتاب حشر کب نکلا قیامت کب ہوئی
کچہہ اثر پایا نہ اب تک نالۂ شبگیر مین

مانگئی بوسہ تو کہتا ہی وہ ترک بدمزاج
منہہ سنبہالو رنج ہو جائیگا اس تقریر مین

قدرت اللہ کا جلوہ ہی مشت خاک مین
رنگ و روغن نور کا ہی اس گلی تصویر مین

جوہر قاتل ہماری سخت جانی سی کہلی
ہاتہہ جہوٹا ہو گیا بل پڑگئی شمشیر مین

ای جنون ہو گی نہ اغلال و سلاسل کی کمی
کان ہی لوہی کی اپنی خانۂ زنجیر مین

خضر بھی دیکھین تو ای قاتل شہیدون مین ملین	سبزۂ باغ جنان کا رنگ ہی شمشیر مین

١٢٨ ١٥

کاتب قدرت نی اچھی دل لگی کی ای صبا
حرف الفت کی سوا لکھا نہ کچھہ تقدیر مین

یہہ او لجھہ پڑنیکی خو اچھی نہین
بی محابا گفتگو اچھی نہین

عرش تک نالی ہماری جائینگی
چھیڑ چرخ کینہ جو اچھی نہین

تن کو کیا دہوتا ہی دل کو پاک کر
ای نجس یہہ شست و شو اچھی نہین

یار اپنی بات اپنی ہاتھہ سے
ہر کسی سی گفتگو اچھی نہین

شعر مین حنظل سی ہم دینگی مثال
خوی بد ای خوبرو اچھی نہین

مار ڈالا اشتیاق یار نے
اس قدر بہی آرزو اچھی نہین

گیسوئی جانان کہان عنبر کہان
رنگ ناکارا ہی بو اچھی نہین

جہک کی مل سب سی برنگ شاخ گل
سرکشی ای سرو جو اچھی نہین

دہونڈہ اوسکو لیکن ای دل راہ سی
بی طریقی جستجو اچھی نہین

شیخ مہمل ہی برہمن ہٹ دہرم
کچھہ کسیکی گفتگو اچھی نہین

چاہئی عقبی کی عزت کا خیال
منعمو یہہ آبرو اچھی نہین

خانۂ دل کی ہی رونق عشق سے
زندگی بی آرزو اچھی نہین

سخت باتون کا تری کیا دین جواب
بحث ہونے دو بدو اچھی نہین

تجہسی بہتر ہی اندہیری قبر کی
ای شب غم خاک تو اچھی نہین

١٢٩ ١٦

ای صبا آوارگی سی ہاتھہ اوٹھا
خاک اوڑانی کو بکو اچھی نہین

فلاسفہ ترا نظارۂ جمال کرین	صفائی جوہر آئینۂ خیال کرین

دلون مین گبر و مسلمان ذرا خیال کرین — خدا کی واسطی قصّی کا انفصال کرین

یهه سنهه کهان تری آگی جو عرض حال کرین — مجال هی نهین جنبش لب سوال کرین

عیان هی جو رتبه بزم شب وصال کرین — تو آخر اونکو نقوش صف نعال کرین

صفای رخ مین تو نهین آئنی سی دعوی هی — کدهر خیال هی اپنی طرف خیال کرین

پس از فنا بهی هی جو بیقراری روح — بهشت سی نه کهین اور انتقال کرین

شراب دیکهین تو کیونکر حرام رهتی هی — جو واعظونکو پکڑ کر ابهی حلال کرین

اندهیری راتون مین اکثر وه آتی جاتی هین — جو چاندنی مین چلی آئین تو کمال کرین

کبهی نظر نه پڑی شاهد حقیقی پر — جو ان بتونکی طرف هم نه دیکهه بهال کرین

هماری اونکی بهلا شکوه و شکایت کیا — خدا نخواسته آپس مین کیون ملال کرین

جهان بهر سی نرالا هی ان بتون کا طریق — یهه وه هین خضر بهی آئین تو اونسی چال کرین

وه سامنی هی جو گهونگهٹ اٹهاتی آتی هین — همارا مرغ هستی نه پائمال کرین

یقین هی ترک ملک بهی حلال هو جائی — شراب پیکی وه آنکهین جو لال لال کرین

خضر کو رهبری گر هان مبارک هو — دو روزه زیست مین کس کس کا هم خیال کرین

نه پائینگی کبهی رندونکی وجد کا انداز — تمام عمر جو صوفی غریب حال کرین

١٣٠ صبا کدورت خاطر سی وحشت آئین — طناب عمر کو موج رم غزال کرین ١٥

جنون مین محو تماشای لاله زار هون مین — طلسم بند هون وابسته بهار هون مین

نه اهل زر سی ملونگا وه خاکسار هون مین — کرونگا میل نه ذرّونسی وه غبار هون مین

فقیر مست هون ادنی شراب خوار هون مین — وه جام دی مجهی ساقی جم اقتدار هون مین

مری نجات کچهه ان واعظونکی هاتهه نهین — بڑا کریم هی جسکا گناهگار هون مین

تمام آبروئی عشق دل کی باعث ہی
اسی حباب سی دریای بی کنار ہون مین

شب فراق ہی سر دہن رہا ہون و تا ہون
اوداس صورت شمع سر مزار ہون مین

رولاتی ہو مجھی ابر بہار سمجھی ہو
برس پڑون نہ کہین آتشین بخار ہون مین

مئی طہور مجھی واعظو خدا دیگا
وہ جانتا ہی کہ رند شراب خوار ہون مین

غبار خاطر آشوب روزگار سی ہون
ضیای مردمک چشم اعتبار ہون مین

تم ای بتو مجھی دل مین تو مانتی ہو گی
خدا گواہ ہی کتنا وفا شعار ہون مین

مری فروغ سی کیون آسمان جلتا ہی
ثبات کچھہ نہین مجھکو شرار وار ہون مین

مجھی بہت مری ساقی نی منہہ لگایا ہی
جواب ہی نہین کہتا وہ بادہ خوار ہون مین

مین وہ حباب ہون دریا ہون گر فنا ہو جاؤن
وہ نقش ہون کہ جو مٹ جاؤن تو نگار ہون مین

زمین کو ہی تزلزل کہین نہ گر پڑنا
کدہر چلی امیر آؤ کہ بی قرار ہون مین

١٣١

صبا اسی کو محبت سرشت کہتی ہین
عدو کسیکا نہین سب کا دوستدار ہون مین

١٨

عدم مین رہتی تہی کیا کام تہا یہان سی ہمین
کہان ہم آگئی لائی قضا کہان سی ہمین

بہار گل مین نکالا ہی بوستان سی ہمین
خزان تو آتی سمجھتا ہی باغبان سی ہمین

یقین مفسدہ ہی عشق مہ وشان سی ہمین
اوبہارتا ہی ٹہرا دیگا آسمان سی ہمین

گلاب باغ جنان لیکی آئی ہین حورین
غش آگیا ہی جمال پری رخان سی ہمین

عجیب بات ہی بوسہ بہی تم نہین دیتی
دیا تہا وصل کا اقرار کس زبان سی ہمین

رقیب بعد ہماری یہہ ظلم اوٹہائینگی
سہی گا کون ستم لاؤگی کہان سی ہمین

شب فراق مین سونا کہان مقدر مین
تمام رات جہگڑتا ہی قصہ خوان سی ہمین

خطا ہوئی ہی کہ بوسی لئی ہین زلفون کی
لگائین ڈر ہی وہ بند ہوا کی ریحان سی ہمین

شب فراق مین ممکن نہین جو آنکہہ لگی
حجاب آتا ہی چشم ستارگان سی ہمین

گرسنگی مین قناعت جو کی شرف پایا
ہمائی سیر کیا اپنی استخوان سی ہمین

طریق اہل جہان سی ہی رنگی ہوئی ہی ہم
نکالنی ہی الگ راہ کاروان سی ہمین

نقیر مست ہین خوش ہین شکستہ حالی مین
غرض نہین کسی منعم کی غرو شان سی ہمین

علوی طبع سی گہبرا گئی زمین پہ ہم
کدہر کو جائین نکلنا ہی آسمان سی ہمین

مکان مین بیٹہی بٹہائی خیال گور آیا
قفس دکہایا تصور نی آشیان سی ہمین

چلی جہان سی اللہ ری منزلت اپنی
فرشتی آئی ہین لینی کو آسمان سی ہمین

ہماری جان پر آخر کو بن گئی ای دل
بگاڑنی تہی نہ اوس عیسی زمان سی ہمین

ہمیشہ آرزوئین دل کی کشتہ ہوتی ہین
ہزارون خون کی دعوی ہین آسمان سی ہمین

۱۳۲ ہجوم گل مین ہمین ای صبا وہ بہول گیا
لگی کی جا ہی گلستان مین باغبان سی ہمین ۱۸

محشر کا ہمین کیا غم عصیان کسی کہتی ہین
پلّی پہ وہ بت ہوگا میزان کسی کہتی ہین

عشاق پہری دردر ایوان کسی کہتی ہین
سر بار رہا تن پر سامان کسی کہتی ہین

وصل بت مہرو ہی شرب مئی گلگون ہی
پہر اور عنایات یزدان کسی کہتی ہین

قیدی رہی وحشت مین بیخود تہی مگر ایسی
یہہ بہی نہ کہلا ہم پر زندان کسی کہتی ہین

انسان کا بس نفس امارہ مخرب ہی
لاحول ولا قوت شیطان کسی کہتی ہین

مہتاب تری آگی نکلا تو نجومے کو
ثابت نہ ہوا ماہ تابان کسی کہتی ہین

بیمار محبت ہین مر جائین تو اچہا ہی
قربان اطبا کی درمان کسی کہتی ہین

کیونکر نہ ہنسین سنکر حال دل عاشق کو
کم سن ہین وہ کیا جانین ارمان کسی کہتی ہین

ای واعظو یہہ باتین اچہی نہین کچہ لگ کی
کوئی جو کبہی سمجہی ایمان کسی کہتی ہین

دیکھین تو خضر تیری آب دم خنجر کو
معلوم نہین آب حیوان کسی کہتی ہین

ہان دست جنون سو سو زنجیر کی ٹکری ہون
سنسی کسی کہتی ہین پیچ بان کسی کہتی ہین

بی یار یہہ بادل ہین دل شام کی فوجونکی
بوچہار ہی تیرون کی باران کسی کہتی ہین

ہم آپ کی گہر آکر فرمائی جاتینگی
اچھی رہی لو سنتی مہمان کسی کہتی ہین

جب دیکھتی ہین گل کو کہتی ہین وہ شوخی سی
روتی ہوئی صورت ہی خندان کسی کہتی ہین

بیخود خلش غم سی ہوتی ہین تو کہتی ہین
ای دل یہہ کہٹک کیا ہی مژگان کسی کہتی ہین

دیوار کو زندان کی پہر اگئی دیوانی
جسدم یہہ خیال آیا میدان کسی کہتی ہین

آئینی کی ساتہہ اپنی صورت وہ نہین دکہلاتین
دیکھین تو وہ دونو ہین حیران کسی کہتی ہین

١٣٣ — ٢٦

شہرہ ہی صبا ابتو اپنی بہی فصاحت کا
آتش کی مقلد ہین سحبان کسی کہتی ہین

شور جسکا ہی وہ ہی عشق جنون زا دل مین
بدہ گیا ہی نمکین حسن کا سودا دل مین

لامکان کا نظر آجائی تماشا دل مین
منزلت ہو جو کسیکی نہ رہی جا دل مین

نعمت فقر کا بہی دہیان ذرا لا دل مین
کیا سمائی ہی تری ای سگ دنیا دل مین

عرصۂ حشر مین ہوگا گذری کا عالم
لی نہ جانا کہین دنیا کا بکہیڑا دل مین

آب می مین جو نہ مجہہ رند کو تیرا دیتا
فرق آتا کرم ساقی دریا دل مین

بات بہی آپ کی آگی نہ زبان سی نکلی
لیجئی آئی تہی ہم سوچ کی کیا کیا دل مین

کونسی شب نہین رہتا ہی خیال گیسو
یہہ وہ طایر ہی کہ لیتا ہی بسیرا دل مین

جان دیتا تری خط پر ہی خضر کا طاہر
لب جان بخش پہ مرتی ہین مسیحا دل مین

سیچ تہوڑا سا او ٹہانا بہی تنک ظرفی ہی
غم بہت سا ہو تری داغ ذرا سا دل مین

آئین رضوان بہی جو لینی تو نہ جاؤن سوئی خلد
ٹہن گیا کوچۂ جانان کا ارادا دل مین

خوب بدلی شب وصلت کی لئی فرقت مین
لی رہا تہا مری باتین وہ صنم کیا دل مین

مجہسی وحشی کی لئی گوشۂ زندان بہی تہا
گہر نہ کرتی جو تو ای وسعت صحرا دل مین

جلوۂ عشق بنا گوش صنم دیکہو تو
اوتر آیا ہی عجب عرش کا تارا دل مین

روح رہ رہکی تڑپتی ہی تری گالی پر
چٹکیان لیتا ہی آواز کا کہٹکا دل مین

کوئی اس عالم وحشت کا تماشا دیکہی
بیڑیان پاون مین صحرا کا ارادا دل مین

چہا گیا لیجئی بڑہ کر چمن ہستی پر
نخل الفت کا لگایا تہا ذرا سا دل مین

ظرف می توڑتا ہی یون کوئی بیدردی سے
محتسب تیر گئی ریزۂ مینا دل مین

بی محابا ہی حقیقت مین تصور اوسکا
آنکہونکی راہ سی کیا صاف در آیا دل مین

ہم فقیرون کی لئی نفس کشی ہی اکسیر
آرزوؤنکا کیا کرتی ہین کشتا دل مین

بیقراری سی شب غم مین وہ پہلو بدلی
ہو گیا اوسکا تصور تہ و بالا دل مین

کیون سپاہی نہ پڑین تیر حوادث ہم پر
ڈہیر ہین گرد کدورت کی بہی تودا دل مین

ہم فقیر آئی جو بازار جہان مین تو کیا
حسرتین لیگئی اسکندر و دارا دل مین

رخ کیا کیون طرف خنجر خطا کی تونی
کس طرف جاتا ہی او تیر نگہ آ دل مین

کسطرح آکی خوشی گرد پہٹکنی پائی
فوج اندوہ کا پہرتا ہی طلایا دل مین

مجہسی بیمار محبت کا جو ہوگا نہ علاج
کیا کہینگی تمہین ای جان مسیحا دل مین

۱۳۴ — ۷

ای صبا جسکی لئی ہو نمین پریشان خاطر
جانتا ہی مجہی وہ گیسوؤن والا دل مین

اختیاری عمل رند قدح نوش نہین
خط تقدیر ہی موج مئی سرجوش نہین

سادگی سی سخن عشق در گوش نہین
ابہی کم سن ہین کسی بات کا کچہہ ہوش نہین

کیا کہون کیون شب فرقت مین مجہی ہوش نہین
ہای اک چاند کا ہالہ مرا آغوش نہین

پیس ڈالیگا مجھی آپ کا کوہ تمکین
تمنی طوفان اوٹھایا ہی پہن کر سندہ
نکہت گل کیطرحسی چمن عالم مین

قابل اس بوجھہ کی بندیکا تن و توش نہین
کون دل ہای آب گہر گوش نہین
حایل یار تعلق مین سبکدوش نہین

۱۳۵
ای صبا گلشن و دیر و حرم و میخانہ
کونسی جا وہ عطا پاش خطا پوش نہین

تقدیر شکل ہجر کی تکتی ہی وصل مین
جلتا ہون سنکی یار سی باتین نفاق کی
ہم کیون نہ اپنی یار کو گل پیرہن کہین

رہ رہکی باتین آنکھہ پہڑکتی ہی وصل مین
کیا آتش فراق بہڑکتی ہی وصل مین
چولی ہزار جا سی مسکتی ہی وصل مین

۱۳۶
پرہال اپنی مردم دیدہ مین ای صبا
آنکھون مین شکل غیر کہٹکتی ہی وصل مین

نشترون سی دل بلبل کو لہو کرتی ہین
جب مین کہتا ہون کہ دل پہٹ گیا اپنا جیسی
شانی کیطرحسی ہوتا ہی دل اپنا صد چاک
چشم پر آب سی ہم بہی چمن عالم مین
خون دل آنکھون مین بہر لاتی ہین ساقی کی بغیر

کیاریون مین شجر گل جو نمو کرتی ہین
تار باتون کا لگا کر وہ رفو کرتی ہین
فرق دونون گیسو قینسی جب سر مو کرتی ہین
سیر گل مثل حباب لب جو کرتی ہین
خالی دو جامون مین ہم ایک سبو کرتی ہین

۱۳۷
شکل عشاق سی کس درجہ چہپاتی ہین حسین
منہہ کسیکا نہین یہہ آئنہ رو کرتی ہین

بیداری فراق ہی شوق وصال مین
دل لخت لخت ہوتا ہی عسرت کی حال مین
دشت جنون مین اگئین آنکھین جو اونکی یاد

ممکن نہین ہی خواب کا آنا خیال مین
کثرت سی لعل ہوتی ہین کوہ ملال مین
بہا گا مین خاک ڈال کی چشم غزال مین

حسرت رہی کبھی نہ ہوئی تجھسی لب بلب
نیت لگی رہی تری منہہ کی او گال مین

ہین راست باز حال شکستہ مین اہل ظرف
پایا نہ پیچ کاستہ چینی کے بال مین

وله

نعرہ زن دل ہی عشق مژگان مین
شیر گونجی نکیون نیستان مین

دست وحشت نی کی دراندازی
نہ رہا ربط جیب و دامان مین

دانت پیسو نہ محو دندان پر
گھٹکیان دو نہ رشتہ جان مین

وله

۱۳۸

رہ دیر و حرم کی منزلت بیراہ سمجھی ہین
خدا جانی کسی یہہ نا سمجھہ اللہ سمجھی ہین

۱۷

تم ہر اک رنگ مین ای یار نظر آتی ہو
کہین گل اور کہین خار نظر آتی ہو

قابل دید تم ای یار نظر آتی ہو
چشم بد دور طرحدار نظر آتی ہو

صورتین کرتی ہو ایجاد ہزارون پیدا
تم نئی شکل سی ہر بار نظر آتی ہو

بھول جاتا ہون نہین فرقت کی گلی اور شکوی
شکر کرتا ہون جب ای یار نظر آتی ہو

آئنہ دیکھنی کو جب نہین ملتا تمکو
اپنی تم تشنہ دیدار نظر آتی ہو

کہتی ہو ہم نہین کرتی ہین کوئی فرمایش
جان تک لینی کو تیار نظر آتی ہو

خون کس عاشق کشتہ کا چڑھا ہی سرپر
رنگ لائی ہوئی ای یار نظر آتی ہو

بند ہو جاتی نہ رستی کہین دیوانونسی
بال کھولے سربازار نظر آتی ہو

رستی ہی آٹھ پہر آپ کو کنگھی چوٹی
اپنی زلفون مین گرفتار نظر آتی ہو

خوف سی ابرو مین جلاد فلک چھپتا ہی
تم جو باندھی ہوئی تلوار نظر آتی ہو

سنبلستان ہین مری جان سراسر زلفین
رخ گلرنگ سی گلزار نظر آتی ہو

آبرو حسن کی دولت سی ملی ہی تمکو
رنگ کندن سا ہی زردار نظر آتی ہو

کیا ہی بی یار کھٹکتی ہو مری آنکھون مین
ای گلو باغ مین تم خار نظر آتی ہو

شان ہی گیسوون سی آپ مین سرداری کی
سبزۂ خط سی نمودار نظر آتی ہو

ایسی معشوق زمانی مین کہان ملتی ہین
پیار کرنی کی سزاوار نظر آتی ہو

دونو گیسوی عاشق ہین کمندین ترے
پیچ مین لاؤ گی عیار نظر آتی ہو

١٣٩

تپ الفت مین صبا ہی یہہ تمہارا درجہ
دق کی آثار ہین بیمار نظر آتی ہو

٢١

تھی شہادت کی خوشی ایسی دل ناشاد کو
ہین ہلال عید سمجھا خنجر جلاد کو

لشکر غم مین گہرا دیکھا جو مجھہ ناشاد کو
موج اشک آنکھو نسی آتی ہی مری امداد کو

محکمی مین حشر کی جاؤنگا مین فریاد کو
لوٹ جاؤنگا پکڑ کر دامن جلاد کو

اوڑ چلا وہ طائر دل کو مری کرکی اسیر
قید بلبل ہو گیا پر لگ گئی صیاد کو

رشک آتا ہی تری در کی گدا پر ای صنم
غوث کو مجذوب کو ابدال کو اوتاد کو

غیر کو آواز تک تو نی سنانی چہوڑ دی
سن لیا اللہ نی ای بت مری فریاد کو

لاش جب کانپی زمین کو زلزلہ سا آگیا
مر گیا لیکن نہ بہولا چرخ کی بیداد کو

عالم تجرید بی مقسوم کی ملتا نہین
ہی خط تقدیر ماتھی پر الف آزاد کو

نالی مجھہ بلبل کی شکر باغ مین غش ہو گیا
نکہت گل نی سنگہایا لخلخہ صیاد کو

یار کی دل مین ہماری آہ نی تاثیر کے
موم پتھر کو کیا پانی کیا فولاد کو

ساقیا میخانۂ عالم مین وہ میکش ہو نہین
ابر رحمت ہی مرا دامان تر زہاد کو

بہول کر ہمکو نہ اوس بی پیر نی پوچھا کبھی
رکھدیا ہی طاق نسیان پر ہماری یاد کو

وصل مجھہ دیوانی کو پریونسی ہوتا ہی نصیب
کرتی ہی جذب محبت مجتمع اضداد کو

عارضی ہی عشق بلبل حسن گل ہی بی ثبات
ہی خزان اک دن بہار گلشن ایجاد کو

ہو جو دعوی ہمسری کا سرو قد یار سی
کاٹ کر گلشن سی باہر پہینک دو شمشاد کو

جوشِ وحشت مین یہی ٹہنی ہی گریبان پہاڑ کر
لکہنو سی چلی صحرائی جنون آباد کو

لکہی وہ طفلِ دبستان کیا مری خط کا جواب
جو مٹائی صورتِ حرفِ غلط اوستاد کو

باغِ عالم مین گلِ وحدت نی دکہلائی بہار
بابِ گلشن موت کا گہر ہو گیا شداد کو

تہی ہی تہوڑا سا صدمہ بہی ضعیفونکی لئی
زلزلہ موجِ ہوا ہی خانۂ برباد کو

سر مرا کٹوا کی وہ جامی سی باہر ہو گئی
لی کفن رکہا مجہی خلعت دیا جلاد کو

۱۴۰
یہہ دعا اللہ سی ہی فصلِ گل مین ای صبا
باغ بلبل کو مبارک ہو قفس صیاد کو
۱۵

نہین ساتی سی کچہہ بہی ہمسری سرو لبِ جو کو
کہون طوبیٰ تو زیبا ہی تمہاری قدِ دلجو کو

قرار اک دم نہین ہی دیدۂ غم بین مین آنسو کو
نہین آرام گہوارہ مین بہی اِس طفلِ بدخو کو

کیا تسخیر اعجازِ محبت سی پریرو کو
فسونِ عشق سی کیلا ہی مینی مارِ گیسو کو

عجب ہی کسطرح قابیل نی ہابیل کو مارا
کوئی بہی اپنی ہاتہون توڑتا ہی اپنی بازو کو

ہوا منکر قتیلِ چشم کا جسوقت وہ کافر
اوٹہایا مردمِ دیدہ نی سر پر تیغِ ابرو کو

نکل کر سانپ اپنی بانبیون سی کیچلی ڈالین
اگر موباف کی حاجت ہو اوس کافر کی گیسو کو

بہت سی ہمنشین مجہکو ملی اک دلگی جانی سی
غم و درد و تاسف نی کیا آباد پہلو کو

بعزمِ صید بازی جب نظر کی جانبِ صحرا
گرایا خالِ چشمِ یار نی گولی سی آہو کو

مسخر مردمانِ چشم کی مانند ہو جاتا
نہ دیکہا سامری نی یار تیری چشمِ جادو کو

قیامت ہی بغیر اوس سرو قد کی سیرِ گلشن کی
سمجہتا ہون صدائی صور مین قمری کی کوکو کو

درِ گوشِ صنم زلفِ سیہ مین یاد آتا ہی
چمکتی دیکہتا ہون جب شبِ تیرہ مین جگنو کو

تکلف کیا شبِ وصلت مین نیند آئی تو سو رہتی
عوض تکئی کی رکہہ لیجی سرہانی میری زانو کو

ہوئی منظور مجہ چشمون مین کسرِ شان نہ رونکی
گرا آنکہون سی تو ہمنی لیا دامن مین آنسو کو

الم ہی ہجر کا درگاہ مین ہمت یہہ بانی ہی
حرز باؤن نذر کا پنجہ جو دیکھون وسکی بازو کو

۱۴۱ — **۱۰**

گئی وہ دن کہ بوسونسی ہماری لب معطر تھی
صبا اب تو ترستی ہین گل رخسار کی بو کو

الفت خط سی بلا کوچۂ جانان مجھکو
مور کی پر نی دیا ملک سلیمان مجھکو

اپنی رونی پہ مجھی آپ ہنسی آتی ہے
دم گریہ ہی خیال لب خندان مجھکو

ساکن دیر ہون اک بت کا ہون بندہ بخدا
خود وہ کافر ہین جو کہتی ہین مسلمان مجھکو

خط یہان تک اوسی لکھون کہ کرون سب کو قلم
ہاتھہ لگ جائی اگر دشت نیستان مجھکو

جیتی جی مرگیا مین کر کی خیال انجام
نظر آیا جو کبھی گور غریبان مجھکو

رہا سوتی مین بھی اوس زلف پریشان کا خیال
رات بھر آئی نظر خواب پریشان مجھکو

داغ پر داغ نہ اسطرح سراپا دیتا
یار سمجھا ہی مگر سرو چراغان مجھکو

مین تو رکھتا تھا قدم بھی نہ چمن سی باہر
ای جنون تونی دکھایا یہہ بیابان مجھکو

رات آتی ہی تو یاد آتی ہی وہ زلف سیاہ
دن کو رہتا ہی خیال رخ تابان مجھکو

۱۴۲ — **۱۲**

ای صبا بعد فنا بھی ہی یہہ خالق سی دعا
عوض خلد ملی کوچۂ جانان مجھکو

ای بتو دھیان اگر جانب فریاد کرو
وہ سنائین تمھین نالی کہ بہت یاد کرو

جان جان پیش نظر حسن کی روداد کرو
آنکھون سی آئنی کی فرد پہ تم صاد کرو

ای بتو روز ہزارون ستم ایجاد کرو
بندہ موجود ہی تم شوق سی بیداد کرو

گل دستار جو میرا دل ناشاد کرو
طرۂ طوبی پہ بھی ای غیرت شمشاد کرو

ناز و انداز سی ہر روز وہ فرماتی ہین
جور تازہ کرو طرفہ ستم ایجاد کرو

ہی جنون مین بھی پیہم مری زنجیر کا غل
قیس کی روح کا صدقہ مجھی آزاد کرو

خاک مین مجھکو ملا کر وہ صنم کہتا ہی
نکہت آسا مین بہت زار ہون ای غنچہ لبو
جشن نوروز مبارک تمہین ای بادہ کشو
تم وہ شیرین ہو کہ اوسکو بھی لہو رکواؤ
ای بتو تمکو میسر جو خدائی ہو جائی

اپنی اللہ سی جا کر مری فریاد کرو
پھونکو نہین نہ اوڑا کر مجھے برباد کرو
پھر بہار آئی ہی پھر میکدہ آباد کرو
چشم پرویز کو زخم سر فرہاد کرو
صورت آباد کو دم مین عدم آباد کرو

۱۴۳

ای صبا ملک عدم کو جو خدا لیجائی
منہہ نہ مڑ کر طرف عالم ایجاد کرو

۱۰

جام جم ہی جو چشم بینا ہو
ہم ہون ساقی ہو دور صہبا ہو
کچھہ اثر آہ مین جو پیدا ہو
کچھہ اگر دید کا نتیجا ہو
بھر دیا مجھہ فقیر مست کا جام
ناصحا پند مجھسی وحشی کو
خضر کا کام راہزن سی لے
لاکھہ قربان کوئی جان کرے
دہن یار کا کھلی عقدہ

آئینہ ہی جو دل مصفا ہو
شب مہ ہو کنار دریا ہو
قہر ہو جائی حشر برپا ہو
چشمہ مہر چشم حربا ہو
ساقیا تو ہو اور دنیا ہو
اوسکو سمجھا جو کچھہ سمجھتا ہو
چال وہ چل کہ غیر اپنا ہو
بخدا وہ جو بت کسیکا ہو
حل کسیطرح یہہ معما ہو

۱۴۴

بیٹھہ رہ ای صبا کہین چل کر
اسمین کعبہ ہو یا کلیسا ہو

۲۰

کوئی صورت سی گر صفا ہو
ماشاءاللہ چشم بد دور

آئینہ دل خدا نما ہو
کیا خوب جوان مہ لقا ہو

منصف ہون شیخ و گبر دل مین
دوزخ کو بھی مات کر دیا ہے
مسند کیسی فقیر ہون مین
کہتی ہین وہ میری دیکھنی پر
معلوم ہین واعظونکی باتین
یارو سمجھاؤ اوس صنم کو
گلچین ممکن ہی پہول توڑے
کس سی ملتا ہی دیکھہ ای دل
سُن لی کبھی مجھہ فقیر کی بھی
یہہ حال ہی نقد دل کو کہو کر
اولٹی اولٹی نہ کیون ہون باتین
بندہ باہر کبھی نہین ہے
اللہ کرے نامۂ عمل پر
ای یار کبھی تو کام آؤ
ابرو سی چشم سی نگہہ سے
کب سی امید و بیم مین ہین
کچھہ رحم بھی ہی خدا خدا کر

قصہ چک جای فیصلا ہو
ای سوزش دل ترا برا ہو
تہوڑی سی جگہہ ہو بوریا ہو
دیکھو کوئی نہ دیکھتا ہو
اوس سی کہین جو نہ جانتا ہو
کیسی تم بندۂ خدا ہو
بلبل نالہ بھی جانتا ہو
غافل ایسا نہو دغا ہو
اللہ کرے ترا بھلا ہو
جیسی کوئی لٹا ہوا ہو
ٹیڑہی ٹیڑہی خفا خفا ہو
جب چاہی اجل کا سامنا ہو
تیرا نقشا کہچا ہوا ہو
اتنی مدت کی آشنا ہو
آفت ہو قہر ہو بلا ہو
جو کچھہ ہونا ہو یا خدا ہو
بندیسی صبر تا کجا ہو

١٤٥

پڑھتی ہو صبا بتون کا کلمہ
کہتی کو بندۂ خدا ہو

٢٥

جو عدو تی باغ ہو برباد ہو
کوئی ہو گلچین ہو یا صیاد ہو

مجھسا عاشق ہو رہ بیداد ہو
تم بڑی سفاک ہو جلاد ہو

کوچہ جانان سی مطلب ہی ہمین
دیر ویران ہو حرم برباد ہو

قید مذہب واقعی اک روگ ہی
آدمی کو چاہئے آزاد ہو

دور دور محتسب ہی ساقیا
ہائے کیونکر میکدہ آباد ہو

بک گئی ہین آپ تو غیرونکی ہاتھہ
بندہ پرور اب غلام آزاد ہو

یہہ تمیز اللہ دی صیاد کو
باغ ویران ہو قفس آباد ہو

سرو قدونسی اگر پالا پڑے
خوب سیدھا باغ مین شمشاد ہو

آئنہ دل کا جو دکھلاؤن اونہین
جای حیرت ہو عجب روداد ہو

تم وہ ہو مر جائین تو بھی غم نہو
عیش ہو عشرت ہو خوش ہو شاد ہو

گنبد گردون پر ای دل آہ سی
کچھہ نہ کچھہ آفت پڑی افتاد ہو

موت ہنستی ہی خضر کی حال پر
تا کجا ہستی بے بنیاد ہو

موسم گل ہو جنون کا جوش ہو
جابجا حداد ہو فصاد ہو

کان رکھہ کر وہ مری نالی سنی
زلف دود شعلہ فریاد ہو

ہین وہ بلبل ہون جسی دونو ہین ایک
باغ ہو یا خانہ صیاد ہو

نذر سر کرتا ہون مین ای شاہ حسن
حکم ہو جلاد کو ارشاد ہو

رنگ لایا ہی لڑکپن آپ کا
نو بہار گلشن ایجاد ہو

کیا قیامت ہی برا ہو موت کا
ہم نہ ہون یہہ عالم ایجاد ہو

بار الٰہا یون اوٹھین محشر کو ہم
ہاتھہ ہو اور دامن جلاد ہو

ظاہر و باطن مین ای دل فرق ہو
بت بغل مین ہو خدا کی یاد ہو

ان رقیبونکو خدا غارت کری
آپ ہون یہہ عاشق ناشاد ہو

آپ کو اپنی خوشی سی کام ہے
آہ آندہی ہی ہٹا نیکی لئے
جائی گلشن مین جو تو ای نونہال
کوئی ناخوش ہو کوئی ناشاد ہو
نقش ہستی چاہتی برباد ہو
کیا تو ارد و مصرع شمشاد ہو

۱۴۶
خوب ہی اوس گل کو لائی راہ پر
ای صبا تم بہی بڑی اوستاد ہو
۸

کہینچتی ہی ہمکو کاٹو نمین چمن کی آرزو
صورت مینا ہین تعظیم و تواضع مین ہون
کہل گیا ہمکو یہہ مضمون کمر سی یار کے
وحشت دل لی اوڑی ہمکو بیابانکی طرف
ای فلک پتہر پڑین تجہپر غضب تو نی کیا
مثل گل اپنا ہی جامہ ہو لباس آخرت
باغ مین تو نی قدم رکہا جو ای سرو سہی
رفتہ رفتہ مارڈالیگی وطن کی آرزو
ساقیا ہی انتظام انجمن کی آرزو
غیب سی بر آتی ہی اہل سخن کی آرزو
دل کی دل ہی مین ہی اہل وطن کی آرزو
خاک مین کیسی ملادی کوہ کن کی آرزو
ای فلک ہمکو نہین تجہسی کفن کی آرزو
کیا ہی بر آئی جوانان چمن کی آرزو

۱۴۷
باغ عالم کا نرالا رنگ دیکہا ای صبا
داغ پایا ہی جو کرتا ہی چمن کی آرزو
۳۰

فی الحقیقت تم بہت مرغوب اور منظور ہو
بندگی کرنی پر ای زاہد نہ یون مغرور ہو
سیر ہو پہر جلوہ فرما وہ سراپا نور ہو
وہ موحد ہین جو ہمکو میکشی منظور ہو
اوس سراپا نور کا عاشق جو قیس طور ہو
روشنی کی سیر اوس گل کو جو نامنظور ہو
دل کی آگ جان ہو آنکہو نکی آگ نور ہو
یہہ بت پندار تو اللہ دل سی دور ہو
پہر وہی رات آئی پہر روشن چراغ طور ہو
پنبہ مینای می مغز سر منصور ہو
داغ سودا لالہ دامان کوہ طور ہو
شمع کا شعلہ بیاض دیدہ بی نور ہو

دیکھہ لیں ہم دیکھنا جسکا ہمین منظور ہی
کیا تماشا ہو جو یہہ غفلت کا پردہ دور ہو

یون جھٹک کر تو مری آئینۂ دل کو نہ لی
دیکھہ او کافر یہہ شیشہ ہی نہ چکناچور ہو

رند مفلس ہین بہت نادم ہین تجھسی ای کلال
ایک اک بوتل کا توڑا دین اگر مقدور ہو

عاشقونکو شکر کرنا چاہئی ہر حال مین
ای بتو اللہ کی جانب سی تم مامور ہو

شاہد گل کو نہ ای صیاد غش آئی کہین
خون بلبل کا ذرا صحن چمن سی دور ہو

دل کی سودی نی چراغ جان کو یون جھکا دیا
خوب روشن جسطرح شمع شب دیجور ہو

می نہ دی ساقی تو ایسی گھن گرج نالی کرون
چرخ مینائی زمین پر گر کی چکناچور ہو

پھاہا رکھی کسطرح مرہم لگائی کسطرح
کیا کری وہ جسکی دل مین عشق کا ناسور ہو

کچھہ بہی تجھکو بی ادب پاس جناب عشق ہی
دور ہو ناصح ہماری سامنی سی دور ہو

کوئی روئی غم نہین کوئی مری پروا نہین
ای بتو اللہ اکبر کس قدر مغرور ہو

ہی یہی حالت تو پہلو مین نہ رکھونگا کبھی
کوئی ہوا ہمین جگر ہو یا دل رنجور ہو

توڑ ڈالا جام لیکر مجھہ فقیر مست کا
ہمرہ جمشید تو ای محتسب محشور ہو

بندۂ درگاہ کو تیری خوشی سی کام ہی
ہمکو بہی منظور ہی جو کچھہ تجھی منظور ہو

خوب ہی ہی آج تو اودی گھٹا چھائی ہوئی
ساقیا ہان برق کوئی ساغر بلور ہو

کوئی سرکش ہو کوئی عاجز ہو یہہ کیا بات ہی
آپ ہی مختار ہو تم آپ ہی مجبور ہو

کیا ہوا اب وہ تمہارا میرزایانہ مزاج
اوس طرح پیش آؤ جو معمول جو دستور ہو

چاہئی پانی کی بدلی آگ برسا ای فلک
ابر کا لگّہ اگر آہ دل محرور ہو

ای تصور تیری آگی وصل کیا اور ہجر کیا
ایک عالم چاہئی نزدیک ہو یا دور ہو

کون پوچھیگا اسی لطف بتانکو چھوڑ کر
زاہدا بالفرض ڈاڑہی پر خدا کا نور ہو

فصل باران ہو نہو صحن گلستان ہو نہو
کچھہ نہو اک مینہو اور اک ساقی مخمور ہو

قیس سی تو چھپ نہین سکتی کی ای محمل نشین — ایک پردہ کیا جو سو پردہ نہین بہی مستور ہو
شوق موسی کو بہت ہی جلوہ دیدار کا — پیچ مین سرمہ کہین جلکر نہ کوہ طور ہو
جسکا مطلب صاف ہی اوس بات کی کیا بات ہی — شعر وہ کہہی ایدہر پڑہیی ایدہر مشہور ہو

١٤٨ صورت منصور جب چاہو انا الحق بول وٹہو
اختیاری امر ہی کب ای صبا مجبور ہو ٢١

بیتاب غم سی جان نہ ہو دل حزین نہو — کچہہ بہی نہو جو عشق بتان حسین نہو
اظہار سوز عشق دم واپسین نہو — اسدم چراغ پا نفس آتشین نہو
مرجاؤنگا مین دیکہہ تو چین بر جبین نہو — برق غضب کہین نگہہ خشمگین نہو
اوٹہی خرام ناز کو وہ دہوم پڑ گئی — فتنہ بپا ہوا ہی قیامت کہین نہو
ان نعمتون کا روز قیامت حساب ہی — ای منعمو فقیر کی نان جوین نہو
گر پاس آبرو ہی تجہی کر فروتنی — بدتر حباب سی ہی جو درتہ نشین نہو
مجرم ہون میری لاش نہ لی تو کنار مین — اس جرم پر فشار تجہی ای زمین نہو
اوٹہین گی حشر کو بہی نہ ہم کوی یار سی — یہہ اعتکاف زاہد عزلت گزین نہو
آئینہ ہی عیب ہی کہ وہ بت بدمزاج ہی — منہہ صاف آئنہ ہی جو چین جبین نہو
ملبوس خاک ٹہیک ہی تن پر فقیر کے — پروا نہین گلیم نہو پوستین نہو
دریا دلی دکہا ہمین گلگشت باغ مین — ساقی لگان کشتی می کا کہین نہو
لائی یہ ہی کچہہ آج حرارہ وہ مہ جبین — ڈر ہی طلوع مہر قیامت کہین نہو
تاثیر نالہ دل سوزان سی ای فلک — یہہ خاکدان کہین کرہ آتشین نہو
محشر کو چاہتی ہی اوگلنا پڑی تجہے — کہاکر تو مشت خاک کو خوش ای زمین نہو
اغیار کی نہ عشق جتانی یہ جا تیو — کوئی بگاکری خبر ای نازنین نہو

پیش خدا عزیز ہی موتی غریب کا — دو چار گز کفن نہو دو گز زمین نہو
تمکو چمن مین دیکہہ کی کیون رنگ گل اوڑا — کیا سیر ہی کچہہ اور تماشا کہین نہو
انجام بین کو خاک نہین لطف زندگی — مرنیکا دہیان تا نفس واپسین نہو
آیا ہی اوس صبیح کو گلگشت کا خیال — داغی برنگ لالہ گل یاسمین نہو
گو کاہ ہون پہ قصد ہی کوہ وقار سی — وہ بوجہہ ڈالئی متحمل زمین نہو

۱۴۹ — ۲۳

وہ حال دل کا ہی جو صبا ہم بیان کرین
اللہ جانتا ہی بتون کو یقین نہو

دنیا ہی بد نہاد کا سودا ہی سر کی ساتہہ — انجام ہو بخیر کہ شر ہی بشر کی ساتہہ
مجہسی نہ تم ملو جو محبت ہی زر کی ساتہہ — ممکن نہین صفای دلی اس کدر کی ساتہہ
رہتی تو ہین رقیب بہت اوس قمر کی ساتہہ — معلوم ہو جو نالہ دل ہون اثر کی ساتہہ
گردش سی آسمان کی چکرا رہی ہین ہم — کشتی ہماری گہوم رہی ہی بہنور کی ساتہہ
ہنستی ہوئی کو دیکہکر آجاتی ہی ہنسی — قاتل بہی ہنس پڑا مری زخم جگر کی ساتہہ
جنت مین چین کیجئی ہمت سی ہی بعید — جلنی کا لطف اوٹہاتی اہل سقر کی ساتہہ
عشق غبار خط مین ہی آبرو کا دہیان — ہی لطف اس سفوف کا آب گہر کی ساتہہ
صبح شب وصال ہی کیون نعرہ زن نہون — پڑتی ہی موگری مری دل پر گجر کی ساتہہ
چلتی مٹا دین رنگ جوانان باغ کا — گلگشت کو چلین جو چلو تم نکہر کی ساتہہ
شیرین لبونکی عشق مین ای گردش نصیب — گوٹہو مین عضو تن نہ پڑین نیشکر کی ساتہہ
ٹیکا ادا سی باندہ کی کیا پیچ کر گئی — دل آگیا لپیٹ مین اونکی کمر کی ساتہہ
کہلتی نہین حقیقت عشق ثمرہ ہمین — کرتی ہی چہیڑ کیون رگ جان نشتر کی ساتہہ
پیری مین داغ عشق ہویدا رہا تو کیا — یہہ چاند ہو غروب طلوع سحر کی ساتہہ

ساقی بغیر سوکھہ کی کانٹا ہوئی نگر
روئی پہ ہم تُلی ہوئی ہین ابر تر کی ساتھہ

مرنی پہ بھی یہی ہی جو حرارت ہی عشق کے
کیا دیکھی گرمی دل سوزان شرر کی ساتھہ

جاہ و حشم کا کام نہین راہِ عشق مین
ذرّی بھی ہون بلند نہ گردِ سفر کی ساتھہ

دل کی سبب سی جسم کی مٹّی ہوئی خراب
آئی بلا صدف پہ نکل کر گہر کی ساتھہ

نخلِ حیات کی لئی سم ہی سموم عشق
کیا لاگ اس ہوا کو رہی اس شجر کی ساتھہ

ہمدرد ہو تو نالۂ دل کی بہار ہے
بلبل کو چھوڑ دی کوئی مجھہ نوحہ گر کی ساتھہ

اہلِ جہان تو کیا نہ دبا آسمان سی
کس نوک جھونک سی مین رہا اوس قمر کی ساتھہ

دنیا سی چلتی لیکی گناہونکی بھیر بھاڑ
دوزخ کو جاتی تو بڑی کرّ و فر کی ساتھہ

زلفِ پری کیطرح جو پیچان و پیچان ہوا
دل بستگی سی ہو گئی آہ جگر کی ساتھہ

۱۵۰
الله ری شوق منزلِ مقصد کا ای صبا
تھک تھک گئی ہوا مری گردِ سفر کی ساتھہ
۲۱

کیا منہہ مری طرح سی جو ہو ششدر آئنہ
ہی عاشقو نہین یار کی اک کمتر آئنہ

چھٹتا نہین ہی ساقی خوبین کی ہاتھہ سی
کشتی میکا ہو گیا ہی لنگر آئنہ

دید صفائی رخ نی ہوا پر چڑہا دیا
اوس غیرت پری کو ہوا شہپر آئنہ

ثابت ہی خون عاشق خطِ عذار یار
رکھتا ہی جوہرونسی خطِ محضر آئنہ

گر ہمسری کریگا کفِ پای یار سے
توڑیگا اپنی ہاتھہ سی اسکندر آئنہ

کیفیت شراب جو صورت پذیر ہی
مجھہ رند بادہ نوش کا ہی ساغر آئنہ

صورت کا آشنا نہو معنی کی دیدگر
ای خود پسند دیکھہ نہ بن ٹھن کر آئنہ

دیکھی جو روی یار تو ایسا حجاب ہو
دکھلائی منہہ کسیکو نہ تا محشر آئنہ

تاثیرِ عشق مصحفِ رخسار دیکھنا
کاغذ کی شکل ہو گیا ہی لاغر آئنہ

ہوگا جنون عشق جو مژگان یار کا
کہائیگا اپنی جوہرون سی نشتر آئنہ

کہتا ہی وہ صنم دل عاشق کو توڑ کر
بازار مین ہی ایک سی اک بہتر آئنہ

قلعی کہلی ہی دیکہہ کی رخسار یار کا
جامی سی اپنی ہوگیا ہی باہر آئنہ

گردش پڑیگی الفت ابروی یار مین
سنگ فسان بنیگا نہ خنجر آئنہ

سودہ مین عشق روی صنم کی یہہ شکل ہی
منہہ پر ہماری مارتا ہی پتہر آئنہ

اوس شعلہ رو کی ہاتہہ نہ مٹی خراب ہو
جل کر ہی ورنہ اک کف خاکستر آئنہ

منہہ رکہہ کی اونکی منہہ پہ مین سویا شب وصال
گل تکئی کی جگہہ پہ رہا شب بہر آئنہ

دریائی عشق کی جو کبہی بہیر مین پڑے
گرداب کی طرح سی کری چکر آئنہ

دو ٹکڑی ہوگا پڑتی ہی تیغ نگاہ یار
گو جامہ نمد کا رکہی بکتر آئنہ

تار آنسوؤنکا باندہ کی دیکہون جو ہجر مین
بن جائی صورت ورق مسطر آئنہ

مشتاق روی یار کو مد نظر نہین
لیجائی اپنی گور مین اسکندر آئنہ

۱۵۱

اللہ ری صفائی رخ یار ای صبا
حیران مین ہوا جو ہوا ششدر آئنہ

۸

ہی آج اغنیا کو میسر ہزار کچہہ
جز خاک کل نہین ہی میان مزار کچہہ

ٹالو نہ کل پہ آج کا تم وعدہ وصال
ای جان زندگی کا نہین اعتبار کچہہ

آئینہ دیکہکر نہ بہت کیجئی غرور
اس حسن عارضی کا نہین اعتبار کچہہ

کیونکر نکال کر اسی پہلو سی پہینک دون
مجبور ہون نہین دل پہ نہین اختیار کچہہ

کہہ سنبل چمن پہ بہی طرہ ہی اونکی زلف
نازک ہین برگ گل سی بہی اونکی عذار کچہہ

ہی تن مین روح مثل ہوائی سر حباب
بحر جہان مین نیست کا ہی اعتبار کچہہ

دیکہی جو یار کی در دندان کی آب و تاب
بی آب ہوگئی گہر آبدار کچہہ

١٥٢ — ١٥

مہمانیاں بتونکی مین کرتا ہون ای صبا
دیتا ہی جب مجھی مرا پروردگار دیکھہ

تصویر اپنی چاند سی ای نوجوان دیکھہ
آئینہ لیکی ہاتہہ مین خالق کی شان دیکھہ

اپنی ستم کا لطف ذرا ای جوان دیکھہ
کیا کیا تڑپ تڑپ کی نکلتی ہی جان دیکھہ

ایسا نہو کہ بخت کہین اور رنگ لائے
رہ رہکی یون گلون کو نہ ای باغبان دیکھہ

ممکن نہین کہ یون دُرِ مقصد تجہی ملے
اس جنس کی تلاش مین اک اک دُکان دیکھہ

بیجا ہی بام یار سی دعوای ہمسری
اپنی ذرا بساط تو ای آسمان دیکھہ

ای یار حالِ الفت مژگان ہی دیدنی
کیسی جگر مین تیر گئی ہیہ سنان دیکھہ

جاتا ہی میری پاس سی کیون ای خیالِ یار
پائیگا پہر نہ خانۂ دل سا مکان دیکھہ

ہم دین دعائین تجہکو تو دی گالیان ہمین
اپنی زبان دیکھہ ہماری زبان دیکھہ

کیا دیکھتا ہی قتل کر ای نازنین ہمین
اتنا بہی آپ کو نہ بنا دہان پان دیکھہ

غافل یہہ جان لی کہ نشانی ہی موت کی
جس جا زمین پر تو لحد کا نشان دیکھہ

ممکن نہین کہ تیری فرشتو نسی بہی وہ بین
ناحق بگڑ نہ جائی کہین آسمان دیکھہ

ایسا نہو کہ یار تو پچہتائی بعد ازین
اچہا نہین ہی عاشقونکا امتحان دیکھہ

لیلی سی اسکی غرض ہو ناقی کو روک کر
مجنون غریب ساتہہ ہی اسا ربان دیکھہ

کیا کیا دکہائی رنج والم تو نی ای فلک
تیور مگر وہی ہین مری آن بان دیکھہ

١٥٣ — ١٧

کب تک یہانکی سیر کریگا تو ای صبا
لی چل بس اس جہان سی اب وہ جہان دیکھہ

تخفیف جورِ دامِ بلا ہو تو جانئی
کوتاہ اونکی زلف رسا ہو تو جانئی

حُسن ای جنون جو عشق نما ہو تو جانئی
جامہ کسی پری کا قبا ہو تو جانئی

جور بتان مین شکر خدا ہو تو جانئے
وقت قصص نماز ادا ہو تو جانئے

چھوٹی کسیطرح قفس تن سی مرغ روح
یہہ بلبل اسیر رہا ہو تو جانئے

آگاہ میری حالت دل سی نہین ہین آپ
کچھہ رنج دشمنونکو ہوا ہو تو جانئے

سنتی ہین مدتونسی مسیح زمان ہین
کچھہ اپنی درد دل کی دوا ہو تو جانئے

پارس ہون وحشیونکی لئی سنگ کودکان
لوہا جو بیڑیونکا طلا ہو تو جانئے

بیمار خال یار کو صحت نصیب ہو
یہہ مشکی گانٹھہ حب شفا ہو تو جانئے

لپٹی وہ بت خود آکی مری جسم زار سی
تنکی مین جذب کاہ ربا ہو تو جانئے

اوس بت کا کوچہ کعبہ ہو یا سومنات ہو
جب اپنی مستجاب دعا ہو تو جانئے

کچھہ جای دم زدن نہین اسرار عشق مین
یہہ ماجرا کسی سی سنا ہو تو جانئے

یارب برا ہو دشمن تزئین حسن کا
رسوای خلق دزد حنا ہو تو جانئے

کیونکر کھلی حقیقت آغاز خط یار
مقسوم کا لکھا جو پڑھا ہو تو جانئے

بیجا ہی ناز دولت حسن شباب پر
صاحب اگر کسیکا بھلا ہو تو جانئے

اونکی نظر پڑی مری اشکونکی تار پر
مرغ نگاہ رشتہ بپا ہو تو جانئے

وہ خوبرو کہین مری کہنی کو مان لی
مقبول شاہ عجز گدا ہو تو جانئے

۱۵۴

اوس سنگدل کی دل مین مرے جا ہوای صبا
کندہ نگین پہ حرف وفا ہو تو جانئے

۱۴

خیال خام ہی امید رکھنا فیض دشمن سے
نہین ممکن کبھی کسیکی پیاس بجھتی آب آہن سے

شب فرقت مین جب وی اندھیرا دیکھا گھر کا
چراغ آنکھونکی روشن ہو گئی اشکونکی روغن سے

خمیدہ ہون بسان حلقہ زنجیر وحشت مین
وہ لاغر ہون کہ ہنسلی کم نہین ہی طوق آہن سے

نظر آتی ترا موئی کمر مجھہ زار کو کیونکر
نہین کچھہ واسطہ تار نظر کو چشم سوزن سے

خلش کچهه خاکساروں سی نہین خار تعلق کو
کوئی کانٹا کبھی الجھا نہین صحرا کی دامن سے

ہمہ تن چشم شوق دید مین زنجیر آسا ہون
لگی رہتی ہین آنکھین تیری دروازی کی روزن سے

نہ کہایا رحم چرخ کینہ پرور نی ضعیفون پر
نصیب مور کب دانہ ہوا انجم کی خرمن سے

ستم عشاق پر اچھا نہین اس درجہ ای ظالم
حذر کر آہ سی فریاد سی نالی سی شیون سے

لگا کر ناک ساغر کو جو سونگھا اوس سبو کی نی
چراغ بادہ کو روشن کیا کیا شمع روشن سے

حقیقت مین کیا گمراہ ای دل عقل نی تجھکو
ہوا غارت تپا تو پوچھہ کر منزل کا رہزن سے

فراق یار مین ہی دوری سر چوٹی ای ساقی
نہین ہی ساغر بلور کم سنگ فلاخن سے

لگا کر تیغ ای قاتل مجھی ٹھنڈا کیا تو نے
بجھائی آتش شوق شہادت آب آہن سے

ہوئی ہم خاک بھی مر کر پر اوس پر میل کرتی ہین
لپٹتی ہین برنگ گرد رہ قاتل کی دامن سے

١٥٥

نئی سوجھی ہی شوق دید گل مین ای صبا مجھکو
بدلتا ہون مین آنکھین روزن دیوار گلشن سے

١٢

بہار آئی کہین دامن سی خار الجھین بیابان کے
چڑھاؤن تربت مجنون پہ تار اپنی گریبان کے

قیامت کی صبا بو سی لٹی ابروئی جانان کے
بڑی جانباز ہو منہہ پر چڑھی شمشیر بران کے

ترا بوٹا سا قد گلگشت مین یاد آ گیا مجھکو
گلی لگ لگ کی رویا خوب مین سرو گلستان کے

قلم کیطرح سر تن سی قلم ہونا تھا قسمت مین
شہادت لکھی تھی ہاتھون سی کس طفل دبستان کے

ہوا اگر مشغل شانہ دسترس سیدھا بناؤنگا
نکل جائینگی بل ساری تمہاری زلف پیچان کے

جنون اک شغل تھا لی اپنی ہاتھون وہ بھی کھو بیٹھی
بہت چھپائی ہم پرزی اڑا کر جیب و دامان کے

ہوا آغاز خط لازم ہی دل لی نوجوان صدقی
تصدق مین چھٹین قیدی تری چاہ زنخدان کے

بھرا انکی طرف سی آبلی کیطرح مین بھی ہون
خلش رکھین نہ کیون مجھہ سی جنون کانٹی بیابان کے

ندی تو نقشی کھینچو اگر سر اک کو مصحف رخ کی
نکریون منتشر بہر خدا اوراق قرآن کے

نہ کیون زائل ہو رُوئی شمس روئی یار کی آگی — فروغ ماہ ہو گیا روبرو مہر درخشان کے

خدا ہی بی نیاز اور بت بھی بی پروا ہین شدت سے — مجھی آتا ہی رونا حال پر گبر و مسلمان کے

۱۵۶ ۱۰

مزا دیتی نہین بعد فنا بھی خلد کی میوی
صبا بوسی وہ لینی یاد ہین سیب زنخدان کے

مری حال پر رحم کرتا نہین ہے — خدا سی بھی ای بت تو ڈرتا نہین ہے

کہون کیون نہ مین عرش کا اوسکو تارا — وہ مہ بام پر سی اوترتا نہین ہے

لئی ہین تری مصحف رخ کی بوسے — مسلمان ہی بندہ مکرتا نہین ہے

کرون ہجر ساقی مین کیا بادہ نوشی — کہ پانی گلی سی اوترتا نہین ہے

بتا کوئی قاتل کا دیتا ہون قاصد — کوئی اوس طرف سی گذرتا نہین ہے

رکھی ظرف کیا کوئی کم مایہ ہوکر — حباب آب دریا مین ابھرتا نہین ہے

قضا کی نشانی ہی الفت بتون کی — وہ جیتا ہی جو انپہ مرتا نہین ہے

نہین دزد کو کام خوبونکی زر سے — کوئی جیب گل کو کترتا نہین ہے

ندیکھا کسی ہمنی طامع کو شاکر — کبھی پیٹ ظالم کا بھرتا نہین ہے

۱۵۷ ۱۸

صبا بیٹھہ رہ ہاتھہ پر ہاتھہ دہر کر
کوئی کام تجھسی سنورتا نہین ہے

عاشق قد ہون پس مرگ یہہ رفعت ہوگی — ساق پا عرش کی شمع سر تربت ہوگی

نالی کرینگی جو بندہ بکو اجازت ہوگی — حشر ہو جائیگا اےجان قیامت ہوگی

اے صنم وصل ترا مجھکو میسر ہوگا — کچھہ اگر عشق مجازی کی حقیقت ہوگی

حال انجام کا آغاز مین معلوم نہ تھا — کیا سمجھتی تھی محبت مین مصیبت ہوگی

مجھسی باتین نہ تعلی کی کیا کر واعظ — قامت یار سی بڑھہ کر نہ قیامت ہوگی

فخر انسان نکری جسم کی طیاری پر — ایک من خاک یہہ مٹی کی عمارت ہوگے

اوچھی اور بھی نہ شب وصل مین باتین کیجی — دام غم جان کو موج مئی عشرت ہوگے

ہی شب وصل مین گھڑیال کا بجنا سر چوٹ — صبح ہو جائیگی تو کیا مری نوبت ہوگے

قامت یار کی عاشق جو اوٹھین گی پس مرگ — حشر مین حشر قیامت مین قیامت ہوگے

لاش کو دفن تو کر دو جو کیا ہی مجھی قتل — دیکھہ لیگا کوئی مفسد تو قباحت ہوگے

آپ ہی اپنی ذرا جور و ستم کو دیکھین — ہم اگر عرض کرینگی تو شکایت ہوگے

بغل گور مین بیتابی دل کی ہاتہون — مرگئی پر بھی ہمین خاک نہ راحت ہوگے

جان جان ظلم ہی خاطر شکنی عاشق کی — کعبۂ دل کو جو توڑوگی تو بدعت ہوگے

سخت جانی کی سبب شرم سی مین کٹتا ہون — ہاتھہ دکھہ جائینگی قاتل کو اذیت ہوگے

جھسی اک روز معلم سی بگڑ جائینگے — بحث ای طفل دبستان تری بابت ہوگے

نہ ملا خاک مین ای چرخ دل سوزان کو — ذرہ ونمین گرمئی خورشید قیامت ہوگے

خون عاشق کی گواہی کی لئی محشر مین — تیغ جلاد کی انگشت شہادت ہوگے

۱۵۸ — ۱۶

چاہئی عشق حقیقی نہ بتون کو دل دے
ای صبا دیکھہ امانت مین خیانت ہوگے

اوڑتا ہی تجھسی او ستم ایجاد کیلئے — بنتا ہی آدمی سی پریزاد کس لئے

دعوی جو عشق کا ہی تو فریاد کس لئے — یہہ آہ آہ ای دل ناشاد کس لئے

ہر دم ہی تیز خنجر بیداد کس لئے — یہہ ظلم و جور ای ستم ایجاد کس لئے

گر صورت مجاز و حقیقت معاینہ — پیدا ہوا ہی عالم ایجاد کس لئے

ہنسکر گلونکی طرح گلستان دہر مین — عمر دو روزہ کیجئی برباد کس لئے

قربان کیجئی اسی صدقی اوتاریئی — ای جان ہی مراد دل ناشاد کس لئے

کیا ای صنم تری دل عاشق مین جا نہ تہی
پہلو کیا رقیب کا آباد کس لئے

فرماشین حضور نہ اغیار پر کرین
موجود ہی یہہ تابع ارشاد کس لئے

رونیکی جا ہی بس مین کسیکی نہو کوئی
ہنستا ہی میری حال پہ صیاد کس لئے

اوس سرو قد کا عشق جو ہوتا نہ پیشوا
ہاتہی پہ کہینچتی الف آزاد کس لئے

کوچی سی اوس صنم کی نہوتی اگر مثال
بنتا بہشت گلشن شداد کس لئے

اوس سرو کی ہی لف سی شانی کو منزلت
طرہ نہ سمجہی آپ کو شمشاد کس لئے

یہہ رنگ رخ ہی صورت تصویر عارضے
ای بت غرور حسن خداداد کس لئے

شہرستان ہی ای دل نالان خموش ہو
پوچہیگا کون کرتا ہی فریاد کس لئے

یارب چمن مین کون سا بلبل ہوا اسیر
سجدی ہزارون کرتی ہین صیاد کس لئے

١٥٩
طوبیٰ سی بہی مثال قیامت ہلی ہی صبا
مصرع قد یار پہ ایراد کس لئے
١٤

بغیر ساغر می اضطرار مین گذرے
عجب طرح کی قیامت خمار مین گذرے

کبہی خزان مین کبہی نو بہار مین گذرے
کب ایک سی چمن روزگار مین گذرے

جنونکا داغ لگا کہ چہٹا اسیر ہوئے
ہزار رنگ کی آفت بہار مین گذرے

بتونکی عشق مین مجہکو ہلاک کر ڈالا
یہہ کیا مشیت پروردگار مین گذرے

بہار خندۂ گل کی کبہی نہ بہو لیگے
بڑی خوشی چمن روزگار مین گذرے

کدورتونکی سبب دل رہا تہ و بالا
بسان شیشۂ ساعت غبار مین گذرے

ہمارا طائر دل صید ہوگیا دم مین
ذرا بہی دیر نہ تمکو شکار مین گذرے

عجیب شکل تہی اپنی سیاہ خانی کے
حقیقتاً شب فرقت فرار مین گذرے

ضرور تربت مجنون پہ گل چڑہائین گے
جو اپنی خیر سی فصل بہار مین گذرے

فلک نی شام ہی سی بہور کر دیا میرا — نہ دو گہری بہی شب انتظار مین گذرے
ہزار حیف چمن مین جما نہ رنگ اپنا — برنگ برگ خزانی بہار مین گذرے
بہار عمر دو روزہ پہ جای عبرت ہے — گلو نپہ گیا چمن روزگار مین گذرے
چلی عدم کو نہایت پہ تنگ ہو کر ہم — نہ گنبد فلک کج مدار مین گذرے

۱۶۰
صبا کوئی نہ پس مرگ پوچہنی آیا
کہو فرشتون سی کیسی مزار مین گذرے
۱۷

وجہہ حسرت کلال کی ہوتے — دختر رز حلال کی ہوتے
کچہہ جو فکر مآل کی ہوتے — خوب صورت وصال کی ہوتے
آئنی مین نہ تمنی منہہ دیکہا — قدر مہ جمال کی ہوتے
ابر آیا ہی دل تڑپتا ہے — کہین بہٹی کلال کی ہوتے
کبہی آتی نہ روح قالب مین — گر خبر کچہہ مآل کی ہوتے
تم نہ آتی تو شب کو چادر مہ — پوٹ گرد ملال کی ہوتے
کہتی ہی فوج آرزو دل سے — لوٹ قارون کی مال کی ہوتے
موسم گل مین انکی واعظ نے — بط می تنک حلال کی ہوتے
حیف مین اونکا آئنہ نہوا — خوب ہی دیکہہ بہال کی ہوتے
موت آتی جو عشق گیسو مین — مغفرت بال بال کی ہوتے
اونکی رفتار ناز اڑا لیتا — کبک نی کچہہ تو چال کی ہوتے
توڑتے گر نہ آئنہ دل کا — روز صورت ملال کی ہوتے

۱۶۱
ای صبا پیش ابروی جانان
خاک رویت ہلال کی ہوتے
۱۸

تری نظر سی جو دور ای ابو تراب گرے / فلک زمین پہ ذری ہو آفتاب گرے

تمہاری دور مین گر خاک پر شراب گرے / پڑی زمین پہ افتادہ آفتاب گرے

جلو مین ساتہہ جو مجہہ سا نیاز مند ہو / سمند ناز سی تو ای قمر رکاب گرے

مری مین دہر کی کیفیت الست مٹی / کباب خام پہ مست شراب ناب گرے

زمین نی بہی نہ مٹی عنبر کی اپنی / تری نظر سی جو ہم ای فلک جناب گرے

بغیر یار ہوئی بزم مے تہ و بالا / شراب خم سی بہی سیخ سی کباب گرے

حیا ہی یار اوڑا دی ہماری آہون نے / ہوا کچہہ ایسی چلی پردۂ حجاب گرے

وہ شوق قتل سمائی لہو کی جا دم قتل / دہان زخم سی تلوار کا لعاب گرے

وہ آفتاب چڑہی رات کو جو کوٹہی پر / فلک پہ دیدۂ انجم سی ماہتاب گرے

ترقیون پہ ہی رونا فراق ساقی مین / کہین نہ سقف کہن کیطرح سحاب گرے

ہوای عشق کی جہو کونسی باغ عالم مین / ہزار ہا شجر گلشن شباب گرے

نہ کیجیو اثر ای بیقراری شب ہجر / پلنگ سی نہ کہین وہ میان خواب گرے

مثال دیر بہری ہین بتون کی تصویرین / الہی قصر دل خانمان خراب گرے

تری نگہہ سی مری ایک طایر دل پر / ہزارون باز گری سیکڑون عقاب گرے

دکہائیو خط تقدیر حشر کو ای دل / نہ بند سی یہہ رقم تا دم حساب گرے

ہو بہر روی زمین چشم خوشنما ای ترک / جو ٹوٹ کر تری شبدیز کی رکاب گرے

ہو آب بحر فنا جسم زار و رشتۂ جان / طناب موج کٹی خیمۂ حباب گرے

۱۶۲ — گرون مین غور جو شکر لباس سر پا مین / مثال برف صبا پنبۂ سحاب گرے — ۱۵

چشم پر آب سی ہی نشو و نما ساون کی / نفس سرد نی باندہی ہی ہوا ساون کی

تختۂ سنبل گلشن ہی گھٹا ساون کے
شعلۂ زار صورت اژدر ہی ہوا ساون کے
ہی نسیم چمن خلد ہوا ساون کے
گر میون مین جو پریشان ہوتی ہم بادہ پرست
جھولا جھلوائینگی لیجا کی چمن مین تجھکو
اپنی نظرون مین سب اندھیر ہی بی جام شراب
دو نو آنکھین مری رونیمین ہین ساون بھادون
خون مجھ عاشق گریان کا کیا شوخی سی
سوزش دل مین جو روتا ہو نمین بھر کر دم سرد
دیتی ترکی ہین مضمون کہین اعلا تر
موسم عیش کو دنیا مین نہین کچھ وقفہ
بھاگتی ہی یہہ مری بارش چشم تر سے
ابکی منظور ہی ہم رندونکو شر قاضی سے

عشق پیچاں پی ہی ہر اک موج ہوا ساون کے
کوہ غم ہی مجھی فرقت مین گھٹا ساون کے
بخدا سایۂ طوبی ہی گھٹا ساون کے
مانگی بھر کھول کی ساقی نی دعا ساون کے
رت کہین آئی تو ای حور لقا ساون کے
دیکھون کن آنکھو نسی ساقی مین فضا ساون کے
ایک بھادون کی گھٹا ایک گھٹا ساون کے
یہہ لگائی مری قاتل نی حنا ساون کے
جیٹھ بیساکھ مین چلتی ہی ہوا ساون کے
آبرو کچھ نہین پیش شعرا ساون کے
کم ہی یان برق کی چشمک سی بقا ساون کے
چھپتی پھرتی ہی پہاڑون مین گھٹا ساون کے
رت کہین خیر سی لائی تو خدا ساون کے

١٦٣

پھر ہی الفت گیسو مین بہانا آنسو
ای صبا رات اندھیری ہی بلا ساون کے

١٩

وہ یکایک باغ مین پہنچی جو اٹھلاتی ہوئی
پاؤن پھیلاتی ہین اب سوتی عدم جاتی ہوئی
عشق کہتی ہین جسی وہ موت کا پیغام ہی
تم ذرا پہلو سی اوٹھی ہم پھڑک کر رہ گئی
واہ ری بیتابی دل یار جب تک آئی آئی

کبک بھاگی سامنی سی ٹھوکرین کھاتی ہوئی
پھلی کیا گھبرائی تھی قالب مین روح آتی ہوئی
اونگھتی کو کچھ نہین ہی دیر سو جاتی ہوئی
یون بھی دیکھا تھا کسیکا دم نکل جاتی ہوئی
نالی پہنچی عرش پر قصر فلک ڈھاتی ہوئی

منزل مقصد پہ ہم پہنچین گی راہ شوق سے
خضر رہ جائینگی پیچھے ٹھوکرین کہاتی ہوئے

نزع مین ہم ہین وہ کیون ایسی مین آجاتی نہین
فائدہ پہر قبر پر آئی جو چھپاتی ہوئے

عقدۂ خاطر ہی بس اور ناخن تدبیر سے
عمر گذری ہی اسی گتھی کو سلجھاتی ہوئے

یون نکل اس تنگدستی ای دل خانہ خراب
صورت ناقوس تبتہ جائین چلاتی ہوئے

چھائی جاتی ہو چمن مین سرو پر شمشاد پر
لوٹی سی قد پر یہہ چلنا آفتین ڈہاتی ہوئے

سیکشو ابکی تو رنگ ایسا جمایا چاہئی
واعظ آئین بیٹھون پر بولیان گاتی ہوئے

وصل کا وعدہ بہی ہو سکتا نہین ای نازنین
منہہ تہکا جاتا ہی کیا آواز فرماتی ہوئے

ہی نسیم صبح کا عالم خرام ناز مین
سبزۂ خوابیدہ کو چلتی ہو چونکاتی ہوئے

خوبرو گہٹتی ہین اوس خورشید رو کی سامنی
دیکھی ہین کیا کیا سنہری رنگ تمتاتی ہوئے

ہای اب کیا کہکی سمجھائین دل بیتاب کو
اونسی ہم کہتی رہی کہہ جاؤ کچھہ جاتی ہوئے

غنچہ لب تیری انہین باتون کا دلمین داغ ہے
کیا شگفتہ ہو گیا دیکھا جو گل کہاتی ہوئے

ای مری نالو صدائی صور کا دو ہو کا ندر
مردی خواب مرگ سی اوٹھین گی ترّاتی ہوئے

یار کیسی اوس برج سنبلہ پر پڑ گئے
چڑہ گئی کوٹھی پہ تم جو بال سکہلاتی ہوئے

۱۶۴ مژدۂ فصل بہاری ای صبا سنا نصیب
گردی لیکر آئین گلرو ناچتی گاتی ہوئے ۱۳

اذیت یہہ الفت مین حاصل ہوئے
رگ جان مجھی تیغ قاتل ہوئے

ملاقات پریون سی حاصل ہوئے
کشش دل کی تسخیر عامل ہوئے

بہتر طریقی کئی اختیار
کسی راہ سی طے نہ منزل ہوئے

دم رقص اوسنی جو کی زلف وا
تو زہرہ اسیر سلاسل ہوئے

دیا خاکساری نی ہمکو عروج
ترقی تنزل مین حاصل ہوئے

ہوئی اس قدر مجھکو منظور رویہ
رخ یار کا مردمک تل ہوئے

عدم کو گئی منزل یار سے
ہمین میل رہ شمع محفل ہوئے

مین نالان ہون شہنائیکی طرح سے
یہہ نوبت محبت مین ایی دل ہوئے

کہان مین نحیف اور کہان کوی یار
مگر روح جنت مین داخل ہوئے

مجازی سے عشق حقیقی ملا
ہمین بات مین بات حاصل ہوئے

ہمین کو ملا درہم داغ عشق
یہہ دولت کسیکو نہ حاصل ہوئے

بہت چرخ گردان ہی کی جستجو
زمین بہی کف دست سائل ہوئے

١٦٥
رخ یار پر جب چہٹی زلف یار
بلا ای صبا ہمیہ نازل ہوئے
١٦

گل کو وہ چہیڑتی ہین باغ مین آتی جاتی
باتین بلبل کو ہزارون ہین سناتی جاتی

رخ رنگین ہین ہر اک گل کو دکہاتی جاتی
رنگ اپنا وہ چمن مین ہین جماتی جاتی

ایک تلوار لگا دین مرا قصہ ہو تمام
اپنی ہاتہون وہ بکہیرا ہین بڑہاتی جاتی

اپنی مقسوم کا دنیا مین وہی آوترا تہا
کہا لیا جو دہن گور مین جاتی جاتی

ناز و انداز سکہاتی ہی اونہین شوخی حسن
رنگ کیا کیا ہین طبیعت مین سماتی جاتی

سرکشی پر جو وہ گلگشت مین آجاتی ہین
نوجوانان چمن کو ہین دباتی جاتی

دیکہکر پاؤن مری جان زمین پر رکہو
آنکہین قدمونکی تلی ہم ہین بچہاتی جاتی

آشیانونکا عنادل کی خدا حافظ ہی
چہوڑی باغ مین صیاد ہین چہاتی جاتی

حقہ کس ناز سی پیتی وہ پڑی پہرتی ہین
نی کنہیا کی طرح سی ہین بجاتی جاتی

میکشی مین جو مری پاس سی جاتا تہا اونہین
جام کو توڑتی شیشی کو لنڈہاتی جاتی

اونکی پازیب کی آواز سی محشر سی بپا
خواب راحت سی ہین مردونکو جگاتی جاتی

دور مین اونکی حسینونکی بہی مٹی ہی خراب — صورتین خاک مین کیا کیا ہین ملائی جاتی
داغ پر داغ مری دل کو دیا کرتی ہین — آگ مین آگ وہ ہین اور لگاتی جاتی
یون نہ دیوانونکی مانند چلو کانٹو نپر — سرکشو کیون ہو ضعیفونکو دباتی جاتی
بعد مدت تہی مزار شہدا پر آئی — فاتحہ کی تو لئی ہاتہہ اوٹہاتی جاتی

۱۶۶ — ۱۲

ای صبا ہوتی ہین دنیا مین تماشی کیا کیا
اپنی قدرت کی ہین وہ کہیل دکہاتی جاتی

کس دن شب غم جان کو آفت نہین ہوتی — کب شام سی یان صبح قیامت نہین ہوتی
اللہ ہمین عشق کی پہندی سی نکالی — دم توڑتی ہین قطع محبت نہین ہوتی
مضمون تری زلف کا باندہا نہین جاتا — جب تک کہ پریشان طبیعت نہین ہوتی
لائی نہ اوسی کہینچ کی اک دن کشش دل — کچہہ عشق مجازی کی حقیقت نہین ہوتی
تقدیر پر انسان کبہی شاکر نہین رہتا — شکوہ نہین ہوتا کہ شکایت نہین ہوتی
کہتی ہین حسینان جہان دیکہہ کی تجہکو — یہہ آن یہہ شوخی یہہ شرارت نہین ہوتی
تم آگئی ورنہ ابہی ہم مرگئی ہوتی — کچہہ زیست کی ای جان حقیقت نہین ہوتی
اولٹی ہی تجہی سوجہتی ہی ای فلک دون — سیدہی کبہی مجہسی مری قسمت نہین ہوتی
حیرت کی ہی جا ای بت خود بین ترا نقشا — مدنظر آئینی کی صورت نہین ہوتی
صبر و خرد و ہوش گئی یار سدہارا — ایسی بہی پریشان کوئی صحبت نہین ہوتی
اک رشتۂ جان سیکڑون پہندونہین پہنتا — دنیا کی بکہیڑون سی فراغت نہین ہوتی

۱۶۷ — ۲۸

لکہا ہی صبا حال جو بیتا ئی دل مین
مفہوم مری خط کی عبارت نہین ہوتی

کچہہ عنادل سی جو وصف رخ جانان ہوجائی — کہیت سرسونکا بنی زر گلستان ہوجائی

پردہ اوٹھ جای ہو حد اگر انسان ہو جاے
سب حقیقت ابھی کھل جای جو عرفان ہو جاے

سحر وصل نظر سی جو وہ پنہان ہو جاے
نور آنکھوں کا چراغ شب ہجران ہو جاے

پی گلگشت جو وہ طفل دبستان ہو جاے
بوستان فقر اوراق پریشان ہو جاے

ہجر مین صور پھنکی حشر کا سامان ہو جاے
گل جو ہوتا ہی وہ آج ای دل نالان ہو جاے

رات کو وا جو نقاب رخ جانان ہو جاے
رخ پر نور کا ہالہ مہ تابان ہو جاے

اشک بلبل سبب غرق گلستان ہو جاے
سیر ہو قطرہ شبنم سی جو طوفان ہو جاے

بادشاہوں کی لب گور سی آتی ہی صدا
مور کو بھی نہ ستائی جو سلیمان ہو جاے

ای جنون آپ کو مین خاک کا پیوند کرون
چاک تھوڑا سا اگر دشت کا دامان ہو جاے

وصل منظور کرو خط غلامی لکھہ دون
عہد ہو جای مری آپ کی پیمان ہو جاے

ہی پی مصحف رخ تار نگہہ کا چلا
ہندوی زلف کہین اونکا مسلمان ہو جاے

کہاتی وہ ساقی مہوش جو کباب ماہی
حوت گردون طپش مہر سی بریان ہو جاے

رقص مین ہاتھہ نہ اسطرح نکال ای قاتل
بزم عشرت نہ کہین گنج شہیدان ہو جاے

لو مین آغوش مین اوس ماہ کو ہالی کی طرح
ایسی اک رات بھی ای گردش دوران ہو جاے

آگی اس طرح سی پھر جای سکندر تشنہ
ای خضر خشک ترا چشمہ حیوان ہو جاے

دانت پیسی جو وہ مجھپر تو مری موت آئی
قطع گھٹکی سی ابھی تار رگ جان ہو جاے

کری وہ حور جو تیرونکا نشانہ مجھکو
گل فردوس ہر اک غنچہ پیکان ہو جاے

تیری دانتونپہ جو دل لوٹ ہوای چشمہ حسن
رگ جان موجہ آب در غلطان ہو جاے

مرض ہجر مین جینی سی بتنگ آیا ہون
موت آجائی تو مشکل مری آسان ہو جاے

مشتعل آتش سودا جو ہو دیوانونکی
رشتہ شمع ہر اک تار گریبان ہو جاے

الفت ابروی قاتل مین لہو روتا ہون
دامن تیغ نہ کیون دامن مژگان ہو جاے

حال مجھ مست کا گر کاتب اعمال لکھین — کاغذ نسخہ می نامۂ عصیان ہوجائی

ایک شب گر رخ جانانہ سی کری کسب ضیا — روشنی چاند مین سورج سی دوچندان ہوجائی

پاؤن پڑتا ہون ذرا کھینچ لی خنجر قاتل — امتحان غیر کا میرا سر میدان ہوجائی

دولت حسن کی خوبی سی اگر ہو آگاہ — خود شہ مصر غلام مہ کنعان ہوجائی

ق

قید الفت کی بکھیڑ مین جو پڑ جائین حسین — گلعذارونکو چمن خانۂ زندان ہوجائی

اہل دوزخ کیطرح خلد مین حورین گھبرائین — شیشۂ تسخیر کا پریونکو پرستان ہوجائی

۱۶۸

ای صبا ہون وہ سبکبار جو اعمال لکھین
سد گل سی سبک پلۂ میزان ہوجائی

۱۳

دولت سی ہین تمام چمن بر بھری ہوئی — ہر گل ہی اپنی جیب مین یان زر بھری ہوئی

لیجائی مجھ غریب کا خط کون یار تک — ہین آج کل ہوا مین کبوتر بھری ہوئی

آئی بہار ہوتی ہین دیوانی سنگسار — لڑکونکی جھولیونمین ہین پتھر بھری ہوئی

آئینہ ہو صفائی مین غصی مین تیغ ہو — کیا کیا تمہاری دل مین ہین جوہر بھری ہوئی

ظالم ہین گرد کلفت ایام سی خراب — اکثر پڑی ہین زنگ مین خنجر بھری ہوئی

جاتی ہین آئنی کی طرح روبروی یار — آنکھونمین اشک عاشق مضطر بھری ہوئی

کانٹونپہ لوٹتا ہونمین دیوانہ دشت مین — پانی کی جا لہو سی ہین چھتر بھری ہوئی

گو لیلکی موت ہو تری ہاتھون مجھی نصیب — خالی طمنچی کر تو ستمگر بھری ہوئی

ایسی سمائی تم مری نظرون مین ای بتو — ڈھیلونکی جا ہین آنکھونمین پتھر بھری ہوئی

سینی مین اپنی یون دل سوزان ہی لخت لخت — گلخن مین جسطرح سی ہون اخگر بھری ہوئی

رہتا ہی مجھکو فرقت ساقی مین غش مدام — ہین جا بجا می گلاب سی ساغر بھری ہوئی

خوش قامتونکا ہی دل پر داغ مین خیال — اس باغ مین ہین سرو صنوبر بھری ہوئی

۱۶۹ ۱۸

کیا کشمکش تھی محفل جانان مین ای صبا
اک جا پہ سو تھی عاشق مضطر بھری ہوئی

کنار جو جو او نہین خواہش شراب ہوئی
تو سرو شیخ ہوا فاختہ کباب ہوئی

عیان جو یار کی دانتونکی آب و تاب ہوئی
غریق سیل فنا موتیونکی آب ہوئی

فراق یار مین چشم اس قدر پرآب ہوئی
طناب عمر ہماری رگ سحاب ہوئی

نہین ثبات کسی شی کو دار فانی مین
ایدھر بنی ہی عمارت ایدھر خراب ہوئی

وہ رند ہون مین کنارہ جو آب می سی کیا
زبان ماہی دریای اضطراب ہوئی

عذاب حشر کہان پرسش گناہ کہان
ذرا جو مہر تری ای فلک جناب ہوئی

بیاض صبح ہوا اپنا نامۂ اعمال
شعاع مہر درخشان مدحساب ہوئی

لحد مین تڑپونگا مین یا وہ کش قیامت تک
جو لوح قبر نہ خشت خم شراب ہوئی

بغیر یار کی گلگشت مین یہہ روی ہم
نسیم باغ ہوائی سرحباب ہوئی

ہزار شکر یہان تک تمہین خدا لایا
مراد آئی دعا اپنی مستجاب ہوئی

پی گزک جو ہوا گرم یار ساقی پر
کباب آتش می سی بط شراب ہوئی

ہلال ابروی قاتل نی معرکہ مارا
نیام شب مین نہان تیغ آفتاب ہوئی

اوس آفتاب نی جسدن کیا قدم رنجہ
زمین کلبۂ احزان فلک جناب ہوئی

خوشی سی ساتھہ جو سویا مین اپنی یوسف کی
صدای قہقہہ مجھکو نفیر خواب ہوئی

اوٹھا نہ پردۂ غفلت ہماری آنکھونسی
کبھی نہ دید رخ یار بی نقاب ہوئی

اندھیری قبر کی دکھلائی جیتی جی مجھکو
شب فراق مری جان کو عذاب ہوئی

دکھائی منزل عرفان طریق رندان نی
قلم شراب کی ہمیل رہ ثواب ہوئی

سوال وصل نہ جب یار برق وش نی سنا
ہماری چشم صبا ابر کا جواب ہوئی

کیا زہد خشک مستی صہبا کی سامنے — موج سراب گرد ہی دریا کی سامنے
کرتا ہون سجدی وہ بت یکتا کی سامنے — نقش جبین ہی نقش کف پا کی سامنے
طوبی ہی پست یون تری بالا کی سامنے — ادنی ہو جس طرح کوئی اعلا کی سامنے
چلتا ہی اونکی بزم مین جام زمردین — طاؤس رقص کرتا ہی مینا کی سامنے
پیچیدہ ہالہ اس جنونکا کری کیا کوئی علاج — نسخی مین پہاڑتا ہون اطبا کی سامنے
بلقیس وہ پری ہی سلیمان کی روبرو — یوسف ہی وہ عزیز زلیخا کی سامنے
دل دیکر اوس پری کو پڑی کس عذاب مین — دوزخ ہی سرد آتش سودا کی سامنے
جادو ہی شعبدہ تری آنکہونکی روبرو — رستی ہی سانپ زلف چلیپا کی سامنے
ارشاد ہو ترا تو وہ مجنون ہون ای پری — لون دو ہچکیان مین قیس کی لیلا کی سامنے
دی جان یار کی قد بالا کو دیکھکر — پاؤنگی قصر خلد مین طوبی کی سامنے
دیکھین کچہ اپنا ظرف تو منہہ یار کی لگین — آنکہونکی جام کیا لب دریا کی سامنے
دکھلائی چشم یار کی شوخی تو ای جنون — آنکھین چھپاون آہوی صحرا کی سامنے
مشتاق اونکی دید کی حیران کن ہون — ٹوٹی ہی آئنہ رخ زیبا کی سامنے
چشم اوس صنم کی دیکھکی رہ رہ گئی حسین — گورونکی چہاونی ہی کلیسا کی سامنے
لو لگ رہی ہی شمع رخ یار کی ہمین — روشن چراغ طور ہی موسی کی سامنے
جہلا نشانی دی مجھی ای بادشاہ حسن — کیا مال ہی یہہ ہمت والا کی سامنے
چٹکی سی کچہہ جو کہی تو کہتا ہی یہہ وہ شوخ — کہاؤ گی مار بولی جو چلا کی سامنے
کچہہ حال دل کا یار کی آگی نہ کہہ سکا — بہولا مین اپنا درد مسیحا کی سامنے

یہہ وید دخت رز کی غنیمت ہی ای صبا
رکہہ چشم و دل کو ساغر و مینا کی سامنے

جب اوس بی مہر کو ای جذب دل کچھ جوش آتا ہے
مہ نو کیطرح کہولی ہوئی آغوش آتا ہے

چمن کو دیکھکر رہ رہکی دل مین جوش آتا ہے
خدا چاہی تو پہر ہنگام نوشانوش آتا ہے

کسی عقبی کا دہیان ای زاہدی جوش آتا ہے
ہم اپنی مست ہستی مین چمن کب ہوش آتا ہے

خدا محفوظ رکہی نعمت دنیا کی چسکی سے
خیال نیش آتا ہی جو ذکر نوش آتا ہے

بہار حسن کا جلوہ کسی صورت نہین چہپتا
برنگ غنچہ کیون ای گلبدن کچہ پوش آتا ہے

نہین معلوم کیا اوس بدزبان سفاک سی کہہ گئے
الہی خیر ہو کچھ نامہ بر خاموش آتا ہے

کہین کچھ ذکر ہوتا ہی جو اوس کان ملاحت کا
تو دل سینی سی سنتی کی لئی تا گوش آتا ہے

کیا ہی بیخودی کا حال حسن و عشق سی پیدا
نہ اونکو ہوش آتا ہی نہ ہمکو ہوش آتا ہے

خدا کو انتہا لینی تہی ای دل جور گردون کی
وگرنہ کب عدم سی ہم سا آفت کوش آتا ہے

صبا کس درجہ توام شادی و غم ہین زمانی مین
شب وصلت سی روز ہجر ہم آغوش آتا ہے

١٧٢ ١٥

شریعت ہی شرط محبت علی کی
مسلمان پہ واجب ہی طاعت علی کی

ملک ہین فلک پر رعیت علی کی
کنیزین ہین حوران جنت علی کی

ہی اعدا سی امین جماعت علی کی
پناہ خدا ہی حمایت علی کی

محمد ص کو معلوم ہی اوسکا رتبہ
خدا جانتا ہی حقیقت علی کی

زمانی کا مالک شہ اولیا ہے
ہر اقلیم مین ہی ولایت علی کی

سمجھ عین تقدیر تدبیر اوسکی
مشیت ہی خالق کی حکمت علی کی

یہہ ہی منزلت اوسکی اللہ اکبر
حرم مین ہوئی ہی ولادت علی کی

مسیحا ہی اک دن فلک سی اوترکر
لگائینگی آنکہونسی تربت علی کی

معانی مین کچھ بہی نہین ہی تفاوت
جدا گو نبی سی ہی صورت علی کی

کبھی نور دین نہ یعقوب پاتے — نہ ہوتی جو چشم عنایت علی کے
نہ کیون بوتراب اوسکو کہتی محمدؐ — کہ آدم سی پہلی ہی خلقت علی کے
کرین کس طرح ہم نہ مستانہ نعری — پئی ہین شراب محبت علی کے
فضائل ہین ورد زبان بلبلون کو — گلون مین ہی بوئی محبت علی کے
محمدؐ کی معراج مین اوسکو دیکھا — عجب قربات ہی فی الحقیقت علی کے

۱۷۳ — ۱۶

صبا مہر و مہ کی طرح سی ہی روشن
نبوت نبی کی امامت علی کے

آبرو دی ای مری قد خمیدہ تو مجھے — یار آنکھون پر بٹھاتی صورت ابرو مجھے
خاک چھنواتا ہی عشق نرگس جادو مجھے — تو بتاتی چشم ہی گرد رم آہو مجھے
روی روشن پر جو اوس مہ رو کی زلفین جھوم رہین — چاند دکھلاتی ہی یا شمع شب گیسو مجھے
صورت گل باغ عالم مین تہی دو ستی رہی — می نہ ہاتہہ آئی خم گردون سی اک چلو مجھے
تیری دامن سی لگا ہون مین بھی ای دریائی حسن — بی قراری نی کیا ہی لہر کا آنسو مجھے
بادہ نوشی مین جو زلف یار کا ذکر آگیا — حلق مین ایسا پڑا پھندا ہوا اچھو مجھے
بی خطا عاشق پہ کیون ہر دم نگاہ قہر ہی — گر نہ تیرونکا نشانہ ای کمان ابرو مجھے
مضطرب رکھتا ہی عشق گوہر دندان یار — کل نہین مثل در غلطان کسی پہلو مجھے
ہون غزیز دشت مین سودائی چشم یار مین — رکھتی ہین آنکھون مین مردم کیطرح آہو مجھے
کہہ نہین سکتا لب معجز نما سی حال دل — بت بنا دیتی ہی اونکی نرگس جادو مجھے
دیدۂ حیران اگر ہوتا نہ شکل آئینہ — کس لئی پھر منہہ بناتی دیکھکر خوشرو مجھے
لوٹتا ہون اپنی نالونکی حقیقت دیکھکر — وجد مین رکھتا ہی شغل نعرۂ یاہو مجھے
بیقراری عشق کی ہی باعث تمکین حسن — ہی وہ قابو مین اگر دل پر ملی قابو مجھے

باغ ہستی سی کیا خارج ہوائی عشق نی — اوڑ گئی باد خزان لیکر رنگ بو مجھے
ہی کسی چشم امید ای یار تو بی دید ہے — کر نہ چار آنکہین ولا گر آتہہ آتہہ آنسو مجھے

ای صبا بدلی جواب خط کی اوس سفاک نی
توڑ کر بہیجی کبوتر کے پر بازو مجھے

١٥

بندہ اب ناصبور ہوتا ہے — عفو ہو وے قصور ہوتا ہے
وہ زمین پر قدم نہین رکہتے — حسن کا کیا غرور ہوتا ہے
دولت حسن کی لٹائی مین — خرچ کیا ای حضور ہوتا ہے
سرمہ آنکہون مین وہ لگاتی ہین — دیکہئی کیا فتور ہوتا ہے
ہم ہین مجبور آپ ہین مختار — کہئی کس سی قصور ہوتا ہے
سایہ اوس آفتاب طلعت کا — دیدۂ مہ کا نور ہوتا ہے
خاک حاصل ہی اس سی مردون کو — زر جو صرف قبور ہوتا ہے
میکشون مین مدام اے زاہد — نعرۂ یا غفور ہوتا ہے
وصل ہوتا ائی نہ بوسے پر — اس سی کیا ای حضور ہوتا ہے
فکر رکہتی نہین ہین دیوانے — باعث غم شعور ہوتا ہے
پرتو رخ سی اونکا جیب قبا — دامن کوہ طور ہوتا ہے
خوب عاشق کا پاس کرتی ہو — ہر گہڑے دور دور ہوتا ہے
ایک ہی نور کا زمانے مین — سو طرح سی ظہور ہوتا ہے
مجہکو ناحق حلال کرتی ہو — خون یہہ بی قصور ہوتا ہے
کشتئی می چلی تو ای ساقی — بحر غم سی عبور ہوتا ہے
ای صبا جب بہار آتی ہے — ہمکو سوو ضرور ہوتا ہے

منکر رنج و راحت سے کیسے — دوزخ کیسا جنت سے کیسے

بدلی اونکی عادت سے کیسے — اولٹی اپنی قسمت سے کیسے

ہر شی مین سے اوسکا جلوا — کثرت مین ہی وحدت سے کیسے

آپس مین ہی گبر و مسلمان — ناحق ناحق حجت سے کیسے

الفت مین ذلت رکھی ہے — عزت کیسی حرمت سے کیسے

زہد زاہد لاحاصل ہے — بیگاری کو اجرت سے کیسے

سنکر میری سینہ کوبی — بولی وہ یہہ نوبت سے کیسے

چشم وحدت بین کی آگے — آئینی کی صورت سے کیسے

مرجائینگی ہم فرقت مین — رہ جائینگی حسرت سے کیسے

عالم ہی سارے مہرو تجہہ پر — شہروں مین ہی شہرت سے کیسے

اوٹھین گی جب وہ صحبت سے — برہم ہوگی صحبت سے کیسے

بیخود ہو جا میری صورت — ای صوفی یہہ حالت سے کیسے

دنیا کی جھگڑون سی چھوٹے — مرکر پائی فرصت سے کیسے

زلفون کی پھندون سی نکلے — ٹالی سر سی آفت سے کیسے

١٧٦ — ١٥

فصل گل کی آتی سے
ہوجاتی ہی وحشت سے کیسے

بستر ہمارا یار کی ایوان سی دور ہے — درویش آستانہ سلطان سی دور ہے

صد شکر غیر کوچہ جانان سی دور ہے — اک خار ہی کہ صحن گلستان سی دور ہے

یونہین اوڑا کرینگی گریبان کی دھجیان — جب تک کہ ہاتھہ دامن جانان سی دور ہے

مجہہ عاشق غریب سی چھوٹا ہی کوئی یار — مور ضعیف ملک سلیمان سی دور ہے

کیفیت شراب مین ہی بی تکلفی
پاس ادب مجالس رندان سی دور ہے

کافر ہی وہ جو عاشق روی صنم نہین
رحمت خدا کی منکر قرآن سی دور ہے

کیا دولت وصال کی ہم آرزو کرین
بوسہ ملی یہہ ہمت جانان سی دور ہے

نالی ہین عندلیب کی تاثیر چاہئے
صیاد ایکدم مین گلستان سی دور ہے

اوس بت سی پاس خاطر عاشق بعید ہے
آتی ہماری پاس یہہ جانان سی دور ہے

آتی ہی یہہ ہر ایک لب گور سی صدا
فکر مآل خاطر انسان سی دور ہے

اک خال نام کو بھی نہین روئی یار پر
ہندو ہنوز کعبہ ایمان سی دور ہے

پڑہتا ہون شعر کوچہ جاناکی شوق مین
گلزار عندلیب غزلخوان سی دور ہے

رکھتی نہین ہین رسم محبت سی آگہی
راہ وفا طریق حسینان سی دور ہے

فصل جنون ہی جامہ دری کی بہار ہے
ٹوٹی وہ ہاتہہ جو کہ گریبان سی دور ہے

۱۴۴

کہتی ہین جسکو منزل عرفان وہ ای صبا
ہندو سی ہی بعید مسلمان سی دور ہے

۱۷

افتادگی سی خاک سر اپنا اوٹھائیے
ممکن نہین کہ نقش کف پا اوٹھائیے

کیون پیچ اونکی زلف سیہ کا اوٹھائیے
کاہیکو صدمہ تپ سودا اوٹھائیے

ابکی بہار آئی تو مانند شاخ گل
رکھئی نہ ہاتہہ سی جو پیالا اوٹھائیے

دل ہو مری سی نفس کشی کی جو آشنا
تشنہ لبی کا غم لب دریا اوٹھائیے

پہلو تہی نہ عاشق خستہ سی کیجئے
بیمار سی نہ ہاتہہ مسیحا اوٹھائیے

بعد از فنا بھی آپ کی منظور ہی جو خوشی
ہو بار تو مرا نہ جنازا اوٹھائیے

دکھلاتی مجھی گل رخسار کی بہار
منہہ پر سی اپنی زلف کا سہرا اوٹھائیے

می پیکی عید کیجئی گذرا مہ صیام
تسبیح رکھئی ساغر و مینا اوٹھائیے

اوس بت کو اعتبار کسی بات کا نہین — قرآن سر پہ رکھئی کہ گنگا اوٹھائیے
جی چاہتا ہی جان پر اب کھیل بیٹھیی — کب تک فراق یار کی ایذا اوٹھائیے
زاہد بلائی جان ہی خیال عذاب حشر — دنیا مین آج کیون غم فردا اوٹھائیے
ایجان آپ سی یہہ توقع نہ تھی ہمین — بوسی کی مانگنی پہ طمانچا اوٹھائیے
پہلو مین اپنی شاہد مقصد کو دیکھیی — غفلت کا چشم دل سی جو پردا اوٹھائیے
ہمت خدا جو دی تو محبت کا لطف ہی — کیا بات ہی جو ناز کسیکا اوٹھائیے
اہل وطن کی ہاتہہ سی وحشت مین تنگ ہین — کیونکر قدم نہ جانب صحرا اوٹھائیے
بی غم شراب پیجیی مسجد مین بیٹھہ کر — زاہد کی کیا بساط مصلا اوٹھائیے

۱۷۸ — ۱۵

ہی سخت بار منت ابنائی روزگار
احسان ای صبا نہ کسیکا اوٹھائیے

اس بات کی ہی منتظری روز و شب مجھی — آنکھون سی جاؤن مین جو کرین وہ طلب مجھی
ترسا نہ بہر بوسہ خرمای لب مجھی — ای حور دی خدا کی لئی یہہ رطب مجھی
بی یار غمکدہ ہوئی بزم طرب مجھی — عیش و سرور ہو گئی رنج و تعب مجھی
پیش نظر جو مصحف روئی صنم نہین — شمشیر مغربی ہی ہلال رجب مجھی
کیفیتین نصیب ہون دور بہار مین — ہو سازوار صحبت بنت العنب مجھی
تاحشر بوسہ لب جانان کی شوق نی — رکھا دہان گور مین بہی جان بلب مجھی
ناحق عدم سی آکی مین حیرت زدہ ہوا — دنیا کو دیکھکر ہی مقام عجب مجھی
جلتا ہون داغ دل سی مین خورشید کیطرح — رہتی ہی سوزش غم فرقت سی تب مجھی
مین صاف دل ہون مجھسی نہ دل مین غبار رکھ — ای یار خاک مین نہ ملا بی سبب مجھی
اللہ ری آسمان کی نیرنگ سازیان — دکھلا رہا ہی رنگ مقدر عجب مجھی

اوسنی جو اپنی مصحف رخ کو چھپا لیا
خورشید حشر ہو گیا ماہ رجب مجھی

ذرے کی طرح ہون مین جدا آفتاب سی
رکھتا ہی دور یار سی پاس ادب مجھی

آنکھون سی دید ہی رخ شفاف یار کی
یہہ آئنی دکھاتی ہین سیر حلب مجھی

بی یار ہیکشی نی مرا دل جلا دیا
جام بلور ہو گیا برق غضب مجھی

۱۲۹

شکر اسکا ای صبا ہو ادا کس زبان سی
ساقی نی جام می سی کیا لب بلب مجھی

۱۷

فرقت ساقی مین یہہ مقسوم پر پتھر پڑے
ہین الگ کو ہمین ٹوٹی شیشہ و ساغر پڑے

رنگ جم جائی مری قاتل کا روز حشر بہی
کیا تماشا ہو جو چھوٹا خون کا محضر پڑے

پھر بہار آئی الہی پھر جنون کا جوش ہو
پھر گلی مین طوق ہو پھر پانومین لنگر پڑے

سر دھری سی تبونکی رنج و غم حاصل ہوا
مزرع امید پر پالا پڑا پتھر پڑے

یون ہجوم خط ہوا پیش صف مژگان یار
جیسی لشکر کی مقابل آنکر لشکر پڑے

آج کی وعدی کو ٹالا کل پر اوس بیرحم نی
آج سی کل تک ہمین کل دیکھئی کیونکر پڑے

قتل اوس کی جنبش مژگان و ابرو نی کیا
ایک دل پر سیکڑون تیری لگی خنجر پڑے

منزل مقصود تک آخر مین سرگشتہ گیا
گو بگولی کی طرح سی راہ مین چکر پڑے

کی ہی ان دونونی کیا خانہ خرابی باغ کی
صبر ای بلبل ترا صیاد و گلچین پر پڑے

کشتۂ عشق لب شیرین ہون ہمین آئی سمان
خاک کی بدلی دہان گور مین شکر پڑے

الفت زلف و رخ جانان مین سرگردان رہی
رات دن کیا کیا مہ و خورشید کو چکر پڑے

روز لایا کرتا ہی ہم می پرستون پر عذاب
ڈہول پر ڈہول آج واعظ پر سر منبر پڑے

خاک سی اوٹھا جو ہم جامہ درونکا قافلہ
چاک کیا کیا درمیان دامن محشر پڑے

حال دل لکھہ کر جو بھیجا اوس بت سفاک کو
پر مسوسی نامی کی اوڑی چھری کبوتر پر پڑے

ناتوانی سی بنی ہم صورت نقش قدم
پھر نہ اوٹھی عشق کا لیکر جو درد سر پڑے

ابر نیسان کو شرف اے بت دیا اللہ نے
آبرو پائی جو کانون مین تری گوہر پڑے

۱۸۰

اے صبا کہتی ہین سب سنکر مری فریاد کو
دیکھئے کس کس پہ یہہ آہ دل مضطر پڑے

۲۱

طوفان یہہ اوٹھا مری چشم پرآب سے
بدلی ہے آفتاب نے ٹوپی حباب سے

زخم کہین ہرے ہوئے کیف شراب سے
انگور پہٹ گئے طپش آفتاب سے

بہنتے ہین عاشقونکے کلیجے کباب سے
لب مل رہے ہین وہ لب جام شراب سے

ممکن نہین ہے حسن کا چہپنا حجاب سے
چہنتا ہے نور یار تمہارے نقاب سے

زاہد وضو کرے جو ہماری شراب سے
جہپکی نہ آنکھہ حشر کے دن آفتاب سے

سنکر سوال وصل نہ چپ ہو حجاب سے
کچہہ تو جواب دو دہن لاجواب سے

کرتا ہے فصل گل مین مذمت شراب کی
واعظ کے منہہ کو داغئے سیخ کباب سے

چرخ چہارمین تری بزم نشاط ہے
دف کم نہین ہے دائرہ آفتاب سے

بجلی گرے نہ خرمن ہستی غیر پر
امید اوٹھہ گئی دل پر اضطراب سے

روتا ہون الفت عرق روے یار مین
تحریک نزلہ ہوتی ہے بوئے گلاب سے

عاشق ہین ہمکو حرف محبت سے کام ہے
ملا نکالتا پہرے مطلب کتاب سے

وہ مست ہین ذرا بہی اگر اختیار ہو
خم چہین لین فلک سے قدح آفتاب سے

قید الم مین باعث قید حیات تہے
نکلی بدن سے جان تو چہوٹی عذاب سے

میری بغل مین رہ کے مجہے کو کیا ذلیل
نفرت سے ہو گئی دل خانہ خراب سے

وہ رند ہین کہ غم نہین روز شمار کا
باہر ہے یہہ حساب ہمارے حساب سے

جب چاہے اس سے رو نہین کرلے مقابلہ
چشم پرآب بند نہین ہے سحاب سے

یاران رفتگان سے ملون جا کے خلد مین
اللہ دے نجات جہان خراب سے

تا روز حشر یاد رہیگا یہہ سانحہ
نکلی ہی جان ہجر کی شب کس عذاب سے

کس کس کو یاد کیجئی کس کس کو روئیے
کیا کیا نہ آسمان کی ہوا انقلاب سے

سر کی طرح ہی صاحب رفعت کو زر عزیز
جھڑتی نہیں کرن کلہ آفتاب سے

۱۸۱ مین رند بادہ نوش جو مرجاؤن ای صبا
لکھہ دینا چند شعر کفن پر شراب سے ۱

ہی عاشق قامت پہ عنایات تمہاری
بالا رہی دنیا مین سدا بات تمہاری

اللہ جو دیتا مجھی قارون کا خزانہ
کس دھوم سی کرتا مین مدارات تمہاری

خورشید قیامت سی بھی وہ آنکھہ ملائی
جس ذری پہ ہو چشم عنایات تمہاری

مین جانتا ہون عشق مجازی کی حقیقت
معراج ہی بندیکو ملاقات تمہاری

ہوتا ہی مجھی بادہ کشی کی لئی ارشاد
کیا بات ہی ای پیر خرابات تمہاری

ای واعظو دیکھو جو خط عارض جانان
رکھی رہی سب طاق پہ مشکات تمہاری

رفتار سی کرتی رہو پامال بتون کو
چلتی سر عزا یہ رہی لات تمہاری

کافر ہو جو بوسی کی بھی رکھتا ہو توقع
کچھہ فیض ہو جس سی وہ نہین ذات تمہاری

مانند گدا کاسہ بکف آتا ہی خورشید
ہر صبح نکلتی ہی جو خیرات تمہاری

۱۸۲ وہ سیم بدن تمکو اگر منہہ نہ لگائی
کوڑی کی صبا پھر نہ رہی بات تمہاری ۱۴

کبھی رسائی آہ جگر نہین ہوتی
ہماری دل کی اد نہین کچھہ خبر نہین ہوتی

ہوا یہہ بار مرا دیکھنا تجھی اوس دن
کہ آج تک تری سید ہی نظر نہین ہوتی

ہماری نالون نی خلقت کی نیند کھوئی ہی
مگر تجھی خبر ای بی خبر نہین ہوتی

پی تسلی دل دی دیا ہی خط تجھکو
رسائی یار تک ای نامہ بر نہین ہوتی

امید زیست کسی ہی فراق جانان مین نہو اگر شب غم کی سحر نہین ہوتے
ہمارا نالۂ دل سنکی یار کہتا ہے یہہ بات آدمی مین بی اثر نہین ہوتے
خرابیان ہین سیہ کا مزاج ہونی مین وہ شکل ہو کہ جو نوع دگر نہین ہوتے
جگر کا داغ ہی خورشید حشر سی افزون ذرا بہی خشک مگر چشم تر نہین ہوتے
دراز ہی شب تار لحد معاذ اللہ بغیر صبح قیامت سحر نہین ہوتے
شراب پیجلکی شب ماہ مین پئین ہم تم چمن کی سیر کبہی ای قمر نہین ہوتے
نہین ہی اہل ہوس کی لئی حلاوت عشق نصیب ہور و مگس یہہ شکر نہین ہوتے
فراق یار مین دیکہو جسی وہ ناصح ہی تسلی دل غمگین مگر نہین ہوتے
عجب نہین مری رونی پر آپ کا ہنسنا کسیکی دل کی کسیکو خبر نہین ہوتے

١٨٣ — ١٥

خلاف خلق سی خلقت ہی ان حسینونکی
صبا دہن نہین ہوتا کمر نہین ہوتے

بت پرستی سی نہ طینت مری زنہار پھرے سبحہ سو بار خریدی گئی سو بار پھرے
اولٹی تقدیر مری قسمت اغیار پھرے ہای کیسی تری مت ای بت عیار پھرے
عشق یوسف نی یہہ کی خانہ خرابی برپا ٹہوکرین کہاتی زلیخا سر بازار پھرے
بار ہا قہقہ نمین تونی اوڑایا ہی اوسی شمع روتی تری محفل سی ہی سو بار پھرے
چل بسی فصل خزان موسم گل آپہنچا لی مبارک ہو ہوا بلبل گلزار پھرے
ایک جا بہی نظر آئی نہ اثر کی صورت گرتی پڑتی نہ کہان آہ دل زار پھرے
زلف جانانکی جو سودے مین ہوا آشفتہ سائیکی طرح مری ساتھ شب تار پھرے
شوق دیدار نی اوس گل کی کیا زرد آخر مردنی منہہ پہ تری نرگس بیمار پھرے
بہیک منگوائی فقیرونکی طرح شاہونکو ایسی نیت تری ای چرخ ستمگار پھرے

کیا کہون سحر مین گلگشتِ چمن کیونکر کے
بلبلِ جان قفسِ تن مین گرفتار پہرے

موجۂ بادِ خزان نی کیا بی تیغ جلال
کیا ہی تجہپر چہچہی ای بلبلِ گلزار پہرے

کیسی عزت ہوئی برباد خزانکی ہاتہون
باغ مین اوڑتی گل و لالہ کی دستار پہرے

سخت جانی کہین قاتل سی نہ محجوب کری
بات رہ جائیگی منہہ پڑی جو تلوار پہرے

نہ چہٹا خانۂ زنجیر سی مین دیوانہ
روحِ مجنونکی تڑپتی پسِ دیوار پہرے

١٨٤

ای صبا دیکہہ لیا ہمنی اوسی تک سب تہی
پہر گیا سارا جہان جب نظرِ یار پہرے

١٥

خدا کا قہر بتون کا عتاب رہتا ہے
اس ایک جان پہ کیا کیا عذاب رہتا ہے

وہ آفتاب جو مستِ شراب رہتا ہے
فلک پہ طائرِ سدرہ کباب رہتا ہے

وصال مین بہی یہہ اونکو حجاب رہتا ہے
کہ ہاتہہ منہہ پہ بجائی نقاب رہتا ہے

نقابِ ولٹ کی وہ منہہ پر سی اپنی کہتی ہین
کہان ہی ماہ کدہر آفتاب رہتا ہے

ہوا ہی بیٹہہ کی پہلو مین جان کا دشمن
بغل مین کیون دلِ خانہ خراب رہتا ہے

تری تلاش مین یہ کیطرح مین پہرتا ہون
کہان تو رات کو ای آفتاب رہتا ہے

جو اہلِ ظرف ہین منہہ پہیرتی نہین می سے
مدام وا لبِ جامِ شراب رہتا ہے

نہ کسطرح سی ہو پیری مین داغِ دل معدوم
اخیرِ ماہ کہان ماہتاب رہتا ہے

شبِ وصال مین بوسونکی گنتی ہوتی ہی
ہماری یار کی پہرون حساب رہتا ہے

عروج اہلِ کرم کی لئی ہی دنیا مین
کس آبرو سی ہوا پر سحاب رہتا ہے

فراقِ یار مین طوفان اپنا رونا ہے
زمانہ صورتِ موج و حباب رہتا ہے

تمہاری در پہ کسی دن جو ہم نہین آتی
خفا خفا دلِ خانہ خراب رہتا ہے

خدا برا کری تاثیرِ عشقِ کامل کا
مری طرح سی او نہین اضطراب رہتا ہے

ہر ایک کو ہی سفر جانب عدم درپیش
فلک ہلال سی پا در رکاب رہتا ہے

١٨٥ — ١١

یہہ دور رمی ہی صبا آج کل زمانی مین
کہ محتسب کا کلیجا کباب رہتا ہے

کیا بی یار سامان قیامت ساغر مل نی
صدائی صور کا دہوکا دیا شیشی کی قلقل نی

بہار آئی ہی جہولی دامن گلچین کیا گل نی
جگر خون کر دیا صیاد کا نالون سی بلبل نی

رخ رنگین پہ تیری داغ کہایا یاسمین گل نی
پریشانی اوٹہائی سر بسر زلفون سی سنبل نی

کبہی بہولی سی بہی ٹہوکر نہ ماری تاج شاہی کو
یہہ استغنی کیا ہی ہم فقیرونکو توکل نی

ختن سی لیگیا تاتار کو تاتار سی چین کو
کیا کیا کیا نہ سرگشتہ مجہی سودائی کاکل نی

لہو کیا کیا رولایا آرزوئی قتل نی مجہکو
جگر خون کر دیا قاتل تری تیغ تغافل نی

رکہا مجہکو جنون نی بیخبر شور قیامت سی
نہ بانگ صور کو سننی دیا زنجیر کی غل نی

کہان کا پاس رسوائی مجہی اب رحم آتا ہی
کیا ہی جبر دل کی بیقراری پر تحمل نی

چمن مین جب تجہی عریان ای گل پیرہن دیکہا
کلہ غنچی نی اپنی پہینکا سی پہاڑی قبا گل نی

قفس مین آتش شوق چمن سی مر گئی جلکر
رکہا صیاد کی گردن پر اپنا خون بلبل نی

١٨٦ — ٨

صبا مجہکو ہنسی اک غنچہ لب کی یاد دلوا کر
رُولایا صورت شبنم چمن مین خندۂ گل نی

ازل سی خنجر قاتل ہی میری سر کی لئی
مین وہ شجر ہون کہ پیدا ہوا تبر کی لئی

بلا طویل شب ہجر ہی نہین کٹتی
دعائین مانگتا ہون شام سی سحر کی لئی

خط اونکا لیکی پڑہا بہی نہ ہمنی سر نامہ
بڑہا کی ہاتہہ قدم پہلی نامہ بر کی لئی

تو اپنی پاؤنکی مہدی چہڑا کی دی ای مہر
فلک کو چاہئی غازہ رخ قمر کی لئی

اوترکی یار نی کوٹہی سی حال دل پوچہا
مسیح چرخ سی آیا مری خبر کی لئی

سرشک چشم بہاتا ہون عشق زندان مین
اولیتا ہون سمندر کو مین گہر کی لئے

اسیر زار ہون رکہہ مجکو یون نہین ای صیاد
ضرر کیا ہی قفس ایک مشت پر کی لئے

١٨٧

صبا یہہ اوسکا ہی موجد وہ اسکا موجد ہی
بشر ہی غم کی لئی اور غم بشر کی لئے

١٢

وقار عرش کم ہی آستان سے
مکان اعلی ہی اوسکا لامکان سے

نہ رکہو چشم امید آسمان سے
اوٹہو ای غافلو خواب گران سے

نہین واقف مری آہ و فغان سے
بگڑ جاینگے اک دن آسمان سے

فلک نے صورت برگ خزان نے
نکالا داغ دیکر بوستان سے

نہین ایسی ڈہیتی دیکر پڑی ہین
کہ اوٹہین ہم تمہاری آستان سے

غم الفت نے دل کو منزلت دے
ہوا آباد یہہ گہر میہمان سے

چہپانا بہول جائین وہ کمر کا
جو واقف ہون مری راز نہان سے

غم الفت مین اوس رشک پری کے
قوی سایہ ہی جسم ناتوان سے

لباس عشق نکلا جامۂ حسن
اوٹہا جسوقت پردا درمیان سے

نہ نے اپنی لئے تو مول جہگڑا
نہ پڑ قصے مین واعظ کی بیان سے

نہین اعضائے تن سے روح چہٹتی
جدا ہوتا ہی یوسف کاروان سے

١٨٨

صبا کچہہ پیچ پڑجاتی نہ تم پر
لڑو کشتی نہ دیو آسمان سے

١٠

تری طرف سے دل ای جان جان اوٹہا نہ سکی
بہت ضعیف تہی بار گران اوٹہا نہ سکی

حرم کو اس لئے اوٹہہ کر نہ تنگدستی سے گئے
خدا کہیگا کہ جور بتان اوٹہا نہ سکی

جو بار عشق مین سر سے اوتار کر رکہہ دون
ترا تو دیو بہی ای آسمان اوٹہا نہ سکی

ہزار بار بہار آئی لیکن ای صیاد
نگاہ ہم طرف بوستان اوٹھا نہ سکی

نہ اوٹھنا تھا نہ اوٹھا کوئی یار سی بندہ
زمین وہ پکڑی کہ ہفت آسمان اوٹھا نہ سکی

اسیر زلف جو مرتی ہین تو وہ کہتی ہین
ذرا بہی صدمۂ قید گران اوٹھا نہ سکی

امید و بیم مین کیسی بسر ہوئی اونکی
جو دل سی مخمصۂ این و آن اوٹھا نہ سکی

سنین جو یار کی باتین غش آگیا ہمکو
یہہ ناتوان تہی کہ لطف بیان اوٹھا نہ سکی

فتادگی مری ای سوز غم رہی قایم
پس از فنا بہی کوئی ہڈیان اوٹھا نہ سکی

۱۸۹

صبا نی داغ محبت اوٹھا لیا کیونکر
یہہ نال وہ ہی جسی پہلوان اوٹھا نہ سکی

۱۹

صفائی سی یہہ اونکی صورت ہوئی
کہ آئینہ دیکہا تو حیرت ہوئی

لب یار کی جب زیارت ہوئی
مسیحا کو مرنیکی حسرت ہوئی

مجھی دید رخ کی اجازت ہوئی
خدا ساز ای بت یہہ صورت ہوئی

غضب ہی خدائی کا دعوی کرین
بتونکی بہی آتی حقیقت ہوئی

ہوئی سنگ رہ لاکہہ کوہ ملال
نہ مسدود راہ محبت ہوئی

ہوئی پیر اب داغ الفت کہان
سحر ہوگئی شمع رخصت ہوئی

شب غم جو بندیکی نالے سنی
فرشتی پکاری قیامت ہوئی

یہہ اندہیر کیا ہی ای آسمان
نمودار پہر شام فرقت ہوئی

ہوئی ہم نگدر جو پیوند خاک
زمین تودۂ گرد کلفت ہوئی

رگین رشتۂ شمع سوزان بنین
تپ غم کی ایسی حرارت ہوئی

نظر آئی جب میکدہ کی بہار
تو مجھہ رند کو خوب فرحت ہوئی

کہلا جام سی غنچۂ آرزو
گلابی گل باغ عشرت ہوئی

وہ بُت راہ پر آگیا رات کو
مری آہ شمعِ ہدایت ہوئی

رہی ہم گدائی درِ میکدہ
بطِ مَی ہمای قناعت ہوئی

ہوا رنج وغم کا عدم قافلہ
ہماری جو دنیا سی رحلت ہوئی

مرادم جو نکلا تو اوسنی کہا
بکھیڑا چکا لو فراغت ہوئی

نشان بہی ملیگا نہ کل قبر کا
نہ خوش ہوا گر آج نوبت ہوئی

پس از مرگ ہمسی بتون کی لئی
لحد مین فرشتون سی حجت ہوئی

۱۹۰ نہ سمجھا وہ بُت خاکِ حق و فنا ۱۵
صبا مفت برباد محنت ہوئی

رات دن محوِ تماشائی بتان رہتا ہے
آئنہ صورت چشم نگران رہتا ہے

ہجر کہتی ہین کسی فرق کہان رہتا ہے
ہم بہی رہتی ہین ہین یار جہان رہتا ہے

کونسی جا نہین وہ جلوہ کنان رہتا ہے
پر کوئی کہہ نہین سکتا کہ یہان رہتا ہے

چلکی طاوسِ چمن کو نہین کرتا پامال
یہہ بُری چال توای سروِ روان رہتا ہے

دین و دنیا کا نہین ہوش تری الفت مین
ابتو کچھہ اور ہی عالم مری جان رہتا ہے

فصلِ گل نی نہین مدت سی کرم فرمایا
نعرہ زن باغ مین ہر برگِ خزان رہتا ہے

کچھہ تعجب نہین دامان اثر تک پہنچی
رات دن قافلۂ اشک روان رہتا ہے

گھر کی دروازی مین زنجیر لگی رہتی ہی
میری وحشت سی لی و نہین بہی خفقان رہتا ہے

سنبلستان ہی کسی جا پہ کہین ابر بہار
کیا پریشان مری آہونکا دہوان رہتا ہے

نقش بر آب ہین سب تاج و نگین شاہونکی
کسکا دنیا مین سدا نام و نشان رہتا ہے

عشق پر خاتمہ ہی مفسدہ پردازی کا
معرکہ روز میانِ دل و جان رہتا ہے

مرگئی پر بہی نہین چین بخار دل سے
خانۂ گور مین دوزخ کا دہوان رہتا ہے

عاشقونکی نہین اشکونکی رہا لگ پاتا
شمع رویار سی پروانہ صفت تکتا ہون

موج بنی چین بجبین آب روان رہتا ہے
جان کا ہوش محبت مین کہان رہتا ہے

۱۹۱

آفت جان ہی تصور مژۂ جانان کا
ای صبا دل ہدف نوک سنان رہتا ہے

۲۲

ڈھیر دیکھی گلرخونکی خاک کے
جا بجا جلوی ہین حسن پاک کے
ہو رہی ہین ظلم ہفت افلاک کے
عاشقون سی یہہ حجاب اچھا نہین
سرکشونکا نام باقی رہگیا
جاتی میلی ہین وہ مہ غیرونکی ساتہہ
بنگئی سودہ مین موئی زلف یار
آدمی دعوی انا الحق کا کرے
پہوٹ نکلا رنگ جسم یار کا
توڑ زاہد رشتۂ تسبیح کو
امتحان ہو جائی تیر آہ کا
نالی کر سکتی نہین خاموش ہین
اہل دنیا کی نہ بہکانی پہ جا
غازۂ روئی حسینان ہو گئی
جامۂ نیلی فلک پہنی ہوئی
ہی بعینہ چشم موسی داغ دل

واہ کیا نیرنگ ہین افلاک کے
نور کی نگی ہین پتلی خاک کے
امتحان ہین ایک مشت خاک کے
بیچ سی پردی اوٹھا افلاک کے
قصی ہین جمشید کی ضحاک کے
سوانگ دیکھو گردش افلاک کے
تار اپنی جامۂ صد چاک کے
ولولی دیکھو تو مشت خاک کے
پہول بوٹی بنگئی پوشاک کے
کہول دی پر طائر ادراک کے
توڑ سئی ساتون توی افلاک کے
عاشق اونکی سرمئی پوشاک کے
غول ہین صحرائی وحشت ناک کے
جم گئی نقشی ہماری خاک کے
سوگ مین ہی کس گریبان چاک کے
عاشق صادق ہین حسن پاک کے

نقش پائی یار پر مٹ جائینگے
منہ دیکھ پیوند ہونگی خاک کے

خاکساروں سی نکر پہلو تہی
ایکدن جانا ہی نیچی خاک کے

جامۂ گل دیکھکر سودا ہوا
چیتہری اوڑنی لگی پوشاک کے

ہوگیا بیچین تو اچھا ہوا
اور سن نالی دل غمناک کے

المدد ای قابض روح المدد
کب سی قیدی ہین طلسم خاک کے

۱۹۲ ۲۳

ہین رگ ابر بہاری ای صبا
ڈوری اپنی دیدۂ نمناک کے

دوڑ چلنا راہ الفت مین کب ای دل چاہئیے
رفتہ رفتہ چاہئیے منزل بمنزل چاہئیے

نالۂ شبگیر مین تاثیر ای دل چاہئیے
کہینچ کر لائی ادہر وہ جذب کامل چاہئیے

ہوگیا ثابت انا الحق سی ہمین منصور کی
اس عدالت مین سدا دعوی باطل چاہئیے

آرزو تہی گوہر مقصد مین دریا روئی
آستین ہو صورت موج امان ساحل چاہئیے

نامۂ اعمال کی جا مجہہ شہید ناز کو
روز محشر ہاتہہ مین دامان قاتل چاہئیے

تیرہ بختی نی اندہیری مین بٹہایا ہی مجہی
اسطرف بہی روشنی ای شمع محفل چاہئیے

کوئی جانان سی اوٹہا دینا مراکیا سہل ہی
آسمانکو بہی بہت پڑجای مشکل چاہئیے

صاف کہدیتا اگر یوسف بہی تجہکو دیکہتا
منہہ تری آئینۂ عارض کی قابل چاہئیے

خوب ای گل دیدۂ نرگس مین پیدا نور ہو
مردمک کی جا تری رخسار کا تل چاہئیے

ہم فقیر عشق ہین تو بادشاہ حسن ہی
بسترا اپنا تری در کی مقابل چاہئیے

باغ مین مجہہ مست سی گر بحث نالہ آپڑی
بیٹہہ جائی دم مین آواز عنادل چاہئیے

دولت عقبی بہت ہی ہم فقیرونکی لئی
بادشاہونکی لئی دنیا کا حاصل چاہئیے

امتحان مین ٹہرین اتنا منہہ رقیبونکا نہین
جان دینی کو کلیجہ چاہئیے دل چاہئیے

چاہیئی ظاہر مین کچھہ پردہ میان عشق و... | قیس کو عریان تنی لیلی کو محمل چاہئیے
پانی پانی سخت جانی سی ہوا جاتا ہی خون | یا الہی آبروی تیغ قاتل چاہئیے
فصل گل ہی زور کر رہ رہ کرا یدست جنون | دو ہری ہو ہو جائین اغلال و سلاسل چاہئیے
کوچۂ قاتل مین ہر جانب سی آتی ہی صدا | امتحان ہی معرکہ درپیش ہی دل چاہئیے
مجھکو کہتی ہو برا اچھا ذرا ادھر تو کہو | اپنی منہہ سی آپ تم ہو جاؤ قائل چاہئیے
زندگی کا کچھہ بھروسا درد فرقت مین نہین | دم نکل جاتی انہین آہونکی شامل چاہئیے
خیریت صیاد و گلچین کی نظر آتی نہین | گل کھلائی کچھہ نہ کچھہ خون عنادل چاہئیے
مین وہ خرمن ہون نہوگا خاک بھی جسکا حصول | ہاتھہ اپنی ملکی رہ جائی محصل چاہئیے
جام ہم بادہ کشونکا توڑنا اچھا نہین | ٹوٹ جائی محتسب کا شیشۂ دل چاہئیے

۱۹۳

بحر ہستی کی صبا ہر موج طوفان خیز ہی
عقل کامل ناخدائی کشتی دل چاہئیے

۲۸

اثر ایسا کہان سی نالۂ شبگیر مین آئی | کہ جس سی فرق جور آسمان پیر مین آئی
دلائل پر جو وصف مالک تقدیر مین آئی | نہایت ہمسی عاجز دہریتی تقریر مین آئی
نہ کہہ وہ بات جس سی شک تری تقریر مین آئی | نکر وہ کام جس سی فرق کچھہ توقیر مین آئی
کبھی اغراق پر ای دل نہ ہم تقریر مین آئی | کہی وہ بات جو فہم جوان و پیر مین آئی
وہ دیوانی ہین جب دم بھر بٹھایا قید مین ہمکو | پریرو غل مچاتی جسا نہ زنجیر مین آئی
غروب آفتاب زندگی ہو جاتی ہی قاتل | خضر دم بھر جو تیری سایۂ شمشیر مین آئی
مرقع مین جو رکھین اوس ریاض حسن کا نقشہ | چمن سی اوڑ کی بلبل گلشن تصویر مین آئی
سنین گی ہم خدائی کان سنّی کو بنائی ہین | کہی جو کچھہ خراج کافر بی پیر مین آئی
دکھایا روپ حسن و عشق کی نیرنگ سازی نی | ہماری دام مین وہ اونکی ہم تزویر مین آئی

یہہ دیوانہ بنایا اوس پری کوئی کاکل نے
غزالی چین تلک جکڑی ہوئی زنجیر مین آئے

حقیقت مین کبھی تدبیر کی قائل نہین ہوتی
یہہ گیا ممکن ہی فرق ای دل خط تقدیر مین آئے

خزان مین داغ غم تہا فصل گل مین داغ وحشت ہی
چہٹی قید الم سی خانہ زنجیر مین آئے

سنا حد سی زیادہ وصف جنت کا جو واعظ سی
اوٹہی مسجد سی ہم کوئی بت بی پیر مین آئے

کہان کا نقد دل ہم دولت ایمان لٹا بیٹہی
نہ اسیر بہی خیال کافر بی پیر مین آئے

ہماری نالہ دل کیطرح گردون پہ جاتا ہی
پر جبریل ای قاتل کہان سی تیر مین آئے

نہ دکہلائینگی اپنا آفتاب داغ دل تجہکو
مبادا فرق ای مہ رو تری تنویر مین آئے

کٹی عمر دو روزہ الفت مژگان و ابرو مین
کبہی خنجر تلی گہ سایہ شمشیر مین آئے

یہی مین دیکہتا ہون مدتون سی آج پر کیا ہی
جب آئی آپ میری قتل کی تدبیر مین آئے

ہوا خونریز کب سرسبز ای دل باغ عالم مین
ہوا کیا کیا چلی پر پہل نہ شاخ تیر مین آئے

شب غم مین مری نالی ذرا اونچی جو ہو جائین
تزلزل کچہہ نہ کچہہ افلاک کی تعمیر مین آئے

نہ راس آئی ہوا خمخانہ ہستی کی بندی کو
سدا چکر پہ چکر دور چرخ پیر مین آئے

کلیجا کانپتا ہی دیکہکر اُس سرد مہری کو
تمہاری گہر مین کیا آئی کہ ہم کشمیر مین آئے

ہمارا جوش وحشت یون ہمین لایا بیابان مین
کہ جیسی چین سی اپنی کوئی جاگیر مین آئے

لکہون کیونکر مین حال درد دل لکہا نہین جاتا
حقیقت مین یہہ مضمون کسطرح تحریر مین آئے

جب اوس کوچی مین تیر آہ نکلتی ہین تو کہتی ہین
مقام شکر ہی کوئی بت بی پیر مین آئے

نکہر جو رنگ مجہ سی عاشق پژمردہ خاطر کو
کہین زردی نہ قاتل سبزہ شمشیر مین آئے

تو وہ خورشید ہی تیری اگر گیسو سی نسبت دین
تڑپ کر حوت گردون دام ماہی گیر مین آئے

۱۹۴

صبا بعد فنا چلکر کہین گی کنج مرقد مین
نیا عالم نظر آیا نئی تعمیر مین آئے

۱۸

یہی ہی طور تو ہمسی نہ رسم و راہ رہے
کہان تلک کوئی ای بدچلن تباہ رہے

جلو مین ساتہہ جو ہمسایہ خیر خواہ رہے
یہہ طمطراق نہ ای ترک کج کلاہ رہے

یہہ حال ہی جو کبھی لب پر آہ رہے
زمین خراب ہی آسمان تباہ رہے

نشان سدا نہین رہتا ہی نام رہتا ہے
گاہ کام کر کہ زمانی مین واہ واہ رہے

بسر ہو وضع سی غم ہو کہ اسمین شادی ہو
نہ آہ آہ رہی اور نہ قاہ قاہ رہے

طریق رہت پہ دونو مین ایک تو ہوگا
ملاپ گبر سی مومن سی رسم و راہ رہے

زمانہ صورت خواب خیال ہی ای دل
ہر ایک حال مین اللہ پر نگاہ رہے

شراب بندۂ درگاہ کو پلاتا ہے
غلوی ساقی جمشید بارگاہ رہے

خدا کریم ہی ای دل معاف کر دیگا
یہی فراہی نہ باقی کوئی گناہ رہے

اوسی کا خانۂ دل مین سراغ پایا ہی
بہت سی نون جسی ڈہونڈہا کئی تباہ رہے

صباح حشر سراپا قصور وار اوٹہی
ہر اک گناہ کی اعضای تن گواہ رہے

اسی لئی تو مین بحر جہان مین آیا ہون
ہوائی عشق سی کشتی تن تباہ رہے

یہہ وہ زمانہ ہی ہرگز خبر نہ لی کوئی
تمام عمر جو یوسف اسیر چاہ رہے

چہپا نہ حال شہادت ہمارا ای قاتل
دہان زخم لب گور تک گواہ رہے

طریق عشق مین وہ بھی نہ پاسکی مجھکو
مری فرشتی مری واسطی تباہ رہے

وہ تیرہ بخت ہون میری اگر ہوا لگجائی
صباح حشر تلک گل چراغ ماہ رہے

نہین ہی اپنی حقیقت سی ہمکو آگاہی
چلین جو راہ سی تو عرش سیر گاہ رہے

١٩٥

مجال ہی جو کوئی روکتا زمانی مین
ہم اپنی دم سی صبا تیغ بی پناہ رہے

١٧

اثر آتش سودا سی دوا جلتی ہے
تیری بیمار کی صورت سی شفا جلتی ہے

مین جہنم مین جلون یا نہ جلون انکو کیا
واعظو تمسی بہی طبیعت مری کیا جلتی ہے

شب فرقت مین بہلاساتہہ مرا کیا دیکہے
شمع کو دیکہتا ہون تا بہ کجا جلتی ہے

آتش حرص پی مزرع دل آفت ہے
دیکہہ کہیتی تری ای مرد خدا جلتی ہے

سوز دل سی ہوئی ہی آگ بہی پانی پانی
ٹہنڈی ٹہنڈی مری آہونسی ہوا جلتی ہے

منعکس آتشی شیشہ ہو روئی پر جیسی
گلہ فقر تہ ظل ہما جلتی ہے

خون عشاق کا جاتا نہین بالا بالا
برف سی پانی سی ہر سال حنا جلتی ہے

عشق نی ابتو کیا اور ہی عالم پیدا
زندگی تنگ ہی صورت سی قضا جلتی ہے

صحت سوزش دل کی جو دعا کرتا ہون
آگ لگ اوٹہتی ہی محراب دعا جلتی ہے

کام شدّاد کی آیا نہ بہشت شدّاد
روح دوزخ مین پڑی بعد فنا جلتی ہے

دل مین وہ آگ لگی ہی جو ذرا اُف کر دون
سقف گردون ابہی ای مہر لقا جلتی ہے

چاہنی والون سی پردہ نہین ہو سکتا ہی
گرمی حسن سی کیا اونکی حیا جلتی ہے

آتش عشق نی اک لگا رکہی ہے
دل جدا جلتا ہی اور روح جدا جلتی ہے

شکوہ بیجا ہی مری نالہ آتش زا کا
کہیں تو آپ کی کسوقت قبا جلتی ہے

کیا تماشا ہی کہ وہ تو مجہی کرتی نہین قتل
دور سی دیکہتی ہی اور قضا جلتی ہے

سوز دل کا تو کبہی حال نہین سنتا ہی
جان کیسی مری ای ناشنوا جلتی ہے

۱۹۶ ای صبا باغ مین تم نالہ سوزان نہ کرو ۳۰
رشک سی بلبل بی برگ ونوا جلتی ہے

نہ جیب کا ہی نہ دامن کا تار باقی ہے
جنونکا جوش ہی فصل بہار باقی ہے

لحد مین بہی طپش عشق یار باقی ہے
کہ ٹہیونمین ابہی تک بخار باقی ہے

کہین کہین گل وصوت ہزار باقی ہے
ہنوز باغ مین کچہہ کچہہ بہار باقی ہے

پہنسائیگا مجہی دشت جنونکی کانٹون مین
یہہ ایک آدہ جو دامن کا تار باقی ہے

تپ فراق سی نہ بچ جائینگی تو جامین گے
کچہہ اور زندگی مستعار باقی ہے

خدا کی واسطی کلمہ بتون کا پڑہ واعظ
زبان تری ابہی اختیار باقی ہے

ہزار بار قیامت گذر گئے ہم پر
مگر ہنوز شب انتظار باقی ہے

ابہی تلک مین تری پیچ سی نہین نکلا
وہی بل آج تک اے زلف یار باقی ہے

جگر کو داغ دیا روح کو ملال دیا
کوئی ستم فلک بد شعار باقی ہے

نہ پہول عمر دو روزہ پر اسقدر اے گل
کوئی دن اور یہہ فصل بہار باقی ہے

مین دیکہون اوسی اب بہی اگر وہ اجائے
ابہی تلک رمق جان زار باقی ہے

ہوائی عشق سی گرد ملال ہی اے دل
ہی جب تلک کہ یہہ آندہی غبار باقی ہے

عتاب مین تری منہہ کا جو رنگ دیکہا ہی
بدن مین جان نہین اے نگار باقی ہے

سیاق پڑہ کی نہ دنیا کو لوٹ اے بی درد
حساب پرسش روز شمار باقی ہے

عذار صاف پہ خط کا نمو ہوا تو کیا
تری نمود ابہی اے نگار باقی ہے

ہزار حیف اسی بہی فلک مٹا دیگا
کہین کہین جو یہہ نقش و نگار باقی ہے

مئی الست کا اللہ ری اثر اے دل
اوسی شراب کا اب تک خمار باقی ہے

ہی ایک سا چمن حسن یار برسون سی
خدا کی شان ہی اب تک بہار باقی ہے

مری طرح سی بگڑنا ہی اک دن اوسکو بہی
خرابی فلک کج مدار باقی ہے

شب فراق مین تا صبح دیکہتی کیا ہو
ابہی تو رات دل بی قرار باقی ہے

لڑی ہی مرتی ہین مژگان یار کی عاشق
وہی خلش وہی آپس مین خار باقی ہے

اوڑائیے اسی برباد کیجئی اُس کو
اسی لئی مرا مشت غبار باقی ہے

نشان بہی نرہیگا مزار کا اپنی
ترا ہی نام بس اے کردگار باقی ہے

ہمیشہ اہل زمین کو ذلیل رکھیگا
فلک کی ضابطی جب تک وقار باقی ہے

ابھی یہین ہو گا مرا آفتاب عمر غروب
کوئی گھڑی جو شب انتظار باقی ہے

دماغ ہی نہ رہا تجھسی بحث نالہ کا
وہ ولولہ ہی نہین ای ہزار باقی ہے

شراب ہونکو نہ کم ظرف کہہ تو ای واعظ
ابھی تو جام جم بادہ خوار باقی ہے

کسیکو دیکھہ کی قابو مین دل نہین رہتا
یہہ ~~روز~~ آج تک ای جان زار باقی ہے

غبار کس سی ہی گرد ملال کس سی ہے
ہماری خاک بہی ای شہسوار باقی ہے

۱۹۶

جہاد نفس بہی ہی ای صبا تمہین درپیش
براہی معرکہ کارزار باقی ہے

۱۷

چرخ کجرو ابھی سیدہا ہو تو مقصد مل جائے
راس آئی مرا پھرنا وہ بہی قد مل جائے

خود پرستی کی طریقی کی اگر حد مل جائے
نعمت شمس ملی دولت سرمد مل جائے

مرگئی پر تری کوچی کی جو سرحد مل جائے
روح کو خلد ملی لاش کو مرقد مل جائے

گھر چھٹی شہر چھٹی سارا زمانہ چھوٹے
ایک وہ منتخب و چیدہ و مفرد مل جائے

ای پری سچ ہی کہ اتنی نہ اگر خوشبو ہو
مشک نافی سی تری زلف مجعد مل جائے

گیسوؤن مین ہی کہ چاہ ذقن یار مین ہی
ڈھونڈہتا ہون دل گم گشتہ کو شاید مل جائے

سالک راہ حقیقت ہی تو ہوتا جانا
کعبہ و دیر و کلیسا کوئی معبد مل جائے

وضع سی عمر دو روزہ کو گذاری انسان
بوریا تخت سی مل جاتی کہ مسند مل جائے

خوب رضوان سی نپٹتی ہو لیس مرگی ای حور
پھر بدفن تری کوچی کی جو سرحد مل جائے

حرم و دیر مین دو بھول بھلیان ای دل
وہ چلن چل کہ تجھی شاہد مقصد مل جائے

مین وہ منصف ہون یہہ سمجھون کہ ہو عالمگیر
دولت فقر اگر صورت سرمد مل جائے

بادہ نوشی کا ارادہ ہی بہار آ پہنچی
خوب ساقی ہو جو گلرو کوئی امرد مل جائے

بحر ہستی مین کدورت ہی بہت پانی ہو — ای سکندر نہ کہین خاک مین سب جل بل جائے
منزلت کو تری کوٹھی کی نہ پہنچی تو بھی — جا کی گر عرش سی یہہ قصر زبرجد مل جائے
کون کہتا ہی کہ بوسی مجھی تم لینے دو — سونگھنی کو تو ذرا زلف مجعد مل جائے
سرو باغی کی مٹانی کو چمن مین لیجائین — کہین تعنا ہوا یارب وہ سہی قد مل جائے

۱۶۹

پردہ ہوجائے صبا ہم سی گنہ گارون کا
حشر کو سایہ دامان محمد ﷺ مل جائے

۱۷

اتنی تو وید عشق کی تاثیر دیکھیے — جس سمت دیکھیے تری تصویر دیکھیے
حد سی بڑہی ہی زلف گرہ گیر دیکھیے — اور بھی کہین نہ پاؤن مین زنجیر دیکھیے
ٹہری ٹہری وصل کی تدبیر دیکھیے — کیا شعبدہ کری فلک پیر دیکھیے
ہم عاشقونکی خوبی تقدیر دیکھیے — آپ اپنی آئنی مین تو تصویر دیکھیے
ابکی کچھہ اور ہی دل وحشی کا رنگ ہے — کیا گل کہلائی دانہ زنجیر دیکھیے
پھر دیکھہ لیجیے گا کسی وقت آئنہ — اس دم تو سوئی عاشق دلگیر دیکھیے
کچھہ سخت جان پہ ہاتھہ سنبہل کر لگائیے — ٹوٹی کہین نہ مفت مین شمشیر دیکھیے
ذکر رقیب عاشق شیدا کی سامنی — اچھی نہین یہہ آپ کی تقریر دیکھیے
کیسی ہماری پاس چلی آئی صبح کو — اونا سا جذب نالہ شبگیر دیکھیے
اچھا نہین یہہ طور نگاہ حضور کا — ہوجائیگا کوئی ہدف تیر دیکھیے
کیسا جواب خط نہ رہا خط بہی یار نی — یہہ اور خوبی خط تقدیر دیکھیے
جنگل کی راہ لونگا گریبان پہاڑ کر — آئی مین آپ کرتی ہین تاخیر دیکھیے
کل کیطرح سی آج بہی لڑنیکا قصد ہی — لائی ہین آپ پہر وہی تقریر دیکھیے
ای دل تامل کار کا ہمکو خیال ہے — کیونکر نکال کر خط تقدیر دیکھیے

دیکھا جو دور سی مہ نو کو تو لطف کیا
اوس ترک کی ادا بی ہوئی شمشیر دیکھئے

آئیگا مرغ روح سکندر کا دام مین
آئینی مین تو زلف گرہ گیر دیکھئے

١٩٩ کیا کیا ان آنکہونسی نہین دیکھا ہی ای صبا ٣١
کیا کیا دکھاتی ہی ابہی تقدیر دیکھئے

زاہد کو رہی خم پیر مغان دور رہے
آمد و رفت سی آندہی کی کنوان دور رہے

قرب حق سی سبب وہم وگمان دور رہے
کسقدر عقل سی ابنائی جہان دور رہے

کسطرح عاشق بی صبر و توان دور رہے
دل سی ایجان ذرا یہہ خفقان دور رہے

منزلت چاہئی عنقا کیطرح عزلت کی
ایک سی ایک کا دنیا مین مکان دور رہے

پہر کوئی بلبل و گلچین کا تماشا دیکھی
اور دو دن جو گلستان سی خزان دور رہے

کام جتنی ہین وہ موقوف مقدر پر ہین
بات رہ جاتی جو مطلب سی زبان دور رہے

قابل دید تری بزم ہی ماشاء اللہ
نظر بد سی الہی یہہ سمان دور رہے

غیر تو کیا ہی مرا رنگ اگر جم جائے
تجہسی سایہ ترا ای سرو روان دور رہے

بعد مرنیکی لحد مین نہ کوئی کام آیا
وقت پر ہمسی سب ابنائی جہان دور رہے

اپنی ہم قافلی والونسی بہت بڑہ آئے
رفقا کچہہ نہین معلوم کہان دور رہے

گالیان شوق سی دیں لی کوئی تن پرور کو
پر یہہ ممکن نہین منہہ سی لب نان دور رہے

عشق اللہ ہوا راہ بتون سی نہ رہے
یہہ طریق اور ہی وہ سنگ نشان دور رہے

خشک ہو جائیگا دریائی شراب ای ساقی
زاہد خشک سی یہہ آب روان دور رہے

پیش قاضی تری فریاد کرینگی جاکر
دخت رز سی جو ہم ای پیر مغان دور رہے

مرگئی پر نہ مجہی گوشۂ بتان مین گاڑا
خانۂ گور سی دریائی جنان دور رہے

کیا ہوا دور رہا مین جو تمہاری دل سی
میری دل سی تو نہ تم ای مری جان دور رہے

چمن کوچہ جانان کا رہی پاس ای دل
ابر کیطرح سی آہون کا دہوان دور رہی

سیر کی واسطی ہوا اور ہی عالم پیدا
کیا تماشا ہو جو دل سی یہہ جہان دور رہی

سر رہی یا نہ رہی جان رہی یا نہ رہی
یہہ قیامت ہی کہ وہ آفت جان دور رہی

بی محل چیخ نہ صبح شب وصل ای زاہد
کان کی پاس سی اللہ اذان دور رہی

کسطرح منزل ہستی سی عدم کو پہنچی
یار اللہ عنی جا کی کہان دور رہی

دل کسیکا نہ دکہائی سخن بیجا سے
خون ناحق سی سدا تیغ زبان دور رہی

کوچ ہستی سی عدم کو جو ہوا شاہونکا
فوج سی فرق پڑا طبل و نشان دور رہی

جوشش عشق مین یون دور رہی عقل سی ہم
صحبت پیر سی جس طرح جوان دور رہی

اون مقامونپہ مقدر نی مجہی پہنچایا
منزلون مجہسی مری وہم و گمان دور رہی

تپ فرقت نی بہت دق مین کر رکہا ہی
یہہ بڑا روگ ہی وہ راحت جان دور رہی

سرو کی پاس گلستان مین تمہین جانا تہا
چال چوکی جو تم ای سرو روان دور رہی

اور ہی راہ سی ہم منزل مقصد پہ گئی
چوکیان دور رہین سنگ نشان دور رہی

عندلیبونکی نہ فریاد سنی جائیگی
بار الہا چمنستان سی خزان دور رہی

زاہدا قرب مصلا نہین ہم رندونمین
اس محلی سی خدارا یہہ دکان دور رہی

٢٠٠

سنبلستان مین وہ جاتی ہوئی گہبرائی ہین
ای صبا اونسی یہہ آہون کا دہوان دور رہی

٢٢

کیا جای فتوحات خرابات مغان ہی
خشت سر خم لوح طلسمات جہان ہی

وہ گیسوی مشکین مری آنکہونسی نہان ہی
سودیکا سا عالم ہی نہایت خفقان ہی

نادان دہن و کمر یار کہان ہی
کچہہ وہم ہی ای دل نہ کمر ہی نہ دہان ہی

ہم رند پریشان ہین ماہ رمضان ہی
چمکی ہوئی ان روزونمین واعظ کی دکان ہی

دو روز کا دنیا مین فقط نام و نشان ہے　　کچہہ بھی نہین اک دن نہ مکین ہی نہ مکان ہے
میری دل رنگین کو بہت شوق فغان ہے　　ہر برگ گل اس باغ کا بلبل کی زبان ہے
جو دیکھی گا اوسکو وہ اوسیکی سی کہیگا　　تیرا کوئی امی دل نہ یہان ہی نہ وہان ہے
احوال مذاہب سی یہہ ثابت ہوا ہمکو　　اک بات ہی جسکا کئی صورت سی بیان ہے
اوس گیسوئی مشکین سی سیاہی ہین ملاتی　　معلوم نہین نامۂ اعمال کہان ہے
ای ترک ہدف ہمکو بنا ہم بھی تو دیکھین　　کس طرح چلی یہہ تیر ہین کیسی یہہ کمان ہے
چہپتی نہین ای یار بنائی ہوئی باتین　　جو حال ہی دلکا تری چہری سی عیان ہے
اس ہجر مین ہمتو ہین ندارد کوئی دم مین　　اللہ سلامت رکہی اوسکو وہ جہان ہے
پیش حکما واہمہ خلاق ہی ای دل　　جو کچہہ ہی جہان مین سبب وہم و گمان ہے
اورونکی طرح حیلی کی باتین نہین آتین　　منصور ہین ہم کلمۂ حق ورد زبان ہے
گہری چہہ بابل سی فزون تر شب غم مین　　گہبرا ہوا ایسا مری آہونکا دہوان ہے
ای ترک تری باد بہاری ہی جلو مین　　اوڑتا ہوا جاتا ہی وہ گلگون تہ ران ہے
تلوار ہین ہم لوگ کڑی پن کی سبب سی　　گردش کی سبب ہی جو فلک سنگ فسان ہے
تشبیہ اسی سی کمر یار کو دینگی　　نازک رگ گل سی بہی زیادہ رگ جان ہے
کیا مال ہی زر دولت دیدار کی آگی　　قیمت نہین یوسف کی زلیخا کو گران ہے
اوٹہہ اوٹہہ کی شب وصل مین کہتا ہی وہ پرفن　　کیسی یہہ سحر ہی نہ گجر ہی نہ اذان ہے
پچہتائیگا توڑا جو مری کعبۂ دل کو　　کچہہ خیر ہی اسوقت تو ای یار کہان ہے

۲۰۱
اک رنگ پہ عالم نہین رہتا ہی صبا کا
گہ باد بہاری ہی گہی باد خزان ہے
۲۴۰

شدنی امر مین یہہ وہم و گمان کیا معنی　　موت کی نام سی آتا خفقان کیا معنی

اے سوزن شب وصلت مین اذان کیا معنی
اپنی اعمال پر اسوقت فغان کیا معنی

حال الفت نہ کیا اونسی بیان کیا معنی
دل کی کچھہ کام نہ آئی یہہ زبان کیا معنی

سب کو معلوم ہی صورت جو ہوئی یوسف کے
کبھی نیکی کرین ابنای جہان کیا معنی

خانۂ گور مین تا حشر تجھی رہنا ہی
چار دنکی لئی دنیا مین مکان کیا معنی

گالیان بہی مجھی دوگی جو برا کہتی ہو
مشفق من نہ بگڑ جاتی زبان کیا معنی

چاہئی رنگ طبیعت کی رعایت ہمکو
موسم گل مین علاج خفقان کیا معنی

جس طرف یار نی دیکھا ادہر آفت آئی
کہین رکتی ہو جو مژگانکی سنان کیا معنی

کس قدر عیش ہی تقدیر مین ہم رندونکی
خط ساغر کی ہین ای پیر مغان کیا معنی

ترک کر بہر خدا لفظ انا ای منصور
ایک ہی بات کا رہ رہکی بیان کیا معنی

ہم فقیرونکو بہلا دیر و حرم سی مطلب
جبکہ آزاد ہوئی قید مکان کیا معنی

یہہ تڑپنا تو تڑپتا ہی جو مر بہی جاتین
رحم آئی تجہی ای دشمن جان کیا معنی

اہل دنیا کو مین پاتا ہون بہت غفلت مین
اس خطرگاہ مین یہہ خواب گران کیا معنی

کچھہ سمجھہ مین نہین آتی ہین وہ انسی باتین
مہربان کیون نہین تی ہو یہان کیا معنی

اپنی باتون سی تو ای طالب دنیا باز آ
منہہ کی کہلوائی نہ حرص لب نان کیا معنی

دل ہی بس جانتا ہی سوز نہان کا عالم
کوئی دیکھی مری آنسو نکا دہوان کیا معنی

کوئی جانا نہین کیسی بہی کوئی سنتا ہی
بی محل ای دل نالان یہہ فغان کیا معنی

ترک الفت کی لئی ہمسی نہ کہہ ای ناصح
کچھہ تجھی خبر ہی رہتا ہی کہان کیا معنی

ضبط نالہ کسی صورت سی نہین ہو سکتا
راز الفت کا ہی دل مین نہان کیا معنی

کسطرف دہیان ہی اپنی تو خبر لی ای دل
اسقدر محو تماشائی جہان کیا معنی

کہتی کیونکر نہ کہا جاتی برا غیرون کو
آپ دانتو نمین دباتی ہین زبان کیا معنی

تم جدہر جاؤگی سایہ کی طرح ساتھ ہین ہم | کہین رہ جاتی ای سرو روان کیا معنی
تا قیامت یہی نیرنگ چلی جائینگی | ایک عالم یہ رہی باغ جہان کیا معنی

ای صبا خوب ہی غنچی کیطرح خاموشی
غل مچانا صفت برگ خزان کیا معنی

۳۰۲ ۳۸

ہچکی لگی ہی دہیان مین اک آفتاب کے | کیونکر لگی سی گہونٹ اوتارین شراب کے
ہم میکشون سی یہہ کلمی اجتناب کے | زاہد کی منہہ پہ دیجیی چہینٹی شراب کے
آئینگی گر زلیکی فرشتی عذاب کے | توڑی تو محتسب مری شیشی شراب کے
ای دل شراب پیجیی دن ہین شباب کے | قربان واعظونکی عذاب ثواب کے
لائی اگر فراق مین اوس آفتاب کے | ساقیکی سر سی توڑیی شیشی شراب کے
یہہ نقش عشق دل مین ٹہری مدتون سی، | نقشی ٹہری ہین آج جہان خراب کے
نکلی جو روح جسم کی پردی سی تو کہلا | اپنی لئی ہم آپ تہی باعث حجاب کے
اللہ ری نحوست ایام ہجر یار | ٹکڑی جگر کی ہوئی ہین مہ و آفتاب کے
کعبہ بنائیی کہ کلیسا بنائیی | دل سا مکان حوالی کیا ہی جناب کے
تقدیر کی لکہی پہ ہی دل کا مدار کار | مطلب ہین جانشین تمام اس کتاب کے
سوتا ہی چاندنی مین جو وہ آفتاب حسن | کیا بخت جاگتی ہین شب ماہتاب کے
جب دیکہو کوی یار ہی بس اور آپ ہی | یہہ کون ڈہنگ ہین دل خانہ خراب کے
رندونکو کچہہ غرض نہین اس سات پانچ سی | زاہد رہین شمار مین روز حساب کے
پیری کا موی سر کی سفیدی سبب ہوئی | طالع سحر ہوئی نہ بغیر آفتاب کے
زخم جگر کو خوب ہی ای ترک دہوئی | دو گہونٹ اگر ملین تری جہوٹی شراب کے
کیا کیا خرابیان فلک پیر پر رہین | اللہ ری ولولی مری عہد شباب کے

سیماب وار عشق مین ہم بیقرار ہین
ماہی بی آب مین سوج ہی دل پر اضطراب کے

ہم می پرست فوق نہ دینگی شراب پر
زردشت لاکہہ وصف کری آفتاب کے

مین ہاتہہ جوڑتا ہون تری آگی ناصحا
پیچہی پڑا ہی کیون دل خانہ خراب کے

ساقی بغیر موسم باران ہو نصیب
آنکہون سی کیون مُہ ہوتین نہ اوڑا دین سحاب کے

بازار سرد ہی مہ کنعان کا ان دنون
سکی پڑی ہوئی ہین مری آفتاب کے

دریای حسن یار کا ہوتا ہی موج زن
لہراتی ہین ہوا سی جو گوشی نقاب کے

فوج خزان نی باغ کو تاراج کر دیا
ٹوٹی گئی کہلی ہوئی تختی گلاب کے

ہرگز نہ کوئی ملک عدم سی پہر آئیگا
عالم اگر یہی ہین جہان خراب کے

شوق شب وصال مین کہینچی جو تیغ آہ
ٹکڑی اوڑا دئی سپر آفتاب کے

جوش و خروش عالم پیری نی کہو دیا
ہی ہی کہان سی لائی وہ دن شباب کے

مجہہ سی فقیر مست کو ایسی شراب صاف
صدقی مین اپنی پیر مغان کی جناب کے

۲۰۳ خط کیسا نامہ بر کی بہی پڑ رہی وہان
ہم ای صبا ہی مترصد جواب کے ۱۴

طالب وصل سی تم آج بہی جہگڑا لائی
پہر وہی کل کیطرح وعدۂ فردا لائی

تپ الفت کا حرارہ جو مسیحا لائی
تاب نظارۂ خورشید نہ حربا لائی

ای صنم تجہکو جو منظور ہوئی آرائش
سرمہ آنکہونکی لئی طور سی موسا لائی

غنچو دوڑیو وہ ابر بہار آپہنچا
جلد لانا کوئی ساغر کوئی مینا لائی

یار کی ہاتہہ مین پہنچا ہو خط شوقیہ
قاصد ایسا ہو پیغام اجل کا لائی

دل کی سودہ مین ہوئی دشت نوردی جا کی
سکۂ داغ جنون قیس سی پر کہا لائی

دید گیسوئی بتان مین خطر سودا ہی
اور کچہہ سوانگ نہ ای دل یہہ تماشا لائی

تو نہ ہوتا تو نہ دنیا مین کوئی عشق اُٹہاتا
کیون عدم سی تجہی ساتہہ ای دل شیدا لائی

ہم وہ میکش ہین کہ ساغر جو ہمارا توڑا
محتسب کی لئی قاضی کا پیادا لائی

ہاتہہ کو ہاتہہ نہ سوجہی شب غم مین تو بہی
گو کہ موسی بہی چراغ ید بیضا لائی

کسطرح ہجر صنم مین کوئی دل کو سمجہائی
یہہ کہان سی کوئی پتہر کا کلیجا لائی

ای شہ حسن وہ سودا ہی تری زلفونکا
بیڑیان ڈال کی یوسف کو زلیخا لائی

زہر لگتی ہین شب وصل مین شر کی باتین
کچہہ تمہین خیر ہی لو اور بکہیڑا لائی

٢٠٤

ای صبا زندۂ جاوید ہوتی ہم پس مرگ
خانۂ گور مین تشریف جو مولا لائی

١٦

فلک تک بہی ہرچند جاتی ہی بجلی
مگر کوئی آہون کو پاتی ہی بجلی

وہ دہقان ہون جسجا لگاتا ہون خرمن
وہین آکی چکر لگاتی ہی بجلی

مری آہ نی کہڑ کہڑایا ہی جا کر
گرگی بہت لڑکہڑاتی ہی بجلی

دکہاؤ جو تم ہاتہہ کہینچ کر آب خنجر
ابہی اپنا لوہا بجہاتی ہی بجلی

ہمین اور چشم غضب سی وہ دیکہین
یہہ تقدیر ہم پر گراتی ہی بجلی

وہ جہولی پہ جسوقت گاتی ہین ساون
بہت چرخ پر حال لاتی ہی بجلی

یونہین ابر مین ہم پئین گی شرابین
کڑک کر کسی یان ڈراتی ہی بجلی

شب غم مین مینہ کا برسنا غضب ہی
کہ ہر بوند دل پر گراتی ہی بجلی

نہی اون نگاہونکی کشتونکا رتبہ
مزارون پہ سونا چڑہاتی ہی بجلی

وہ بادل ہی دود جگر جسکی آگی
ہوا بادلونکو بتاتی ہی بجلی

ہنسی ہوگی ہمسی جو کی بحث گریہ
عبث ابر کو گدگداتی ہی بجلی

مری کشت پر جب برستی ہین بادل
فرشتونکو ڈر سی لگاتی ہی بجلی

ذرا تیغِ قاتل کی آگی تو آئے
اُٹھا شور دِل سی ہلاتی ہی بجلے

دِکھاتی ہین ہم جو تڑپ آہِ دِل کے
تو رہ رہکی کیا تلملاتی ہی بجلے

خیال ابر مین ہی جو اک برقِ وش کا
قیامت کی جلوی دِکھاتی ہی بجلے

۲۰۵

صبا آہِ دِل سی مگر ہمسری کے
تہیٹری ہی اک جو دکہاتی ہی بجلے

۱۴

یہہ ٹکرایا سر اپنا اُونکی در سے
کہ سر پکڑی ہوئی نکلی وہ گہر سے

خدایا حشر کو رُسوا نہ کرنا
کہی رکہتا ہی بندہ پیشتر سے

یہہ شوقِ منزلِ مقصد ہوا ہے
بڑہی جاتی ہین کوسُون راہ بر سے

امید و بیم مین رکہا ہی لاکر
بنا کر آدمی کو خیر و شر سے

مِلادی خاک مین میری جوانی
خدا سمجھی بُتِ بیداد گر سے

غضب کی ہین تری مژگان نکیلی
نہ کیونکر نوک کی لین نیشتر سے

ہی اک مُدت سی شوقِ قتل ای ترک
ہمین جو رنگ کر تیغِ دُو سر سے

وہ مجرم ہون مرا جانا جو ہوگا
جلیگا خُلد ای واعظ سقر سے

لبِ شیرین کا بوسہ دیکی ای یار
مرا منہہ بھر دیا تمنی شکر سے

ہم ای قاتل نہایت سخت جان ہین
چھُری جاتی رہیگی باڑہ پر سے

خرابی مزرعِ ہستی پر آئی
پڑا پالا جو اک بیداد گر سے

بشر غافل ہی دنیا مین اجل سے
اجل غافل نہین ہرگز بشر سے

بُتِ خورشید رُو پر جان دی ہے
حنوط اپنا ہوگا نورِ سحر سے

۲۰۶

غمِ فرقت مین صبا آنسو بہا کر
جہنم کو بجھا آب گہر سے

۱۲

زاہد عبث نہ منتظر حور عین رہے / اچھا رہی جو محو بتان حسین رہے
دل کی صفا سی رونق بزم یقین رہے / آئینہ جمال جہان آفرین رہے
مرنا جو دیکھہ لی تری بیمار عشق کا / عیسی کو داغ تا نفس واپسین رہے
ای ترک تجھکو روز مبارک ہو قتل عام / کھنچی تلک لہو مین بھری آستین رہے
سرگشتگی وہ ہی کہ جو ہون دفن بعد مرگ / گردش مین آسمان کی برابر زمین رہے
دل کو لگاؤ ہی لب شیرین یار سے / یہہ وہ مگس نہین کہ جو بی انگبین رہے
کہتی ہین لوگ نقش قدم اونکا دیکھکر / اس فرق انک پر چڑہا ہوا دل کا نگین رہے
نکلی جو روح خانہ تن ہو گیا خراب / ممکن نہین مکان سجل بی مکین رہے
پروانونکا ہجوم تہا شمع حیات تک / احباب گرد تا نفس واپسین رہے
بوسیکی مانگنی پہ نہ یون منہہ تہوتہاتی / یہہ ناز جاکی اور سی ای نازنین رہے
ای قیس پیرہن کو نہ یون چاک چاک کر / کچھہ تو حجاب لیلی پردہ نشین رہے

۲۰۷ — رکھتی نہ دس طرح کا لباس ای صبا کبھی / لالی کیطرح سی فقط اک پوستین رہے — ۸

ہم تو کعبی کی طرف صرف مناجات رہے / کعبہ دل مین نہان قبلہ حاجات رہے
ان بتونکی نہ اگر چشم عنایات رہے / دل لگی جو رونسی پر یونسی ملاقات رہے
غیر ممکن ہی کہ صبح شب فرقت دیکھین / خاتمہ ہی کوئی دو چار گھڑی رات رہے
دل کی بیتابی سی نالہ ہم اگر نہ بیٹھین / یہہ تو فرمائیے پھر آپ کی کیا بات رہے
رنج دنیا سبب راحت عقبی ٹھہرے / وہی اچھی رہی جو مورد آفات رہے
جھونک دی جسنی بلانوش کو خم کی منہہ مین / قول بالا ترا ای پیر خرابات رہے
ساتھ پردو مین نہ جب تک وہ چھپا کر بیٹھی / آنکھہ پھیری ہوئی خورشید سی ذرات رہے

۲۰۸ — ۱۷

شیخ صاحب گر آتی مجھی کبھی میان آتا ہی
کچھ وہانکی بھی لئی کشف و کرامات رہی

ہاتھ آگیا جو ساقیٔ عالی مقام سے
سرمست آفتاب ہوا ایک جام سے

ہی فوق روی یار کو ماہِ تمام سے
گیسو سیاہ ہی شبِ یلدا کی شام سے

ہم بھی ضرور کہتی کسی کام کی لئی
فرصت نہ آسمان کو ملی اپنی کام سے

مملو ہوا ہی بادۂ الفت سی ظرفِ دل
ساقی شراب دیکھ چھلکتی ہی جام سے

خود آئی کچھ غرض ہو اگر بادشاہ کو
اوٹھی گا یہہ فقیر نہ اپنی مقام سے

کیسی اسیرِ لشکرِ اندوہ و غم ہوئی
غافل جو ملکِ دل کی ہوئی انتظام سے

اہلِ ہوس کی طائرِ جان کا نہ حال پوچھ
کنجِ قفس مین جائیگا چھوٹا جو دام سے

ساقی خدا کری رہی آباد میکدہ
خم سی سبو سی رطل سی شیشی سی جام سے

بیداد کرکی یار نی کھویا فروغِ حسن
تیغِ نگہہ خراب ہوئی قتلِ عام سے

اللہ ہی جو لیلیٰ محمل نشین بچی
دل پک گیا ہی قیس کی سودائی خام سے

وہ عندلیب ہون کہ مری حالِ زار پر
آنسو پڑی ٹپکتی ہین ہر چشمِ دام سے

بعدِ فنا بھی ہی جو یہی فوجِ آرزو
اوٹھین گی روزِ حشر بڑی احتشام سے

پروانو نمین چراغ ہو ہالی مین ماہ ہو
گھبرا اٹھی نہ عاشقون کی ازدحام سے

غیرون نی آستانِ صنم سی اوٹھا دیا
ٹکرائین جاکی سر درِ بیت الحرام سے

زاہد تری نماز تجھی سازوار ہو
درگذری ہم رکوع و سجود و قیام سے

ہو جائی یار ابھی نہ محبت کا امتحان
موجود ہو نمین کھینچ تو خنجر نیام سے

۲۰۹ — ۱۶

ہم کیا ہین ای صبا جو نہ ہون ہمپہ افتری
محفوظ انبیا نہ رہی اتہام سے

ان بتونکو جذبۂ دل سی لتاڑا چاہئے
کافرونکو پیچ مین لا کر پچھاڑا چاہئے

سروکو اِی سروِ خوش قد خوب جھاڑا چاہئے
قمریونکا گلشنِ ہستی اوجاڑا چاہئے

تنگ ہین بازیچۂ ہستی سی ہم اِی طفلِ اشک
اِس گھروندیکو کسی صورت بگاڑا چاہئے

فصلِ گل آئی ہی پھر دورِ دَورِ جام ہے
پھر وہی جم جائی ساقی کا اکھاڑا چاہئے

ہو چکی ہم قتل او سفاک غصہ ہو چکا
رہ گئی جاہی کہین اب لاش گاڑا چاہئے

زاہد و مجمع سی ہم رندونکی یان بہا گئی تو کیا
جائی کوثر پر یونہین وہان یکا دہاڑا چاہئے

خاک ہائی قیس سمجھین دیکھنی والی ہمین
ای جنون اِنکی تو ایسا ہی لتاڑا چاہئے

آمد آمد لگ رہی ہی باغ مین اوس سرو کی
باغبان شمشاد کو جڑ سی اوکھاڑا چاہئے

ساقیا اِنکی بڑی زور و نپہ ہین ہم می پرست
چلکی واعظ کو سرِ منبر لتاڑا چاہئے

تیرا دامن ای بتِ گل پیرہن اور دستِ غیر
دونو ہاتھونسی گریبان اپنا پھاڑا چاہئے

کم نہین ای دل متاعِ حسن سی حسنِ کمال
چشمِ یوسف سی خریدارونکو تاڑا چاہئے

آستان پر بیٹھکر ہم مرگئی ہین ای صنم
لاش اوٹھانیکو تری در کا کواڑا چاہئے

چرخِ سرکش دور ہمسی کھینچتا ہی آپ کو
ہان مری نالو ذرا اسکو لتاڑا چاہئے

خاک ایسی زندگی پر جو کدورت مین کٹی
گردِ کلفت جامۂ ہستی سی جھاڑا چاہئے

تیری آگی جیب و دامن کی حقیقت ای جنون
دامنِ محشر بھی ہاتھ آئی تو پھاڑا چاہئے

۲۱۰

ای صبا کچھ بس نہین تمکو لباسِ فقر سی
ایک کمل مین بسر ہو جائی جاڑا چاہئے

۱۸

آپ اپنی بیوفائی دیکھئے
ہمسی اور ایسی بُرائی دیکھئے

بات پھر ہمسی بنائی دیکھئے
پھر وہی تقدیر آئی دیکھئے

آئنہ اوس بت کو دکھلا کر کہا
اور صورت ہاتھ آئی دیکھئے

عرش کی زنجیر پر طرہ ہوا — نالہ دل کی رسائی دیکھئے

ہم اسیران طلسم خاک ہین — کیا ہوتا وقت رہائی دیکھئے

مار ڈالا منہہ چھپا کر آپ نے — موت کس پردمین آئی دیکھئے

آمد آمد موسم گل کی ہوئے — پھر طبیعت گدگدائی دیکھئے

داغ دل ہتا راہی چشم مہر کا — عشق کی جلوہ نمائی دیکھئے

میری جانب یون نظر کرنا نہ تہا — آپ نے بجلی گرائی دیکھئے

پہنکتی ہاتہون سی پہولونکی چہڑے — میری گل خوردہ کلائی دیکھئے

چشم پوشی اس قدر اچھی نہین — ابتو جان آنکہون مین آئی دیکھئے

ایک دن رورو کی طوفان لائینگی — اس قدر نا آشنائی دیکھئے

واہ ری سرمہ لگانا آپ کا — شاخ نرگس ہی سلائی دیکھئے

صاف ہی آئینہ اسکندری — اس مری دلکی صفائی دیکھئے

دیر ہوتی ہی ہماری قتل مین — یہہ نہین اچھی جہکائی دیکھئے

لاتی پلواتی جام شراب — دیکھتی بدلے وہ آئی دیکھئے

مرگئی لیکن نہ راز دل کہلا — آہ بہی لب تک نہ آئی دیکھئے

۲۱۱ — ۱۵

وہ نہ آنا تہا نہ آتی ای صبا
رفتہ رفتہ موت آئی دیکھئے

نفس نمرود ہی کیا ہونا ہے — شرک موجود ہی کیا ہونا ہے

کشف مقصود ہی کیا ہونا ہے — حال مفقود ہی کیا ہونا ہے

سجدی ہوتی ہین کسی اوغافل — کون معبود ہی کیا ہونا ہے

چھوڑ دنیا ہی دنی کا پیچہا — اس ہی کیا سود ہی کیا ہونا ہے

ہست و بود تن حنا کی اک دن
نیست نابود ہی کیا ہونا ہے

صاف ہوتا کہ ہوا از خود رفتہ
راہ مسدود ہی کیا ہونا ہے

دیکھئی حشر کو کیسی گذرے
روز معہود ہی کیا ہونا ہے

چاہیئی مسجد اقصی این نماز
در مسجود ہی کیا ہونا ہے

من و سلوا جسی ہم سمجھی ہین
زہر آلود ہی کیا ہونا ہے

گرمئی عشق و نہال ہستی
آتش و عود ہی کیا ہونا ہے

جوہر روح تن حنا کی مین
کیا گل اندود ہی کیا ہونا ہے

دولت فقر مقدر پر ہے
سعی بی سود ہی کیا ہونا ہے

جو کہ منصور کے پیش آیا تہا
وہی موجود ہی کیا ہونا ہے

خود پرستی کی بری ہی صورت
عبد معبود ہی کیا ہونا ہے

۲۱۲ ای صبا دیکھتی وہ پردہ نشین
کس سی خوشنود ہی کیا ہونا ہے ۱۵

دل پر داغ باغ کسکا ہے
دیدۂ تر ایاغ کسکا ہے

میکدہ صحن باغ کسکا ہے
ساغر گل ایاغ کسکا ہے

داغ چمکا چلی نسیم بہار
یہہ ہوا مین چراغ کسکا ہے

کیون کہین زلف یار کو سنبل
یان پریشان دماغ کسکا ہے

دل پر داغ کی یہی ہی بہار
نہ کہلی حنا نہ باغ کسکا ہے

ناصحا مغز کیون پہراتا ہے
چل ترا اسا دماغ کسکا ہے

چار عنصر کی سب تماشی ہین
واہ یہہ چار باغ کسکا ہے

عرش اعلی پہ فکر عالی ہے
ہمنی پایا سراغ کسکا ہے

کسکا مسکن ہی سینۂ عارف
دل روشن چراغ کسکا ہے

جیب گل کس پہ چاک رہتا ہے
دل مین لالیکی داغ کسکا ہے

دین و دنیا کو ترک کر بیٹھے
اور نام الفراغ کسکا ہے

ای جنون تیری واسطی سب مین
باغ کسکا ہی راغ کسکا ہے

ق

یار اللہ رے ترا عالم
دیکھہ یہہ دل مین داغ کسکا ہے

باہر و اور بہی ہین دنیا مین
یون فلک پر دماغ کسکا ہے

۲۱۳

ای صبا اس زمین مین ایسی شعر
ایسا عالی دماغ کسکا ہے

۱۷

کبہی نہ قدر ہوئی یہہ ملال لیکی چلے
لحد مین ساتھہ ہم اپنا کمال لیکی چلے

دل حزین گرہ خاک کا جواب ہوا
تری گلی سی یہہ گرد ملال لیکی چلے

بلا کی آپ نی خوب آبرو ہماری کے
جبین پر عرق انفعال لیکی چلے

جواب محکمہ حشر مین نہ بن پڑتا
مقدمات نہ بی انفصال لیکی چلے

زبان خار سی کیا جانی کیا ہوا اسرارو
عدم کو باغ سی گل گوش خال لیکی چلے

عدم مین قیس سموم اوٹہیگی وہ آندہی آپہنچی
جہان بہر سی یہہ گرد ملال لیکی چلے

طریق فقر مین نوبت نشان ای فقرا
عجیب صورت جاہ و جلال لیکی چلے

عدم کی راہ مین جانا پڑیگا خالی ہاتھہ
یہہ وہ سفر نہین جسمین کہ مال لیکی چلے

ہماری پاس سی یون نزع مین وہ گل اوٹھہ جای
یہہ اور داغ دم انتقال لیکی چلے

بنا دیا غم فرقت نی ضعف سی پر کاہ
جدہر کو چاہی ہوا تی وصال لیکی چلے

عدم سی خوب چلی صیدگاہ عالم کو
کہ نفس شوم سا کتا مہال لیکی چلے

جو مر بہی جائین تو وہ راہ پر نہ آئیگا
جنازہ چار قدم کیا مجال لیکی چلے

بلائی عشق مین جہو کی نہ یہہ دل وحشی
کہین نہ شیر کی منہہ پر غزال لیکی چلے

ضرور قمریون سی ہمسی بحث آپڑتے
نہ سرو کی طرف ای نونہال لیکی چلے

تبون سی حشر کی دن خراب سمجہہ لینگی
خدا گواہ ہی دل کا جو حال لیکی چلے

بہار آئی ہوا دور دور رندون کا
شراب بہیجی تہلیان کلال لیکی چلے

۲۱۴

صفائی دل کا صبا حال کہل گیا دم نزع
یہہ آئنہ تو عدیم المثال لیکی چلے

۲۱۵

بہار آئی الہی چمن پری ہو جائی
یہہ زرد زرد ہر اک شی ہری ہری ہو جائی

کبوتر اوڑکی جو پہنچی وہان پری ہو جائی
جواب نامہ جو لائی پیمبری ہو جائی

یہہ نقد دل کہین تلپٹ نہ ای پری ہو جائی
پرکہہ لیا تمہین کہوٹی ہو تم کہری ہو جائی

غزال دل ابہی اوڑنی لگی پری ہو جائی
اگر دو سار تری تیر کی سری ہو جائی

پڑی جو دیو پہ سایہ ترا پری ہو جائی
فسون چشم سی گوسالہ سامری ہو جائی

کبہی نہ آئنہ دل کا تمہین دکہاونگا
تم ایک ہو کہین صورت نہ دوسری ہو جائی

ہم اپنی صبر کا لو امتحان کرتی ہین
جو ہونی ہو وہ اسی دم ستمگری ہو جائی

محیط عشق مین انسان مشت خاک تو کیا
پہاڑ ہو تو وہ گہل گہل کی کنکری ہو جائی

کہان تلک کوئی ناقوس وار چلائی
بتو خدا کی لئی بندہ پروری ہو جائی

نال کا تجہی کچہہ بہی ہی دہیان ای سرکش
نہ ٹہوکرونسی کہین چور کہوپری ہو جائی

وہ خود غلط ہون مرا نام اگر لکہا جائی
تمام دفتر عالم کی ابتری ہو جائی

زہی ترقی دریائی حسن عارض یار
حباب چشمۂ خورشید خاوری ہو جائی

گناہ الفت چشم بتان ہی عالم گیر
تمام دہر نہ کاجل کی کوٹہری ہو جائی

ہم ایک دم مین اوڑا دین فسون ہو تیغ قیس کی
اگر ذرا مدد چرخ چنبری ہو جائی

غبار آئی نہ پائی دل مصفا پر
یہہ آئینہ ہی نہ سد سکندری ہوجائی

وہ سخت جان ہون کہین گر پڑی نہو ائی سنگ
چٹانی سنگ ذرا پارہ دردری ہوجائی

چلکٹ رہی ہی تری زلف عنبرین ای دوست
کہین نہ مشک کو دعوائی ہمسری ہوجائی

چھوئی جو وہ بطرمی کو تو جان پڑجائی
وہ منہہ لگائی تو بنت العنب پری ہوجائی

علوی طبع چھوڑا دی اگر یگانون سی
ملائکہ سی فلک پر برادری ہوجائی

وہ موتیونکو ملاتی ہین اپنی دانتون سی
غریق آب خجالت نہ جوہری ہوجائی

اگر یہی کمر یار کی نزاکت ہے
وبال جان نہ کہین زلف عنبری ہوجائی

وہ اشکبار ہین دل کھول کر اگر روئین
زمانہ صورت حد سکندری ہوجائی

وہ بت نہین ہی اور آنکھونمین جان آئی ہی
خدا دکھائی تو دیدار آخری ہوجائی

جنون ساختہ ہی غیر بیڑیان پہنی
لوہار سی بہی ذرا جنگ زرگری ہوجائی

چڑھا جو دار پہ منصور یہہ اشارہ تہا
قدم زمین پہ نہ رکھی جو خودسری ہوجائی

۲۱۵

صبا تم ایک ہی آتش زبان ہو چپ بہی ہو
چراغ پا کہین سنکر نہ انوری ہوجائی

۱۷

سر سی شیشئی غم ساقی مین سراسر توڑی
ہو نہ دانتون سی چبائی لب ساغر توڑی

دل عنادل کا نہ گلچین ستمگر توڑی
ہاتہہ ہون خشک الہی جو گل تر توڑی

تیر یار کا ہر زخم ہوا دیتا ہی
چار دیوار عناصر مین عجب در توڑی

عشق کی معرکی سی جان کا چھٹکارا ہو
موت فوج الم و درد کا لشکر توڑی

ضعف سی فرقت ساقی مین ہون مین تو معذور
پتہرون سی کوئی یہہ شیشہ و ساغر توڑی

چل گیا جوڑ مرا آگئی وہ لالچ مین
غیر سی توڑ لیا اونکو دکھا کر توڑی

آج کو رستم دستان نہوا دنیا مین
خوب ای دست جنون پاؤنکی لنگر توڑی

زینی کیا خوب کئی بام حقیقت کی ثبوت
تمنی چڑہ چڑہ کی جو ای واعظو منبر توڑے

سرو کو پہونک دی شمشاد کو جڑ سی کاٹی
وہ سہی قد نہ مگر دل کا صنوبر توڑے

محو صورت ہو معنی سی اگر واقف ہو
اپنی آئینی کو پتہر سی سکندر توڑے

عاشقونکی لئی شمشیر ادا کافی ہے
سخت جانونپہ عبث یار نی خنجر توڑے

منزل گور مین منعم کی نہ زر کام آیا
لیگیا خاک نہ صندوق مین بہر کر توڑے

خاطرین چاہتی آپس مین مسلمانونکو
تہہ ہی دل جو برادر کا برادر توڑے

آہین کرتا ہون تو کہتی ہین ملک گہبراکر
یہہ ہوا گشتی گردون کا نہ لنگر توڑے

آتش حرص کہین ہی بت پندار کہین
اگ زردشت بجہائی صنم آذر توڑے

سختی دہر سی کیا خوف دل عاشق کو
یہہ وہ شیشہ ہی جو لڑ جائی تو پتہر توڑے

٢١٤

واعظ شہر کو رہ رہکی جلایا کیا کیا
روزی رکہہ رکہہ کی صیانی رمضان بہر توڑے

٢٠

عکس پر اونکو پری کا جو گمان ہوتا ہے
آئنہ دیکہہ کی کیا کیا خفقان ہوتا ہے

عشق رخ کاشف اسرار نہان ہوتا ہے
یہہ ورق لوح طلسم دوجہان ہوتا ہے

دود دل عشق کی خامی سی عیان ہوتا ہے
ہیزم تر کو جلاؤ تو دہوان ہوتا ہے

روح نکلی تن خاکی سی تو معلوم ہوا
تجہسی خالی تری رہنی کا مکان ہوتا ہے

حسرت دید نہ پوچہو شب تنہائی کے
دیکہتا تہا کہ دم آنکہونسی روان ہوتا ہے

تو وہ یوسف ہی جو چاہی تو زلیخا کیطرح
نئی سر سی فلک پیر جوان ہوتا ہے

رنگ لائی ہوئی بہٹی پہ پری رہتی ہین
موسم گل مین ہمین ہوش کہان ہوتا ہے

عشق جانسوز سی بڑہ کر نہ جہنم ہوگا
سب سی پہلی یہہ گنہگار روان ہوتا ہے

آہین کرتا ہون تو گہبراکی وہ فرماتی ہین
گہر کسیکا کہین جلتا ہی دہوان ہوتا ہے

میری وحشت کا جو وہ رنگ اڑا تو ہمین یاد آتا ہے
نام سے موسم گل کی خفقان ہوتا ہے

بعد مرنے کی بھی ہم وحشت نوردونکا غبار
ہمرہ قافلہ ریگ روان ہوتا ہے

زلف اوس حور کی گلشن مین جو یاد آتی ہی
سنبلستان مجھی دوزخ کا دھوان ہوتا ہے

شوق دیدار مین طاقت نہین گویائیکی
حالت دل کا اشارونسی بیان ہوتا ہے

خاکسارون ہی نی ہی عشق کی دولت پائی
اونہین ویرانو مین یہہ گنج نہان ہوتا ہے

یار ہمتو رخ شفاف کی دیوانی ہین
زلف چہری سی اوٹہا و خفقان ہوتا ہے

جام مے ساغر خورشید پہ طرہ نکلا
آسمان معتقد پیر مغان ہوتا ہے

مجرم عشق ترحم کا سزاوار نہین
ہای کس یاس سی ہر سو نگران ہوتا ہے

واعظونسی کوئی تعریف سنی حورون کی
مسجدونمین تو قیامت کا بیان ہوتا ہے

دوش احباب پہ جاتا ہی جنازہ پس مرگ
یہہ وہ بیڑا ہی کہ ہاتھونپہ روان ہوتا ہے

۲۱۷ ۲۶

آہین بھرتی ہین صبا آپ خدا خیر کری
اس ہواسی چمن زیست خزان ہوتا ہے

نالون کا اذن ہو دل مجبور کی لئے
ہوجائی حکم نفخ فی الصور کی لئے

آہین بھرین جو اوس بت پرنور کی لئے
آندہی چلی چراغ سر طور کی لئے

گدڑی درست کی جو تری حور کی لئے
لٹتی قبای قیصر و فغفور کی لئے

کہتی ہین سب تری رخ پرنور کی لئے
زیبا تہا یہہ چراغ سر طور کی لئے

آنکھین صبا پر آب ہین اوس نور کی لئے
افسردہ دل ہین آتش مغفور کی لئے

ملتا ہی گلگر خونسی دل اوس نخر کی لئے
ہر پہول مین مٹہاس ہی زنبور کی لئے

پہر دعائی وصل نماز مین پڑہا کئے
اللہ سی جہکی بت مغرور کی لئے

دنیا کی سب لباس ہین اورونکی واسطے
حلی بہشت کی ہین تری حور کی لئے

کیا رنگ پر ہی اوس بت پر نور کا شباب
فصل بہار لگی شجر طور کی لئے

ہلتا ہی عرش نالہ بی اختیار سے
اتنی تو بات ہی دل مجبور کی لئے

کُشتی پری رُخونکی وہ عاشق مزاج تہی
جنت مین جا کی لوٹ گئی حور کی لئے

سمجھی رہی ہم اوسکو قریب رگ گلو
کعبی کی سمت رخ نہ کیا دُور کی لئے

ای ابر نوبہار ہو رندونکی آبرو
ہوتی کی آب چاہتی انگور کی لئے

ہو حق سی صوفیونکی ہمین حال کہل گیا
تا حشر جوش ہی مئی منصور کی لئے

منظور اوسکو بزم جہان کا فروغ تہا
روشن چراغ حسن کیا نور کی لئے

بنت العنب پری تہی توجہ سے نکی مگر
زاہد پہ جن سوار رہا حُور کی لئے

جامہ دری عشق ہی بہر حجاب حُسن
عریان ہی قیس لیلی مستور کی لئے

یہہ ہی جواب پرسش روز سوال کا
کیا اختیار بندہ مجبور کی لئے

زاہد کی پیچ پانچ کا سب حال کہل گیا
سر پر عمامہ باندہ لیا زور کی لئے

زاغ ہی صید دل پہ عقاب نگاہ یار
طیار شاہ باز ہی عصفور کی لئے

تازہ اس آب چاہ سی داغونکا ہی چمن
بہنا ضرور چاہئی ناسور کی لئے

کافور تیری کُشتہ الفت کا ای پری
غازہ ہوا جہان مین رُخ حور کی لئے

دیکہا گیا نہ حال جو درد فراق کا
عیسی نی رو دیا تری رنجور کی لئے

کیفیت غرور نہین خاکسار مین
یہہ می ہی کاسہ سر فغفور کی لئے

حُسن صبیح یار پہ بہڑکا ہوا ہی دم
مائی دل ہی چشمہ کافور کی لئے

۲۱۸

وہ تیرہ روز ہون دل صدچاک ای صبا
شانہ ہی گیسوی شب دیجور کی لئے

۲۲

یہہ داغ ہی خورشید لب بام نہین ہے
خون بارئی عاشق شفق شام نہین ہے

جب تک نہ جلون جان کو آرام نہین ہے
پروانہ ہون جلنی کی سوا کام نہین ہے

زاہد کو سر زلف سیہ فام نہین ہے
مومن ہی توجہ طرف شام نہین ہے

یہہ جان لو اب عاشق ناکام نہین ہے
جیتا رہا گر صبح تو کیا شام نہین ہے

انسان ہو زاہد تو پہنسی زلف صنم مین
یہہ دام ہی صید دد و دام نہین ہے

ہر فصل مین داغ غم الفت کا مزا ہے
اس نخل کا میوہ تو کبہی خام نہین ہے

باندہو نہ رقیبونکی تو دین مری آگی
بندہ بہی تو ایسا کوئی گمنام نہین ہے

آتی ہین دم نزع وہ اغیار کو لیکر
کیا کہتی کہ کچہہ کہنی کا ہنگام نہین ہے

میخانہ عالم مین غنیمت ہی مرا دم
اتنا بہی کوئی رند می آشام نہین ہے

ظالم ہی وہ بیداد اوسی کرنی سی غرض ہے
روئی کوئی تڑپی کوئی کچہہ کام نہین ہے

کشتہ تری قامت کا ہون محشور نہونگا
دفتر مین قیامت کی مرا نام نہین ہے

بیچین وہ ہوتا ہی جو لیتا ہی سواری
ای ابلق ایام تو خوش گام نہین ہے

عاشق ہون مجہی کوچہ جانان سی غرض ہے
واعظ تری جنت سی مجہی کام نہین ہے

خاموش ہین دل سی وہ رہا کرتی ہین باتین
گویا کہ زبان سی ہمین کچہہ کام نہین ہے

عاشق ہو نہین بتائی دل کام ہی میرا
جب تک مین تڑپون مجہی آرام نہین ہے

حال دل عاشق پہ تبسم نکر ای یار
رونیکی ہی جا ہنسنی کا ہنگام نہین ہے

وہ بلبل نالان ہین کہ نالونسی ہماری
کس دن چمن دہر مین کہرام نہین ہے

اوس نرگس فتان سی ہی ہمچشمی کا دعوی
پہوٹا تو ہوا دیدۂ بادام نہین ہے

خونریز ہوا ہی وہ صنم حکم قصاص سی
جلاد کبہی مورد الزام نہین ہے

عریان ہوا گر کعبہ مقصد کا ہی سودا
اس حج کی لئی جامہ احرام نہین ہے

اللہ ری اوس ترک پریرو کی محبت
کچہہ جان کا ہوش ای دل ناکام نہین ہے

۲۱۹ ۱۵

شبنم کیطرح ہم ہین صبا باغ جہان مین
رونی کی سوا اور ہمین کام نہین ہے

ای جنون ترک نہو الفت مژگان ہمسی
نوک کی لین نہ کہین خار بیابان ہمسی

ای تو منی کیا خوب ہی غارت ہمکو
وہ لٹیری تہی کہ لی دولت ایمان ہمسی

رنگ دیکہی تو کوئی آکی بہار گل مین
کیا موافق ہی ہوائی چمنستان ہمسی

انکہہ لڑتی ہی ہوئی آپ کی تیور میلی
دیکہی کر گئی گہونگہٹ صف مژگان ہمسی

حفظ جان کی لئی ہم سورہ والفجر پڑہین
لاگ رکہتی ہی بلائی شب ہجران ہمسی

تیری گلشن کو فقط اک تف دل کافی ہی
راگ لانا نہ کہین بلبل نالان ہمسی

معرکہ پڑتی ہی او یہہ جائینگی غیرونکی قدم
جب سمجہنا ہو سمجہہ لین سر میدان ہمسی

اوس پڑ جائی ہماری چراغ جان پر
رو نہ دیتی ہو کچہہ ای شمع شبستان ہمسی

گوش گل کو نہ کہین باغ مین صدمہ پہنچی
بحث نالی نہ کر ای بلبل نالان ہمسی

ہیرا کہا جائینگی اوڑ جائینگی دل کی ٹکڑی
نہ چہپاؤ نہ چہپاؤ لب و دندان ہمسی

گہر ہمارا ہمین دوزخ سی زیادہ ٹہرا
قہر کا لائی حرارہ تب ہجران ہمسی

دیدہ داغ جنون سی یہہ چلی کب بڑہ کر
چار آنکہین تو کرین غول بیابان ہمسی

گہر بلا کر ہمین غیرون سی نکلواتی ہو
میزبان آپسی ہون اور ہون مہمان ہمسی

پہر چلی دامن صحرا کیطرف آئی بہار
پہر ہوا جوش جنون دست و گریبان ہمسی

۲۲۰ ۲۳

ای صبا ہم بہی وہ آندہی ہین بقول ناسخ
اوڑ کی جائیگا کہان تخت سلیمان ہمسی

رہنی والی تہی یہہ نادان کہ جانی والی
خاک سمجہی نہ مکانونکی بنانی والی

گل سراپا تری چہلونگی ہین کہانی والی
جامۂ تن کو ہین پہولونمین بسانی والی

اوٹھہ کی پہلو سی کدہر لگ ہین جانی والے
جگر و دل ہین تڑپ کر نکل آنی والے

ایک اک سرو ہی شاہد چمن عالم کا
خاک مین مل گئی کیا کیا سر اوٹھانی والے

کوئی غصی مین تری آنکھونکی تیور دیکھی
شیر بنکر بہی آہو ہین ڈرانی والے

حال قارون کا قرآن کو لیکر دیکھین
اژدہا بنکی جو بیٹھی ہین خزانی والے

شعلہ زا ہوگئی نالی تو قیامت آئی
دو نو عالم مین ہین اک آگ لگانی والے

مرگئی عاشق نالان تو کہا اوس بت نی
سو گئی فتنۂ محشر کی جگانی والے

منہہ تہو تہانی سی تری دم مرا گہبراتا ہی
چپ نہ ہو جا مری باتونکی بنانی والے

شب غم مین مری نالونسی لگی دل پر چوٹ
چہاتی کوٹا کئی گہڑیال بجانی والے

دیکھی تیوری چڑہائی تو ہی تقصیر معاف
گدگدا کر بہی ہنساتی ہین ہنسانی والے

سکہ بٹھلائینگی بازار قیامت مین ضرور
درہم داغ محبت کی بہنانی والے

حال دل کہتی تو کس طرحسی وہ کہتی ہین
تم سلامت رہو الفت کی جتانی والے

عاشقونسی کوئی دیکہی تو حسینونکا سلوک
یہی مرشد ہین فقیرونکی ستانی والے

نشۂ مے مین کبابونکا مزا کیا جانین
بدمزا لوگ غم حشر کی کہانی والے

تہ ہی بحر جہان مین در مقصد کی تلاش
قعر دوزخ مین ہین غوطی کی لگانی والے

تیری آئینۂ رخسار کی مشتاق ای دوست
منہہ نہین پھر قیامت کو دکہانی والے

حال دل شب کو جو کہنی کو گئی فرمایا
لیجئی آئی مری نیند اوڑانی والے

مرگئی پر یہہ گناہونکی گرانباری ہے
بیٹھی جاتی ہین جنازیکی اوٹھانی والے

طائر دل کوئی اس دام سی چہٹ سکتا ہی
گیسوئی یار بلا کی ہین پہنسانی والے

صبح محشر تری مشتاق تجہی دیکہین گے
ذری خورشید سی ہین آنکہہ لڑانی والے

کوچۂ عشق کی راہین کوئی ہمسی پوچہی
خضر کیا جانین غریب اگلی زمانی والے

٢٢١ — ١٧

ای صبا حشر کو ہم رند یہہ کہتی اوٹھی
المدد ساغر کوثر کی پلانی والی

دل ہمارا گشتۂ نیرنگ ہی — آہ مین قوس قزح کا رنگ ہی
ہر جگہہ تیرا نرالا ڈہنگ ہی — آب ہی گوہر مین گل مین رنگ ہی
باغ ہی ہم ہین جنون کا ڈہنگ ہی — نکہت گلہای رنگا رنگ ہی
چہیڑتا ہی کیون سمند عمر کو — عرصۂ ہستی نہایت تنگ ہی
خاک اوڑاتی پہرتی ہی باد خزان — آج کل مٹی چمن کا رنگ ہی
رو رہی ہین کس صنم کی وہیان مین — آب گریہ آبروئی گنگ ہی
پردہ دار الفت لیلی نہین — قیس عریان کس قدر بی ننگ ہی
چومتا ہی بت کو کس پر دین شیخ — سنگ اسود بہی تو آخر سنگ ہی
دیکہہ لو صورت کدورت کی نہین — صفحۂ دل آئینۂ بی زنگ ہی
نقد دل پر پیچ آخر پڑ گیا — گیسوئی جانان بڑا سرہنگ ہی
جان لیکر خاک پہنچین ہم غریب — شہر دل کا سیکڑون فرسنگ ہی
قطرہ زن ہی کاروان اشک غم — نالۂ دل مین صدائی زنگ ہی
سر زمین کوچۂ دلدار پر — رات دن کی آسمان سی جنگ ہی
خط سبز اوس بی دہن کا دیکہہ کر — خضر اپنی زندگی سی تنگ ہی
شکر کر تہوڑا سا بہی گر ہو فراغ — آسمان دون بڑا دل تنگ ہی
جام جمشیدی پلادی ساقیا — اشتیاق عالم نیرنگ ہی

٢٢٢ — ٧

بلبلین گل پر فدا ہم یار پر
ای صبا یہہ اپنا اپنا رنگ ہی

شب غم اور بخت تیرہ ہے
ای فلک کون یہہ وطیرہ ہے

آدمی ہون گنہ وطیرہ ہے
گہہ صغیرہ ہی گہہ کبیرہ ہے

نونہالان باغ حسن سی دہر
چمن خلد کا ذخیرہ ہے

لب شیرین یار کی آگے
قند گر ہی تو شہد شیرہ ہے

رنگ لایا ہی انتظار اونکا
آنکہہ کا تل سفید زیرہ ہے

دیکہہ کر آئنہ وہ کہتی ہین
چشم محو جمال خیرہ ہے

٢٢٣

بحر غم سی صبا نجات ملی
اس غزل کی زمین جزیرہ ہے

٥

گر گئی اپنی نظر اوسکی رخ پر نور سے
واہ ری تیور نہ جہپکی آنکہہ برق طور سے

نزع مین سن لو وصیت عاشق رنجور سے
پاس آؤ کیا تماشا دیکہتی ہو دور سے

ای جنون دشت جنون مین ہو مری عزت عزیز
باز آیا مین کفن سی غسل سی کافور سے

جب کہا مینی کہ مجہہ سی غیر سی ہوگا فساد
بولی وہ ہم بہی تماشا دیکہہ لینگی دور سے

٢٢٤

ناز کرتا ہی مری دل کو ملا کر خاک مین
ای صبا اللہ سمجہی اوس بت مغرور سے

٧

دل لگانا عذاب ہوتا ہے
آدمی کیا خراب ہوتا ہے

خانۂ دل ترے تصور سے
لامکان کا جواب ہوتا ہے

دور می اونکی بزم عالی مین
ہالۂ ماہتاب ہوتا ہے

بیٹہنی ہوتی ہی جبکہ برباد سے
عشق خانہ خراب ہوتا ہے

جلوۂ روئی یار کی آگے
شپرہ آفتاب ہوتا ہے

می پرستونکی دن جو پہرتی ہین
دور دور شراب ہوتا ہے

٢٥ ٥

کیا مرا ساتھہ دیگا گردش مین
آسمان کیون خراب ہوتا ہے

خوب معلوم ہی حال دل ناشاد مجھے — دیکھہ جذبی مین نہ لا او ستم ایجاد مجھے
رہنی دیگی نہ قفس مین مری فریاد مجھے — مار ڈالیگا گلا گھونٹنے کی صیاد مجھے
اک پریزاد کی غم نی یہہ کیا ہی لاغر — ڈھونڈھتا ہی نہین پاتا مرا ہمزاد مجھے
ہای کیا بھول گئی یار عدم مین جاکر — کیا تماشا ہی کسینی نہ کیا یاد مجھے

٢٢٦ ٥

اور تو کیا ہی ابھی خط غلامی لکھہ دون
کھینچ دی یار کی تصویر جو بہزاد مجھے

کوئی صورت نہین بچنی کی وہ آفت آئی — کس قیامت کی بلا ئی شب فرقت آئی
مرگئی پر جو مجھی یاد وہ قامت آئی — ناز کرتی ہوئی مرقد پہ قیامت آئی
یار کو حسن بلا الغض و حسد غیرون کو — قسمت تو دیکھی مری حصّی مین محبت آئی
ہم وہ میکش تھی اوسی قلقل مینا سمجھی — ایک ہچکی سی جو ہمکو دم رحلت آئی

٢٢٧ ٤

بات رکھہ لی دل ناکام نی مرتی مرتی
تا لب گور زبان پر نہ شکایت آئی

پس از فنا بھی مجھی موج ہوا کمند ہوئی — کہ خاک یار کی کوٹھی تلک بلند ہوئی
جو آج دیکھتا ہی تو وہ کل نہ دیکھی گا — کھلیگی حشر کو غافل جو آنکھہ بند ہوئی
نہ جای امن مری دل کو سمجھی لشکر غم — شکست کھائیگی جو فوج قلعہ بند ہوئی
ہمیشہ جبر پہ بند یکا اختیار رہا — نہ کی وہ بات طبیعت کو جو پسند ہوئی

ولہ

ساغر لب خشک سی لگا دے — للہ شراب ساقیا دے
بوسہ دو ہمین بغیر مانگے — اتنی ہمت تمہین خدا دے

ترسے گئے ابر لعل گون کا بوسہ
وہ لب اے بت جسے خدا دیوے

اوس شوخ کو کھینچتا ہوا لا
اے جذبہ دل اثر دکھا دیوے

ولہ

آئی نہ آئی دم کا کسی اعتبار ہے
ناپایدار زندگی مستعار ہے

آنا تھا میکدے پہ گیا کعبے کی طرف
سیل سحاب بھی شتر بے مہار ہے

جو حال دیکھتا ہے وہ کہتا پیام بر
آئین نہ آئین آگے اونہین اختیار ہے

ولہ

غافل نہ دیکھہ زر کو محبت کی آنکھہ سے
جھپکی گی آنکھہ مہر قیامت کی آنکھہ سے

سوجھی نہ زاہدونکو برابر کی بات بھی
دیکھی کوئی تو انکو حقیقت کی آنکھہ سے

ولہ مفرد

یار آمادہ شر روز رہا کرتا ہے
سامنا موت کا ہر روز رہا کرتا ہے

بے یار منہہ سے خاک نہ ساغر لگائیے
شیشون کو تاک تاک کی پتھر لگائیے

راحت کی جا کہین بھی نپائی بجز عدم
ہر سو برنگ برق تپان ڈھونڈتی پھرے

منہہ نہ لگتی دختِ رز کی اپنی منہہ چڑھائیے
راز کھل جائیگا شیشے کا نہ منہہ کھلوائیے

غم فراق سے دل کا یہہ حال ہوتا تھا
جو کچھہ ہوا شدنی تھا ملال ہوتا تھا

کیف مے سے رہی رندونکا مقدر سیدھا
شیشہ اس دور مین اولٹا رہے ساغر سیدھا

پیچ ہو جسکا طریقہ وہ ہو کیونکر سیدھا
کہین اوڑتا ہے گرہ باز کبوتر سیدھا

رباعیات

۱ ۲

کیون مجھ سے تعلّی کی نہ تو اے بدلے
معلوم ہوا انکیونکی ہین بدلے

اک رنگ پہ ہین ہم تو برنگ خورشید
گرگٹ کی طرح رنگ زمانہ بدلے

ایضاً

۲ ۲

سرسبز ہوا کبھی نہ باغ ہستی
سر چوٹ رہا دورا ایاغ ہستی

چلنے جو لگی ہجوم غم کی جھونکے
خاموش ہوا صبا چراغ ہستی

ایضاً

کیا خوب فراج کا طریقہ ہی واہ | گہ خضر کبھی رہ لیسہ بوتم گردہ راہ
ای بندہ نواز یہہ تلون کیسا | لاحول ولا قوت الا باللہ

قطعہ تاریخ کتاب پنجۂ مہر تالیف مرزا حاتم علی مہر

پنجۂ مہر چو از مہر شنید | بہ بہایش دل من شیدا گشت
حبذا نسخہ کہ از مہر لفظش | حسن معنی بصفا پیدا گشت
عیسوی گفت صبا تاریخش | پنجۂ مہر ید بیضا گشت

قطعہ تاریخ مسجد

کرد حافظ علی بنا مسجد | معبدہ خوب شدپی عباد
فکر تاریخ چون صبا کردم | گفت دل خانۂ خدا آباد

قطعہ تاریخ انتقال والدہ شیخ مہدی حسن نظم ۱۲۶۵

ام مہدی حسن نظم چو مرد | روحش نکہت فردوس شدہ
از سر آہ صبا بنوشتم | مومنہ زینت فردوس شدہ

قطعہ تاریخ امام بارہ ننہی جان طوائف ۱۲۶۶

عزاخانہ شہ ہر دو سرا کا | بنا ہی چوک مین با عز و اجلال
ہوئی ہین اسکی ننہی جان بانی | زہی ہمت خوشا طالع خوشا حال
صبا نی نظم کی ننہی کی تاریخ | زیارت گاہ یہہ ننہی تہی امسال

قطعات تاریخ وفات افصح الفصحا جناب منشی وزیر علی صبا ۱۲۷۶

قطعہ تاریخ طبع زاد شیخ فضل احمد صاحب متخلص بنجف

صبا چون از جہان رخت سفر بست | شد از باد اجل برباد خاکش
خداوندا بفیض رحمت تو | نگردد در قیامت ہیچ باکش

چو از جیب کفن بیرون بیاید — بروزی از کرم دامان چاکش
اگر یک قطره از ابر تو بارد — برآید بادهٔ اطهر ز تاکش
بلوح دهر تاریخ وصالش — نوشت از خون دل کیفی بخاکش
خداوندا بیامرزی صبا را — هوائی خلد سازی روح پاکش

۱۲

ایضاً

چون صبا از جفای خار اجل — نقل کرده ز گلشن ایجاد
بهر تاریخ رحلتش ای کیف — بود در جستجو دل ناشاد
آمد از آسمان چنین آواز — بر زمین تاج شاعری افتاد

۱۲

از شیخ امداد علی صاحب متخلص به بحر

کامل شعر و سخن عالم اسرار کلام — بلبل باغ مضامین شگفته بنیاد
دوست یکرنگ و وفاکیش و شفیق الاحباب — صاحب وضع و خوش اطوار و جوان نیک نهاد
بود بهر سفر خلد برین پا بر کاب — ز اسپ بگسسته عنان بر سر خاکش افتاد
مهلت یکشبه از قابض ارواح نیافت — رفت از دار فنا خسته دماغ و ناشاد
بحر ازین مصرع جانسوز گل سال دمید — چمن هستی موهوم صبا شد برباد

۱۲

از خواجه عزالدین صاحب متخلص بعزیز

دوش فریاد بگوش آمد و گفتم چه سبب — ناگهان بلبل دل نوحه کنان کرد ندا
هست از مرگ صبا این که جدا گشته عزیز — از چمن سبزه و گل از شبنم و از باغ صبا

۱۲

از میر ولد حسن صاحب متخلص به فوق

جب گری گهوڑی سی وزیر علی — کان سی منهه سی خون بهنی لگا
حکما سی کها یه جا کر حال — بولی وه فصد لو تو هو گی شفا

قصد کہلوائی اوسگہڑی اونکے　　کیا کہون کیسا ہوگیا نقشا
نبضین ہاتہون کی ہوگئین ساقط　　عالم نزع ہوگیا پیدا
غیر حالت جب اس طرحکی ہوئی　　پنجشنبی کی شب کا تہا پچہلا
بست و ہفتم مہ صیام کی تہے　　ہای اوسدن یہہ سانحہ گذرا
روح نی کی مفارقت اوسدم　　خوب محشر بپا سبہون نی کیا
گردش آسمانکی ہاتہون سے　　اک زمانہ ہوا تہ و بالا
آفتاب سخن ہوا پنہان　　ہای اندہیر ہوگیا کیسا
فکر تاریخ اب کروای فوق　　جو کہ قسمت مین ہونا تہا وہ ہوا
پہر کہی یہہ وفات کی تاریخ　　گئی باغ جہان سی آہ صبا ۱۲

٦ — ایضا — ٣

چل بسی جبکہ بوئی گل کی طرح　　باغ عالم مین غم ہوا سب کو
فوق نے رو کی یہہ کہی تاریخ　　دی گئی داغ کیا صبا سب کو ۱۲

٧ — از مرزا آغا حسن صاحب متخلص بہ آغا — ٣

باغ عالم پر اوداسی چہا گئے　　بلبل دل ہی مکدر ہی صبا
مصرع تاریخ آغا نی کہا　　دل شگفتہ ہوئی کیونکر ہی صبا ۱۲

٨ — از مرزا حاتم علی صاحب متخلص بہ مہر — ٣

بزم عشرا باغ جہان ہوگیا　　پہولونکی بو پہولونکی نکہت مین ہے
ہای مری دوست صبا ہای ہای　　نالہ یہی جوشش رقت مین ہے
مصرع تاریخ سنو مہر سے　　دور صبا گلشن جنت مین ہے ۱۲

٩ — از میر عباس صاحب متخلص بہ سلیم — ٣

پسندید گر آنکه خلد برین | صبا شاعری منتخب لاجواب
چو شد رحلتی صبا بوستان سخن | بگو ای صبا شد گلستان خراب

از شاه مرزا صاحب متخلص به کاشف

صبا خوش فکر و خوش آیین و خوش طبع | که مثلش در ریاض دهر کم شد
سلیم الطبع و خوش خلق و خوش اطوار | ز دست چرخ محبوس الم شد
چو سبزه گشت پامال از فرس آه | برنگ غنچه خون هر دل ز غم شد
چو بلبل گشته نالان جمله عالم | چو شبنم دیدهٔ احباب نم شد
شد ای کاشف چنین سال وفاتش | صبا عازم به بستان ارم شد

از محمد شمس الدین حسین صاحب متخلص به شمس

صبا آن عندلیب گلشن هند | چو قصد گلشن دار البقا کرد
دل بلبل ز سوز رنج او سوخت | ز جوش نالها محشر بپا کرد
لباس ماتمی پوشید هر نخل | ز پیچ و تاب سنبل طره واکرد
نشستم غنچه سر افگند از درد | چو تاریخش طلب طبع رسا کرد
شنیدم ناگهان از بلبل قدس | صبا در گلشن فردوس جا کرد

از مولوی محمد بخش صاحب متخلص شهید

صبا از گلشن دنیا صد افسوس | چو بوی گل برفت و چون صبا رفت
سوی ملک بقا از ملک فانی | ز اسپ افتاد و بر اسپ قضا رفت
شهید از باغ دنیا جانب خلد | عجائب عندلیب خوش نوا رفت
چنان این حادثه رو داد وای وای | که سالی در حساب از هوش ما رفت
پی تاریخ پرسیدم ز هر گل | صبا از گلشن دنیا کجا رفت

۱۲ ۷۱